لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت

ترجمہ: نیکی مجو کوئی کرے ہے ہر نیک و بدکی

التقدیر

تصنیف

عالیجناب فضائل مآب کاشف رموز حقائق مولوی میر عسکر علی صاحب دام فیوضہ واقبالہ

سشن جج سرکار آصفیہ

زیر نگرانی و اہتمام

سید علی رضا

مطبوعہ مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن

قیمت عمر

طبع اول ۳۰
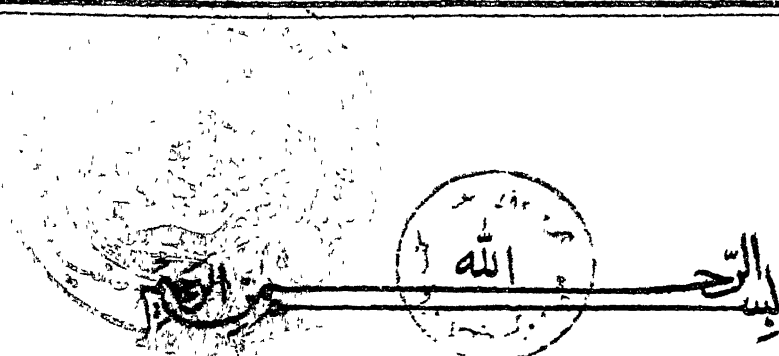
دیباچہ

باعثِ تصنیف میرے عزیز کا وہ خط ہے جو صفحہ ۱ پر نقل ہوا ہے - اونکا اور اکثر احباب کا اِصرار موجبِ طبع واشاعت ہوا یہ کتاب گویا میری طرف سے جواب خط ہے میں اپنی محدود نظری اور ہیچمدانی کا مُعترف ہوں - اگرچہ جیسا کہ مین نے صدا کتاب ہذا مین ذکر کیا ہے - اپنی وسعتِ نظر کی حد تک جملہ آیات قرآنی جو مسئلہ تقدیر سے متعلق ہو سکتی ہین - اُن کل کو اس کتاب مین جمع کر لیا ہے - تاہم انسان ہون علمیت کا دعویٰ مطلقاً نہین رکھتا ہون - معزز ناظرین سے ملتمس ہون - کہ اگر کوئی آیات میری تلاش سے رہ گئی ہون - تو اوس سے مطلع فرما دین - احسان ہوگا - تا آن کہ اگر یہ کتاب بہ نظر پسند ملاحظہ فرمائی جاوے - تو طبع آیندہ مین اونکا اندراج کر دیا جائیگا اور اوسی ضمن مین بعض خاص آیات کی تشریح بھی کر دیجائیگی -

ناشکری ہوگی اگر میں اوس رہنمائی کا اعتراف نہ کرون جس سے میری بیحد و انتہا امداد

ہوئی۔ یعنے شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم کے ترجمۂ قرآن شریف کی ابتدائی فہرست مضامین۔ اور مولوی وحید الزمان نواب وقار نواز جنگ مرحوم کی تصنیف تبویب القرآن۔ اور مولوی سید مقبول احمد صاحب کا مبسوط اور "انمول انڈکس" آیات قرآن شریف کا جن (۷) ترجمون اور تفاسیر کا مین نے استعمال کیا ہے اونکا ذکر بضمن کتاب کر دیا گیا ہے صہ ۱۱

اس تصنیف مین میرے (۵) یوم محض نوٹ لینے مین صرف ہوئے۔ پھر ایک ہفتہ آیات متعلقہ کے انتخاب مین صرف ہوا۔ اسکے بعد (۲۰) دن تحریر مسودہ مین گزرے۔ خدا سے میری دعا ہے کہ میری اس محنت سے مومنین کو فائدہ پہنچے فقط

حیدرآباد۔ غرۂ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ
مطابق ۱۲ / شہریور ۱۳۲۹ف موافق ۱۸ / جولائی ۱۹۲۰ع

سجع
بجیشِ نبی میر عسکر علی

تمہید

خط باعث تصنیف

چوک - مدراس
۲ر فبروری ۱۹۲۰ء

جناب خالو صاحب قبلہ دام ظلکم

قدم بوس - اس وقت میرے پاس دو دوست بیٹھے گناہ و ثواب کے متعلق بحث کر رہے ہین - ایک صاحب کا قول ہے کہ بُرے سے بُرا کام بھی جلیسے - شراب خواری - زنا وغیرہ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین - اگر اوس فعل کو ہم نے یہہ سمجھکر کیا کہ یھہ فعل ہم اپنے دل سے کرتے ہین تو گناہ ہے لیکن اگر یھہ سمجھکر کرین کہ خدا کے حکم سے کرتے ہین - تو کوئی گناہ نہین ہے دوسرے دوست کہتے ہین - کہ تقدیر مین جو کچھہ ہو - تدبیر بھی شرط ہے - تدبیر سے تقدیر بدل سکتی ہے - مین نے بہت کچھہ حجت کی مگر قائل نہ کرا سکا - اسلئے اِس مسئلہ مین آپسے ہدایت چاہتا ہون - زیادہ چہ عرض -

اطاعت شعار
نور

(نواب غلام محمد نور اللہ خان بہادر عرف چاند پادشاہ)

نوٹ - کاتب کا مجھسے جو رشتہ ہے وہ اس خط کے خطاب سے ظاہر ہے یہ صاحب نواب کرناٹک والاجاہ مرحوم و مغفور گوپاموی کی چھٹی پشت کے پوتہ ہین بیش مقدار کرناٹکی مشاہرہ پاتے ہین

رَبِّ یَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِكَ اَسْتَعِیْنُ

حیدرآباد دکن
۱۵ مارچ ۱۹۲۰ء

عزیزی چاند پادشاہ حرسک اللہ تعالےٰ

اللہ معکم و معنا۔ یہہ مسلہ جبر و قدر کا ہے۔ بڑے معرکہ کا مسلہ ہے۔ ہزارہا
کتب لکھی پڑی ہین۔ تاہم متشکی المزاج کی تشفی نہین ہوتی۔ خدا میری اس تحریر مین اثر دے۔
تمہارے دوست کے جس دعوے کی تم تردید چاہتے ہو۔ وہ بالفاظ قائل حسب ذیل ہے۔
جس کے دو حصہ ہین۔

(۱) "برے سے برا کام بھی جیسے شراب خواری۔ زنا وغیرہ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین"

(۲) "اگر اوس فعل کو ہم نے یہہ سمجھکر کیا کہ یہہ فعل ہم اپنے دل سے کرتے ہین تو گناہ ہے۔
لیکن اگر یہہ سمجھکر کرین کہ خدا کے حکم سے کرتے ہین۔ تو کوئی گناہ نہین ہے"

قائل نے خدا کا بھی نام لیا ہے۔ اس سے ہم یہہ امر مسلمہ سمجھینگے کہ قائل صاحب
خدا کے قائل ہین۔ لہذا مسلمان ہین۔ خدا اور رسولؐ اور قرآن پر ایمان رکھتے ہین۔

قائل صاحب بتاوین۔ آپ کا خدا اچھا یا برا۔ آیا آپ کا خدا اپنے ارادون
اور خواہشات مین متلون ہے۔ یا مستقل۔ جو برا بھلا فعل دونون خود کراتا ہے۔ خود
گناہ کا حکم دے۔ اور گناہ کا ارتکاب کرائے۔ پھر خود اولٹے روٹھے۔ سزا دینے پر
تلے۔ کیا کوئی مسلمان خدا کی ذات سے ایسی کیفیت منسوب کرسکتا ہے؟ یہہ معقولیت

آپ کے پہلے جزو دعوے کی ہوئی۔

جزو دوم کے متعلق یہ سوال وارد ہوتا ہے۔ کہ یہہ سمجھنا کہ مین اپنے ارادہ سے ایسا فعل کررہاہون یا یہ سمجھنا کہ خدا کے حکم سے ایسا فعل کررہا ہون۔ اسطرح سمجھنے کا فعل آپکا اختیاری ہے یا کسی اور کا؟ آپ کے اس دعویسے خود آپکا بُطلان اسطرح ہوتا ہے۔ کہ دونوطرح سے سمجھنا آپکا اختیاری امر ہے۔ چاہو اسطرح سمجھو۔ چاہو اوسطرح سمجھو۔ آپکا جی جو چاہے کرتے جائیے۔ اور یہ کہتے جائیے۔ بھائی مین نے تو اپنے ارادہ سے نہین کیا۔ بلکہ خدا کے حکم سے کیا۔ اِس پر کوئی آپ کو مار بیٹھے۔ اور آپ کا بُھرتا بنا دے۔ آپ تو ضرور ایماناً و اعتقاداً مجسٹریٹ کے پاس استغاثہ نہ کرینگے۔ کیونکہ آپکی پٹین تو آپکے اعتقاد مین بحکمِ ایزدی ہوی۔ یہ کیسا ڈھکوسلہ گناہ کے ارادہ کا ہے؟۔ صاف خدا سے انکار کردو۔ کہدو۔ ہم جو چاہینگے کرینگے کسکا اسمین اجارہ ہے۔

قائل صاحب کے ذہن مین غالباً لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ کا مضمون ہے۔ ترجمہ۔ ایک ذرّہ بھی بلا حکم اللہ کے نہین حرکت کرتا۔ جو نہ حدیث ہے نہ آیۂ قرآنی۔ بلکہ کسی عرب کا قول ہے۔ اِس مادہ مین آیاتِ قرآن آیندہ سناؤنگا۔ ذری اسی قول سے بحث کرلون۔

اِنسان کو شیطان اوبھارتا رہتا۔ کہ کوئی حیلہ یا تاویلِ شرعی گناہ کے لئے نکال لیجائے۔ تاآنکہ اوسکا مدعا پورا ہوجائے۔ کہ گناہ بدتر گناہ ہوجاے۔ ایسا ہی رُجحان ہے۔ جو اِس قول کے ایسے معنے کرا رہاہے۔ ذرا غور سے دیکھو تو اِس قول مین دو لفظ سمجھنے کے قابل ہین۔ یعنے تَتَحَرَّكُ اور ذَرَّةٌ۔ ان ہردو کے لئے جِسمیت مادّیت لازمی ہے۔ حرکت جسم ہی سے مخصوص ہے۔ اور ذَرَّةٌ۔ گو وہ کتنا ہی چھوٹا کیون نہو

مگر ہے تو مادّہ ہی۔ پس یہہ قول مطلق مادّون اور جمادات سے متعلق ہے نفسِ انسان سے متعلق نہین ہے جسمِ انسان تو بعدِ موت بھی سالم وکامل رہتا ہے۔ مگر بے حس و حرکت۔ بلا احساس وادراک۔ تو وہ گوشت واستخوان۔ ایک مادہ مطلق کی طرح رہتا ہے۔ انسان کا اطلاق اُس کالبُد پر اُسی وقت ہوتا ہے جبکہ روح ونفس اُس سے عمل کراتا ہے نفسِ انسان کوئی مادّی شئے نہین ہے۔ اسلیئے یہہ قول نفسِ انسان سے متعلق نہین ہے۔ اگر یہہ کہا جائے۔ کہ انسان اپنے ہاتھ پیر سے عمل کرتا ہے۔ تو اِسکا جواب یہہ ہے کہ اعضائے بدن وسیلۂ عمل ہین عمل نتیجہ ارادہ ہے۔ اور ارادہ نفس کرتا ہے۔ بعض گناہ بلا واسطۂ اعضا بھی تو سرزد ہوتے ہین۔ مثلاً کفر وشرک کا اعتقاد۔ جو محض ذہنی کیفیت ہے۔ پس اِس قول کا صحیح معنے یہہ ہے۔ کہ جن اشیا ہین خدا نے قوتِ ارادی اختیارِ فعلی نہین دیا ہے۔ وہ اشیا بطور خود حرکت نہین کرسکتین آپ کو معلوم ہوجانا چاہیئے۔ کہ انسان مین خدا نے قوتِ ارادی اور اختیارِ فعلی دیا ہے۔ اور گویا فرماتا ہے کہ اب تم پر ہمارا جبر نہین ہے۔ ہمنے تمکو قدرتِ عمل دیدی ہے۔ اپنی قدرت کا اِستعمال ہماری ہدایت کے موافق کرو۔ اگر ایسا نہ کیا تو ہماری شرع کی تعمیل نہین کی لہذا اثم کے مرتکب ہوے۔ فریب مین آگئے شیطان کے۔ فریب شیطان نے تم مین اور خدا مین جدائی پیدا کردی۔ لہذا تم ذنب کے مرتکب ہوگئے پھر تو تم دوزخ کی آگ مین جھونک دیے جاؤگے۔ یہہ معنیٰ ہین جبر وقدر کے بہ حدِ انسان۔ لیکن جن مخلوق مین قوتِ ارادی اور اختیارِ فعلی نہین ہے اُن کے متعلق جبر وقدر کے یہ معنی ہونگے۔ کہ اِن پر جبر ہے۔ اِن مین کسی قسم کی قدرتِ عمل نہین ہے۔

یہہ تو جواب ہے تمہارے دوست کے دعوے کا لیکن چونکہ یہ ایک معرکہ کا مسئلہ ہے

اور اس سے بہت سے مومن مسلمان گمراہ ہو رہے ہین اسلئے جہانتک ممکن ہو اس مسئلہ کو صاف کردینا انسب ہے اگرچہ مجھسے بہتر بزرگوارون نے اس مسئلہ مین بسیط کُتب لکھدی ہین لیکن اُن کے پڑہنے اور سمجھنے کے لئے استعدادِ علمی کی بہی ضرورت ہے۔ اور اکثرون مین دیگر اہم مسائل بہی شامل ہوگئے ہین۔ میرے خیال مین یہہ بات آئی۔ کہ جسطرح فعل ہر انسان سے سرزد ہوتا ہے۔ اوسیطرح اس مسئلہ کی تفہیم بھی ایسی ہو کہ ہر انسان اسکو سمجھ جائے۔ حتی کہ بے علم شخص۔ کم عمر لڑکا۔ سادہ فہم عورتین بھی۔ اسکو بلا تکلف سمجھ سکین۔ ایک اور امر بھی میرے پیش نظر ہے۔ وہ یہہ کہ جملہ کتبِ ہدایت سے غرض یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ نوعمر طبقہ ہدایت لے۔ اور اپنی آیندہ زندگی کے اعمال درست کرے۔ لیکن نوعمرون مین باقتضائے عمر یہہ کیفیت ہوتی ہے۔ کہ وہ خود کو دنیا بھر سے زیادہ واقف سمجھتے۔ اور عقل ہی سے ہر بات کو قبول کرنا چاہتے۔ میرے مُخاطَب بہی نوعمر ہین جنکی عمر تقریباً بست سالہ ہے۔ اور عقلی اُمنگون مین ہین۔ مجھے سخت افسوس ہوگا۔ اگر مین اُن کو یہ کہکر مجبور کرون کہ فلان حدیث ہے۔ فلان امام کا قول ہے۔ فلان فلان بزرگانِ دین کے اقوال ہین اِنکے مقابلہ مین بلا عذر و حجت سرِ تسلیم خم کرلینا چاہیئے۔ ورنہ کافر ہو جاؤگے مین یہہ طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہون کہ محض عقلی بحث سے اس مسئلہ مین قائل کرادون۔ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیقُ

قائل کا قول ہے "بُرے سے بُرا کام بھی۔ جیسے شراب خواری زنا وغیرہ۔ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین"۔ اس سے یہہ نتایج مُستخرج ہوتے ہین۔ کہ افعال کا وجود ہے۔ اور وہ بہت سے ہین۔ منجملہ اُن کے چند حَسَنَہ یعنے افعال نیک ہین۔ اور چند بد یعنے سَیِّئَہ۔ منجملہ سیئیات کے شراب خواری اور زنا کا ذکر کرکے "وغیرہ" کی لفظ سے تعدد

ظاہر کردیا۔ لیکن یہہ معلوم ہونا چاہیئے کہ کس وصف کی وجہہ سے فعل فعلِ بد یعنے سَیِّئَہ یا گناہ بن گیا۔ گناہ کے لیے دو لفظ ذہن مین آتے ہین۔ یعنے اِثْمٌ اور ذَنْبٌ

اِثْمٌ کی تعریف ہے۔ مَا یَجِبُ التَّحَرُّزُ مِنْہُ شَرْعًا وَّ طَبْعًا۔ ترجمہ جس سے پرہیز کرنا ازروئے شرع اور طبعیتِ انسانی لازم ہے۔ (علامہ سید شریف)

ذَنْبٌ کی تعریف ہے۔ مَا یُحْجِبُکَ عَنِ اللّٰہِ۔ ترجمہ جو پردہ کر دیتا ہے۔ یعنے درمیان آجاتا ہے۔ یعنے جدائی پیدا کر دیتا ہے تجھ مین اور خدا مین (ایضاً)

اِن ہر دو تعریفون کو ملا کر ایک ہی تعریف گناہ کی یہ ہوسکتی ہے کہ گناہ وہ فعل انسانی ہے کہ جسکو خدا پسند نہین فرماتا۔ اسلئے کہ اگر ازروئے شرع پرہیز لازم ہے تو غرض رضاجوئی باری تعالیٰ ہوی۔ اور اگر بندہ اپنے مین اور خدا مین جدائی پیدا ہونا چاہتا ہے۔ توبھی مطلب رضاجوئی ربّانی ہوا۔ اوپر کی تعریف سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ گناہ ایسا فعل ہے کہ جس سے پرہیز کرنا مناسب ہے اِس سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ پرہیز کرنا چاہیے انسان تو پرہیز کرسکتا ہے۔ مگر معترض یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اسطرح پرہیز کرنے یا نہ کرنیکا خیال بھی خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اب ہم کو اسی سے متعلق بحث کرنی ہے۔ کہ کسی فعل کے کرنے کی رغبت یا خواہش جو انسان کو ہوتی ہے۔ آیا وہ خدا کے حکم سے ہوتی ہے یا یہ امر اختیاری انسان ہے۔

اسکی تحقیق کے لیے ضرورت اسکی ہے کہ مَشِیَّتْ اور مَرْضِی میں تمیز کرلیں مَشِیَّتْ کے معنے خواہش کے ہین اِس اعتبار سے فرض کرو کہ تمہاری خواہش ہے کہ تمہارا ایک باغ ہو۔ اسمین ایک کوٹھی ہو اور تم اوسمین خوش عیش بسر کرو۔ لیکن یہ خواہش تمہارے ذہن ہی مین رہی۔ تمہاری خواہش پوری کرنے کے لیے تمہاری

طرف سے اہتمام کی ضرورت ہے۔ تم زمین خرید وگے۔ اوسمین مکان کے لئے ایک
قطعہ مخصوص کروگے۔ پھر باقی زمین کے قطعات کروگے۔ کہ فلان فلان قطعات مین فلان
فلان درخت اورچمن لگائے جائین۔ خلاصہ یہہ کہ یہہ سب اہتمام تم کروگے۔ فرض کرو کہ
یہ سب کچھہ تم نے کردیا۔ باغ اور کوٹھی تیار کرلی۔

ایک دوسری مثال لو تمھاری خواہش ہے کہ پیادہ روی مناسب نہین ہے
سواری رکھنی چاہیے۔ اسکا بھی تم نے اہتمام کیا۔ روپیہ فراہم کیا۔ بگی گھوڑے کی تلاش کی۔
خرید بھی کرلیا۔

مگر باغ سرسبز وشاداب نہین رہ سکتا جب تک کہ تم باغبان نہ امور کرو
اور سواری کے لیے بھی تمکو کوچبان اور سائیس کے نوکر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس انکو
بھی تم نے نوکر کرلیا۔

انہی مشکلون کے بعد تمھاری خواہش اِس حد تک تو پوری ہوگئی۔ کہ باغ اور
سواری موجود ہوگئی۔ اِس نتیجہ کا پورا ہونا بھی تمھارے اختیار مین نہین تھا۔ مانع وفراحم
کوئی امور ہوجاتے۔ تو مُدعا ہی پورا نہ ہوتا۔ یا یہ ہوتا۔ کہ نتیجہ تو نکلتا مگر حسب دلخواہ نہ نکلتا۔

مشیّت کی لفظ خدائے تعالیٰ کی خواہش کے ساتھہ مخصوص ہوگئی ہی اور خدا کی
مشیّت یعنے خواہش کی یہہ کیفیت ہے۔ کہ اِدہر خواہش کی۔ اُدہر اہتمام بھی ازخود
ہوگیا۔ اور نتیجہ بھی برآمد ہوگیا۔ یہہ فرق ہے انسان کی خواہش مین۔ اور خدا کی مشیّت
مین۔ گویا خدا کی مشیّت مین خواہش اور اہتمام اور جملہ لوازم و مراتب اہتمام شامل ہین
اوسکے پورا ہونے مین کوئی امر مانع و فراحم نہین ہوسکتا ہے۔ نتیجہ بھی برآمد ہوجاتا اور وہ
ہمیشہ خدا کی خواہش کے موافق ہی ہوتا۔

اب پھر ہم تمھارے باغ اور سواری کیطرف متوجہ ہوتے ہین۔ کیونکہ وہ فقط موجود ہوگئے ہین۔ مگر صرف مین آنکی نوبتہ نہین آئی۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ تم باغبان اور کوچمین اور سائیس کو ضروری ہدایات دو۔ کہ وہ کسطرح کام کرین پس تم نے باغبان کو ہدایت دی کہ درختون کی حفاظت کرے۔ چمن اور کونڈون کی حفاظت کرے۔ آب رسانی ٹھیک کرے۔ باغ کے ثمرہ کی حفاظت کرے۔ وغیرہ۔ اور کوچمین کو ہدایت کی کہ سائیس کے کام کی نگرانی کرے۔ گھوڑے گاڑی کو اچھی حالت مین رکھے۔ ہانکنے کے وقت دوسری گاڑی سے ٹکر نہ لگائے۔ باگین سنبھالے رکھے۔ کہ گھوڑا ٹھوکر نہ لے۔ اور سائیس کو ہدایت کی کہ دانہ چارہ برابر دیا کرے۔ خیانت نکرے۔ مالش ٹھیک کرے۔ گھوڑے کو پاک صاف رکھے۔ اوسکی صحت کا خیال رکھے۔

تجربہ سے تم کو معلوم ہوا کہ باغبان۔ آب رسانی ٹھیک نہین کرتا ہے۔ درخت خشک ہوگئے۔ ثمرہ چوری کرتا ہے۔ کونڈے بے احتیاطی سے توڑ دیئے۔ سائیس نے دانہ چرالیا۔ مالش ٹھیک نہین کی۔ گھوڑے کے سُم مین کیڑے پڑگئے۔ کوچمین نے دوسری گاڑی سے بگی ٹکرا دی۔ تمکو صدمہ آیا۔ گاڑی ٹوٹی۔ باگین بھی چھوڑدیں۔ گھوڑے نے ٹھوکر لی۔

ان واقعات پر غور کرو۔ تم نے ان لوگون کو نوکر کیا۔ اون کو تمھارے باغ پر بگی۔ گھوڑے پر اختیار دیا۔ اور اوس اختیار کے استعمال کا طریقہ بتا دیا۔ پوری ہدایت کردی۔ مگر اونکا عمل درست اور حسب ہدایت نہین ہوا۔ نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ تمھاری مرضی کے موافق تمہارے ملازموں نے عمل نہین کیا۔ ملازم کی حیثیت سے تم نے اونکا وجود تو قائم کر دیا۔ اور اونکو ایک دستور العمل کے طور پر طریقۂ عمل

کی ہدایت بھی کردی۔ مگر اونھون نے ویسا عمل نہین کیا۔جس سے تم ناراض ہوتے
اس لئے تم اون کو سزا دیگے۔ موقوف کردیگے۔ اختیارِ عمل تم ہی نے اونکو دیا تھا
اس ہدایت کے ساتھ کہ کسطرح عمل کرنا چاہیئے۔ مگر اونھون نے اسکا عُدول کیا۔
اسی باغ کی تمثیل کے ساتھہ ایک اور امر بھی فرض کرلو۔ تمھارے باغ مین گھانس
ہری۔ اچھی۔ اور بہت ہے۔ تم تمھارے گھوڑے کو چرنے کیلئے چھوڑتے ہو۔
گھوڑے نے چمن کے خوشنا پودے بھی کھالئے۔ ٹھکرا کر کونڈے توڑ دیے۔ اور ہمسایہ
کے بھی باغ مین جاکر نقصان پہونچایا۔ ہمسایہ کا نقصان تم اپنی ذات سے بھرتے ہو۔
اور گھوڑے کو سزا دینے کا خیال بھی نہین کرتے۔ یہ کیون؟ اسوجہ سے کہ تم کو معلوم ہے
کہ گھوڑے مین عقل نہین ہے۔ اچھے بُرے کام کی تمیز نہین ہے۔ مگر باغبان پر
تدارک کرتے ہو۔ کہ کونڈے کیون توڑے۔ اِس لئے کہ اوس کو عقل ہونیکی وجہ
سے تمیز اچھے بُرے کام کی ہے۔ حکم کی تعمیل اور اوس کے عدول کو وہ سمجھتا ہے
انسان نے خواصِ عالم کو جہانتک دریافت کیا ہے۔ اسمین اپنی ذات کے
متعلق یہ دریافت کیا ہے۔ کہ اسمین یعنے انسان مین دو جوہر خاص خدا نے عطا فرمائے
ہین۔ یعنے۔ عقل اور قوتِ ارادہ۔ ارادہ تابعِ عقل قرار پایا ہے۔ کیونکہ عقل سے انسان
سمجھتا۔ سمجھکر عمل کا ارادہ کرتا۔ اور ارادہ کو عمل کی حد تک پہونچاتا۔ انھین جوہرونکی وجہ سے
انسان اَشرفُ المخلوقات ہے۔ قائل صاحب کی حُجت ایسی ہے کہ جس سے انسان
عقل اور ارادہ دونو سے خالی ہوجاتا ہے۔ حالانکہ انسان کی تعریف یہ کیگئی ہے کہ وہ۔
جسم ہے۔ نامی۔ یعنے از خود بڑہنے نمو کرنیوالا ہے۔ ذی عقل ہے اور متحرک

بالارادہ ہے یعنے اپنے ارادہ سے حرکت کرتا ہے۔

اِنسان مین عقل وعلم کا جوہر عطا فرمانے کے بعد خدا کا فرمان یہ ہے۔ کہ اِنسان عقل سے کام لے۔ ارادہ عمل کرے۔ مگر وہ عمل ہمیشہ نیک ہونا چاہئے۔ اور یہ گویا خلاصہ ہے اَوَامِرؔ کا۔ اور یہ بھی فرمان ہے۔ کہ اِنسان عقل سے کام لے۔ ارادہ عمل کرے۔ مگر وہ عمل کبھی بد نہ ہونا چاہئے۔ اور یہ گویا خلاصہ ہے نَوَاہِیؔ کا۔ بُری کاموں کی اور اُن کاموں کی جن سے خدا راضی نہین ہوتا ہے۔ انکی تفصیل بھی خدا نے قرآنِ شریف مین فرمادی ہے۔ جو قانون اور دستورالعمل مجموعہ ہدایات انسان کے لئے ہے۔ اوامر اور نواہی دونو کو ملانے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب بدی نکرنی ہے۔ تو نیکی ہی کرنی ہوگی فریضۂ انسانی یہ ہے کہ عقل سے کام لیکر نیکی ہی کرتا رہے۔

خلاصہ اس بحث کا یہ ہے کہ انسان کو خلق کرکے خدا نے اوس مین علم وعقل کا جوہر کرامت فرمایا۔ یہ اوس کی مشیّت تھی۔ پھر خدا نے ہدایت فرمائی کہ اوس جوہر کا اِنسان کسطرح استعمال کرے۔ تاآنکہ خدا اوس سے راضی رہے۔ پس انسان کو چاہیے کہ خدا کی مرضی کے موافق عمل کرے۔ جس طرح تم کو خدا نے خلق کیا۔ اور تم مین علم وعقل کا جوہر دیا۔ اوسی طرح تم نے بھی باغبان اور کوچبن اور سائیس بنا دئیے۔ اور اون کو ایک اختیار بھی دیدیا۔ طریق عمل کی ہدایت بھی کردی۔ لیکن چونکہ تمہارے ملازمون نے اس اختیار کا استعمال صحیح نہین کیا۔ بلکہ اوس مین عُدول کیا۔ اس لئے انہون نے تمہاری مرضی کے موافق تمہاری خدمت نہین کی۔ اور مستوجب تدارک تمھارے پاس ہوئے۔ اسی طرح سمجھ لو کہ تم بھی اپنے اختیاراتِ حاصلہ کا استعمال حسبِ ہدایتِ ربّانی نکروگے۔ تو تم بھی مرضئِ الٰہی کے خلاف کروگے۔ اس مین عُدول کروگے لہذا تم بھی مستوجبِ عذاب ہوگے۔ علم وعقل کا جوہر انسان مین اللہ نے

دے رکھا ہے چنانچہ انسان سے خطاب کر کے خدا نے کلام مجید میں یَعْقِلُوْنَ وَتَعْقِلُوْنَ وَیَعْلَمُوْنَ وَتَعْلَمُوْنَ وَیَفْقَہُوْنَ وَتَفْقَہُوْنَ کا استعمال صدہا مقام مین فرمایا ہے۔ ان الفاظ کے معنے سمجھنے اور جاننے کے ہین۔ جابجا اسطرح فرماتا ہے کہ اتنا بھی نہین سمجھتے ہو اتنی بھی عقل نہین ہے؟ جس سے ثابت ہے کہ انسان مین علم و عقل کا مادہ خدا نے دے رکھا ہے

اب مین اس کو ثابت کرونگا کہ خدا نے انسان کو خلق کر کے اوس کو علم و عقل عنایت فرمائی۔ پھر ہدایت فرمائی کہ انسان کو کس طرح عمل پیرا ہونا چاہیے۔ پھر تنبیہ فرمائی کہ بصورتِ خلاف ورزی عذاب جہنم نصیب ہوگا۔ انہی معلومات کے لئے اگرچہ مین نے کتب اور تفسیر سے مدد لی ہے۔ چنانچہ اسوقت میرے سامنے (۷) ترجمہ قرآن شریف کے ہین یعنے سعدی شیراز کا فارسی مین۔ شاہ ولی اللہ صاحب کا فارسی مین۔ شاہ رفیع الدین صاحب۔ شاہ عبدالقادر صاحب شمس العلما مولوی نذیر احمد خانصاحب۔ مولوی مقبول احمد صاحب اور مولوی فرمان علی صاحب کا اردو مین اور نیز تفسیر حسینی اور تفسیر عمدۃ البیان بھی سامنے ہین۔ مگر اوسکا ذکر اس بحث مین استدلالاً محض اس وجہ سے نہین کیا ہے۔ کہ میرے مخاطب یہ نہ خیال کرین کہ مین اونھین عقاید کے جکڑ بند مین مجبور کرتا ہون۔ انہین امور کو مین نے عام فہم معمولی پیرایہ مین ادا کیا ہے۔ میری اس تحریر مین بالکلیہ قرآنی آیات سے بحث ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ بہ حدِ وسعتِ نظر میری مین نے اس مادہ مین جملہ آیات منتخب کر لی ہین۔ جابجا مین نے بکثرت تصریحی نوٹ بھی لکھے ہین۔ ناگزیر (۵) موقعون مین فقط شانِ نزولِ آیات کا ذکر کیا ہے۔ جو محض تاریخی واقعات ہین۔ اور سہولت فہم اور سلسلۂ مضمون کو سیاقِ آیتہ سے ملا کر بتانیکی

غرض سے ماقبل ومابعد کی آیتین بھی نقل کیگئی ہین۔ میرا ثبوت تدریجی ہوگا جس سے سلسلۂ بحث بآسانی قائم ہوگا۔ اس ثبوت کو مین چار جزء پر حسب ذیل تقسیم کرتا ہون۔

جزء اوّل۔ میثاق وابتلاء۔ میثاق کے معنے معاہدہ کے ہین اور ابتلاء کے معنے آزمایش کے

جزء دوم۔ قلمبندی اعمال

جزء سوم۔ محاسبہ وموازنہ وسزا وجزاء اعمال

جزء چہارم۔ قدرت کاملہ

جزء اوّل۔ میثاق وابتلاء (کوننٹ۔ معاہدہ)

اس حصہ مین مین آیات پاک قرآن مجید سے ثابت کرونگا کہ خداے تعالی کی یہ منیّت ہوی کہ انسان کو خلق کرے پس انسان کو خلق فرماتا ہے اوسیوقت معاہدہ اور آزمایش کے جو اسباب ہو گئے اونکی بھی تصریح انہین آیات سے کیجائیگی جس سے ثابت ہوگا کہ شیطان کو انسان سے اوسکی اشرفیت کی وجہ سے حسد اور خصومت پیدا ہوگئی اور بتایا جائیگا کہ تعمیل معاہدہ کا مقام انسان کیلئے یہی دنیا قرار دیا گیا اور یہی دنیا انسان اور شیطان کی آزمایش استقلال واغوا کا اکھاڑا بنائی گئی ظفر یا ہزیمت سے سرٹفکٹ جنت یا جہنم کا یہین سے انسان کو حاصل ہوگا۔

ترجمہ	آیات	رکوع	سورۃ	نمبر
اور (اے رسول) تمہارے رب نے جسوقت کل فرشتون	إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي	۴	اَلْبَقَرَہ	۱

جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً	ہے فرمایا کہ زمین پر اپنا خلیفہ یا نائب مقرر کرنا ہون
قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ	تو اونھون نے عرض کی۔ کہ کیا تو ایسون کو خلیفہ
فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ	مقرر کریگا۔ جو زمین مین فساد اور خون ریزی کیا
نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط	کرین؟ حالانکہ ہم تیری تسبیح اور تقدیس کیا کرتے ہین
قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝	پروردگار عالم نے فرمایا مین وہ وہ جانتا ہون
وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ	جو تم نہین جانتے۔ اور آدم کو کل نام تعلیم
عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ	کر دیئے۔ پھر (جسکے نام تعلیم کئے تھے) اونکو
أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ	فرشتون کے سامنے پیش کر کے ارشاد فرمایا۔
صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ	کہ اگر تم سچے ہو تو اِنکے نام مجھ بتادو۔ اونھون
لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ط إِنَّكَ	نے عرض کی تیری شان عالی ہے۔ ہم کو سوائے
أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ قَالَ	اُتنے کے جتنا تو نے تعلیم کیا ہے۔ کچھ نہین
يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ ج فَلَمَّا	معلوم ہے۔ بیشک صاحبِ علم اور حکمت تو ہی ہے
أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ	خدا نے فرمایا۔ اے آدم۔ تو انکے نام اِن فرشتونکو
لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ	تم بتادو۔ چنانچہ جب آدم نے اونکے نام فرشتو
وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ	کو بتادیئے۔ تو خدا نے فرمایا۔ کیون؟ مین نے
وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ وَإِذْ قُلْنَا	تم سے کہا نہین تھا۔ کہ مین آسمان و زمین
لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ	کی پوشیدہ باتون سے بھی آگاہ ہون۔ اور
فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ط أَبَىٰ	جو کچھ تم ظاہر کر رہے ہو اوس سے۔ اور جو کچھ
وَاسْتَكْبَرَ ز وَكَانَ مِنَ	چھپا رہے ہو اوس سے بھی خوب واقف ہون۔

قرآن	ترجمہ
الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ	اور جسوقت ہم نے کل فرشتون کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ
اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ	کرو۔ تو سوا ے ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کیا۔
الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ	ابلیس اکڑ کر انکاری ہوا۔ اور کافرین شمار ہوا۔
شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ	اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم۔ تم اور تمھاری
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝	زوجہ اس باغ بہشت مین بسو۔ اور جہان جہان
فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا	سے تم دونو کا جی چاہے خوب کھاؤ (پیو)۔ مگر
مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۝ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا	اس درخت کے پاس نہ جانا۔ ورنہ تمھارا شمار نافرمانون
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ	مین ہوجائیگا۔ شیطان نے اون دونو کو فریب دیا۔
فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ	اور جہان وہ تھے وہان سے اونکو آخر نکال چھوڑا۔
اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ	(کیونکہ) ہم نے (اونکو) حکم دیا کہ نیچے جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے
رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۗ اِنَّهٗ	دشمن رہوگے۔ اور مقررہ وقت تک زمین مین تمھاری
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا	جاے قرار ہو۔ اور وہین تمھارے لیے سرمایہ حیات ہے
مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ	پس آدم کو اپنے رب کی طرف سے کچھ کلمات ملے۔ جن سے خدا نے
مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ	اونکی توبہ قبول کرلی۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا۔ اور رحم
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ	کرنیوالا ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ تم دونو سب اس باغ بہشت سے
يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا	نیچے چلے جاؤ۔ پس میری طرف سے تمکو ہدایت ضرور پہونچیگی
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ	پھر جو میری ہدایت کی پیروی کرینگے۔ انکو نہ آیندہ کا کچھ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا	خوف ہوگا۔ اور نہ وہ گزشتہ کا غم کرینگے۔ اور جو انکار کرینگے
خٰلِدُوْنَ ۝	اور ہماری آیتوں کو جھٹلائینگے وہی جہنمی ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اوسی مین رہینگے

ترجمہ	آیت			
اور بیشک ہم نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تمھاری صورت	وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ	۲	الاعراف	۳
بنادی۔ پھر ہم نے فرشتون سے کہا کہ آدم کو سجدہ	ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا			
کرو۔ پس سوائے ابلیس کے سبھون نے سجدہ کیا۔ وہ	لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ			
سجدہ کرنیوالون مین سے نہ تھا۔ (پروردگار نے)	لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝			
فرمایا کہ جب مین نے تجھکو حکم دیا۔ پھر سجدہ کرنے سے	قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ			
تجھے کس چیز نے روکا۔ (اوس نے) عرض کی مین	اِذْ اَمَرْتُكَ ط قَالَ اَنَا خَيْرٌ			
آدم سے بہتر ہون۔ مجھکو تو نے آگ سے پیدا کیا ہے	مِّنْهُ ج خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ			
اور اوسکو مٹی سے۔ (خدا تعالیٰ نے) فرمایا اوتر	وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝			
یہان سے۔ تیرا یہ حوصلہ نہین کہ یہان تکبر کرے	قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ			
پس نکل جا۔ بیشک تو ذلیلون مین سے ہے۔ اوس نے	لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ			
عرض کی کہ جسدن لوگ محشور ہونگے اوسدن تک	اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝			
مجھے مہلت عطا فرما۔ فرمایا بیشک تو مہلت پانے	قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝			
والون مین سے ہے۔ اوس نے عرض کی۔ کہ جس نافرمانی	قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝			
اور تکبر کی) وجہ سے تو نے مجھکو گمراہی کا حکم سنایا ہے	قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ			
مین بھی ضرور تیرے بتائے ہوئے راہ راست مین	لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝			
ان (بنی آدم) کی تاک مین (اونکو گمراہ کرنیکی غرض	ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ			
سے) بیٹھونگا۔ پھر اونکے پاس اونکے آگے سے	وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ			
اون کے پیچھے سے۔ اونکی داہنی طرف سے اونکی	وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ط وَلَا تَجِدُ			
بائین طرف سے ضرور آونگا۔ (غرض بھکا کر رہونگا)	اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ			

متن	ترجمہ
مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا	اور تو اونمین سے بہت سونکو شکر گزار نہ پائیگا۔
لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ	(خدا نے) فرمایا۔ تو یہان سے ذلیل وخوار ہو کر نکل
مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ	جا۔ اور اونمین سے جو تیری پیروی کریگا۔ تو مین
أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	تم سب سے ضرور جہنم بھر دونگا۔ اور اے آدم
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا	تم اور تمہاری زوجہ جنت مین بسو۔ اور جہان
هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ	جہان سے تمھارا جی چاہے۔ کھاؤ۔ اور اس درخت
الظَّالِمِينَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا	کے پاس نہ جانا۔ ورنہ تم دونو ظالمین مین سے
الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ	ہو جاؤگے۔ پھر شیطان نے اونکے دل مین
عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ	وسوسہ ڈالا۔ تاکہ اون کے ستر جو ایک دوسرے
مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ	سے پوشیدہ تھے۔ وہ ظاہر کر دے۔ اور کہا
الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا	کہ تمھارے پروردگار نے تم کو اس درخت
مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ	سے روکا نہین ہے۔ مگر (صرف) اسلئے کہ
الْخَالِدِينَ ۝ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي	کہین تم فرشتہ نہ بنجاؤ۔ یا ہمیشہ رہنے والے
لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ۝ فَدَلَّاهُمَا	نہ ہو جاؤ۔ اور اون دونو کے سامنے قسم کھائی
بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ	کہ مین ضرور تمھارے خیرخواہون مین سے ہون
بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا	اور اسطرح دھوکے سے اونکو ڈانواڈول
يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ	کر دیا۔ پھر جیسے ہی اون دونو نے اوس درخت
وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا	(کے پھل) کو چکھا۔ اونکے ستر اونکی نظر مین
عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ	کھل گئے۔ اور وہ جنت کے پتے جوڑ جوڑ

			لَكُمَا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ	کے اپنے اپنے ستر چھپانے لگے۔ اور اون کے
			مُّبِيْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ	پروردگار نے پکار کر اون سے کہا۔ کیا مین نے
			اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ	تم دونو کو اس درخت سے منع نہ کیا تھا۔ اور تمکو
			لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ	جتا نہ دیا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے؟
			مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝	دونو نے عرض کی کہ اے پروردگار۔ ہم نے
			قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ	اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اگر تو نہ بخشے گا۔ اور رحم نہ
			لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ	کریگا۔ تو ہم ضرر و نقصان اوٹھانے والون مین
			فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ	سے ہو جائینگے۔ فرمایا۔ نکل جاؤ۔ تم ایک دوسر
			وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝	کے دشمن رہوگے۔ اور وقت مقررہ تک زمین مین
			قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ	تمھارے لئے جائے قرار ہے۔ اور وہین [illegible]
			وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ	پھر بھی فرمایا۔ کہ اوسی مین تم جیوگے۔ اور اوسی مین
			وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝	مروگے۔ اور اوسی سے تم (قیامت کے دن) نکال کھڑے کیے جاوگے
٣	الحجر	٢	وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ	جبکہ تمھارے رب نے تمام فرشتون سے کہا تھا کہ
			خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ	ایک آدمی کو سڑی سیاہ مٹی کی کھنکھناتی مٹی
			مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ	سے پیدا کرنے والا ہون۔ پھر جب مین اوسکو بنا چکون
			وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ	اور اپنی روح اوسمین پھونک چکون۔ تو تم اوس
			فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ	کے لئے سجدہ مین گر پڑنا۔ اسپر کل فرشتون نے
			الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝	سجدہ کیا۔ نہ کیا تو ابلیس نے۔ اس نے
			اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ	سجدہ کرنے والون کے ساتھ ہونے سے انکار کیا۔

مَعَ السّٰجِدِیْنَ ۝ قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَکَ اَلَّا تَکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ۝ قَالَ لَمْ اَکُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَیْکَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ۝ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِکُلِّ بَابٍ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا - اے ابلیس تجھ کو کیا ہو گیا ہے - کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا - عرض کی - میں تو ایسا نہ تھا کہ ایسے شخص کو سجدہ کرتا - جسے تو نے سڑی - سیاہ - سوکھی - کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے - خدائے تعالیٰ نے فرمایا - تو اس جگہ سے نکل جا - کہ تو مردود ہے - اور فیصلے کے دن تک تجھ پر لعنت ہے - عرض کی - اے میرے پروردگار تو اوس دن تک کہ مجھے مہلت دے - جس دن سب لوگ مبعوث کئے جائینگے - فرمایا کہ وقت معلوم کے دن تک تجھکو مہلت دیجئی - عرض کی - کہ اے میرے پروردگار جس (نافرمانی اور تکبر) کے الزام میں تو نے مجھے گمراہی کا حکم سنایا ہے - میں بھی دنیا میں ضرور انسان کے لئے زینت کے سامان کر دکھاؤنگا - اور اون سب کو ضرور بہکاؤنگا - بجز تیرے خالص بندوں کے - فرمایا یہی تو وہ سیدھی راہ ہے جسکی رعایت مجھ پر لازم ہے - بیشک جو میرے بندے ہیں اون کا تیرا کوئی قابو نہ ہوگا - سوائے اون کے جو گمراہ ہونے والوں میں سے تیرے پیرو ہو جائیں اور یقیناً جہنم اون سب کی وعدہ گاہ ہے جسکے سات

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
			مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝	دروازے ... ان کے لیے مقرر ہو جاتے ہیں ہونگے۔ بے شک پرہیزگار لوگ باغوں اور چشموں والی زمین میں ہونگے

نوٹ۔ اسکے اور نمبر ۵ کے ماسبق کے ساتھ تعلق کو بھی ملاحظہ کرو۔

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۴	ص	۵	ربط مضمون مجبور کرتا ہے کہ موجودہ ترتیب قرآن سے قطع نظر کرکے سورۂ ص کا رکوع ۵ یہاں نقل کیا جاوے۔ اس مقام پر بھی خدا نے سرے ابتداء اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ لغاية اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ انہیں آیتوں کا اعادہ فرمایا ہے۔ اس لیے یہاں اوسکو نقل نہیں کیا گیا۔ اسکے بعد قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ ؗ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	(شیطان نے) عرض کی (یعنے روز محشر تک کی مہلت ملنے کے بعد) اب تیری ہی عزت کی قسم انمیں سے تیرے خاص بندوں کے سوا اور تو میں سبھی کو بہکاؤنگا۔ (خدا تعالیٰ نے) فرمایا ٹھیک ہے اور میں بھی ٹھیک ٹھیک کہے دیتا ہوں۔ میں بھی تجھ سے اور انمیں سے جو جو بھی تیرے پیرو ہو جاوینگے ان سب سے جہنم کو پاٹ ہی دونگا
۵	بنی اسرائیل	۷	وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ	اور جب ہم نے کل فرشتوں سے یہ کہا تھا کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔ پس سوا ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کیا۔

			قَالَ ءَ اَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ	اوس نے کہا کہ مین اسکو سجدہ کرون جسکو تو نے
			طِيْنًا ۚ قَالَ اَرَءَيْتَكَ	مٹی سے پیدا کیا؟۔ اوس نے یہہ بھی کہا کہ بھلا دیکھ
			هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ	تو یہی وہ ہے جسکو تو نے مجھپر فضیلت دی ہے؟
			لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	اگر تو نے مجھے روز قیامت تک مہلت دی تو
			لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	مین سوائے قدر قلیل کے اوسکی کل اولاد کی بیخکنی
			قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ	کرونگا۔ فرمایا۔ جا دور ہو۔ ان مین سے جو کوئی
			مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ	تیری پیروی کریگا۔ پس جہنم تم سب کا پورم پورا
			جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ	بدلہ ہوگا۔ اور ان مین سے جسکو تو بہکا سکتا ہے
			مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ	اپنی آواز سے بہکا لے۔ اور اُن کے مقابلہ کے
			وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ	لئے اپنے سوار اور پیادون کو لے آ۔ اور مال
			وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ	اور اولاد مین اون کا شریک ہو جا۔ اور
			وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ	اون سے وعدے کر۔ حالانکہ شیطان اون کو
			الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ	کوئی وعدہ نکریگا۔ الا دہوکے کے۔ یقیناً جو لوگ
			عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۚ	میرے بندے ہین۔ اون پر تو تیرا کوئی قابو نہوگا
			وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝	اور تیرا پروردگار اونکا کارساز ہونیکو کافی ہے۔
۶	بنی اسرائیل	۷	وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ	اور یقیناً ہم نے اولاد آدم کو عزت دی۔ اور خشکی
			فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ	و تری مین اونکو سواریان دین۔ اور اچھی اچھی
			الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ	چیزین انکو روزی دی۔ اور بہت سی مخلوق پر
			مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝	اونکو ایسی فضیلت دی جیسا کہ فضیلت کا حق ہے

نوٹ۔ فرشتون سے انسان کی تعظیم کرادی۔ خود اپنی روح پھونک کر جِلا اُٹھایا۔ اِس سے بڑھکر اَور فضیلت انسان کے لیئے ہوسکتی ہے۔ اِسمین اوسیکی طرف اشارہ ہے۔ پھر اپنے فضل وفیض کو گنوانا ہے۔ گو مختصراً۔ مگر معناً۔ پوری جامعیت کے ساتھ۔

	طٰهٰ	۶ و ۷		
	طٰهٰ	۶ و ۷	وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلٰٓى اٰدَمَ	اور سابق مین ہم نے آدمؑ سے عہد وپیمان
			مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ	لیا تھا مگر وہ بھول گئے۔ اور ہم نے اون مین
			لَهٗ عَزْمًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اِستقلال نہ پایا۔ اور جبکہ ہمنے کُل فرشتون سی کہا
			اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا	تھا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو۔ پس سوائے ابلیس کے
			إِلَّآ إِبْلِيْسَ أَبٰى ۝ فَقُلْنَا	سب ہی نے سجدہ کرلیا۔ مگر اوس نے اِنکار
			يٰٓاٰدَمُ إِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ	کیا۔ پس ہم نے کہدیا کہ اے آدمؑ یہ تمہارا
			وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا	اور تمہاری زوجہ کا دشمن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ
			مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝ إِنَّ لَكَ	یہ تم دونو کو جنّت سے نکلوا باہر کرے۔ پھر تو
			أَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَأَنَّكَ	تمہاری شامت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب تو تم اِس
			لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝	جنّت مین نہ بھوکے رہتے ہو اور نہ ننگے۔ اور نہ
			فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ	کبھی پیاسے ہوتے ہو۔ نہ دھوپ کھاتے ہو۔ مگر
			قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلٰى	شیطان نے چپکے چپکے اونکو پھسلالیا۔ اور کہا
			شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝	اے آدمؑ کیا مین تمھین ہمیشہ کی زندگی کا درخت
			فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا	بتاؤن۔ اور ایسی سلطنت جو کبھی پُرانی نہ ہوجاوے
			سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ	پس دونو نے اوسمین سے کچھ کھالیا۔ پس اونکی
			عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	شرمگاہین اون پر ظاہر ہوگیئن۔ اور وہ دونو

			وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ۝	جنت کے پتے اپنے بدن پر لپیٹنے لگے۔ اور آدم
			ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ	نے اپنے رب کے خلاف کیا۔ اور بھٹک گئے۔ پھر اون کے
			عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ۝ قَالَ اهْبِطَا	پروردگار نے اونکو منتخب کرلیا۔ اور اوسکی توبہ قبول
			مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ	کرلی۔ اور راہ راست بتلادی۔ فرمایا۔ اب تم
			عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي	دونوں اس جنت مین سے ایک ساتھ چلے جاؤ
			هُدًى ۝ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ	تم سب آپس مین ایک دوسرے کے دشمن رہوگے پھر
			فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ۝ وَمَنْ	جب میری ہدایت تمہارے پاس آئے۔ اوسوقت جو
			أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ	میری ہدایت کی پیروی کریگا۔ نہ وہ بھٹکیگا نہ بدبخت ہوگا
			مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ	اور جو میری نصیحت سے روگردان ہوگا اوسکی زندگی بھی تنگی
			الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۝	مین گذرے گی۔ اور قیامت کے دن ہم اوسے اندھا کرکے اوٹھائینگے

نوٹ۔ آیات بالا سبق کا مختصر اعادہ ہے۔ اور یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ شیطان کی طرف سے انسان کو ہوشیار کردیا گیا تھا۔ کہ وہ دشمن ہے۔ اسکے مکر وفریب ترغیب وتحریص سے بچتے رہو۔

۸	السبا	۲	وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ	اور یقیناً ابلیس نے ان کے (یعنے انسانون کے)
			ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا	بارہ مین اپنا زعم سچ کر دکھایا۔ کہ سوائے مومنون
			مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ	کے ایک گروہ کے سب ہی اوسکے پیرو ہوگئے۔
			لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا	شیطان کا اون پر کوئی قابو تو تھا نہیں۔ مگر
			لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ	پھر ایک سبب ہوگیا۔ کہ ہم اون کو جو آخرت
			مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ	پر ایمان رکھتے ہین۔ اون سے جو اوسکی طرف سے شک مین ہین
			وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ	الگ پہچان لین اور تمہارا پروردگار ہر چیز کا نگران ہے۔

نوٹ - اِس سے ثابت ہے کہ نیک اور بد انسان کی آزمائش کا سبب شیطان ٹھیر گیا ہے۔

۶	یٰس	۴	اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۙ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِیْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝	اے اولادِ آدم کیا مین نے تم سے یہ عہد پیمان نہین لیا تھا۔ کہ شیطان کے بندے نہ بنجاؤ۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے؟ اور اُس نے تم مین سے بہت سون کو گمراہ کر دیا۔ تو کیا تم خود کوئی سمجھ نہین رکھتے۔؟

نوٹ - اِسمین وہ عہد و پیمان یاد دلایا جاتا ہے۔ جو خدا نے انسان سے لیا۔ یعنی یہ کہ شیطان کے بندے نہ بنو۔ خدا کی عبادت کرو۔ اور یہ بھی تحقیراً فرمایا جاتا ہے کہ تمہاری عقل کیا ماری گئی؟۔ کیون نہین اوس سے صحیح کام لیا جاتا۔

۱۰	المائدہ	۷	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ	اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا۔ لیکن اوس نے جو کچھ دیا ہے اسلئے دیا ہے کہ تمہاری آزمایش کرے۔ پس نیکی کیطرف جلدی کرو

نوٹ - اِسمین تین اُمور کا ذکر ہے۔ (۱) اللہ کی عنایات و عطیات۔ (۲) آزمایش۔ اور (۳) سب کو ایک ہی اُمّت بنا دینا۔ اِنکی تصریح اسطرح ہے کہ اللہ نے انسان کے لیئے بہت ساری نعمتین راحتین۔ اسباب و ذرائع معیشت۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ جملہ مخلوقات مین عزت یہ سب کچھ مُہیّا فرما دیا ہے۔ مگر شیطان کے تمرّد اور اوس کے اِس دعوے نے کہ وہ خدا کی چہیتی خلقت یعنے انسان کو گمراہ اور نافرمان کریگا۔ اِس واقعہ سے افتاد یہ پڑگئی

کہ امتحان اور آزمایش انسان کا معاملہ ٹھیر گیا - اور یہی اصل کیفیت اِبتلاء کی ہے - جس کا معنے آزمایش ہے - پھر خدا فرماتا ہے کہ اگر وہ چاہتا تو کل کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا - تو آزمایش کی نوبت ہی نہ آتی - مگر شیطان کی وجہ سے اِسکی نوبت آگئی - ورنہ فرشتوں کا وجود تو پہلے سے تھا - وہ گناہ کرنا جانتے ہی نہیں اُنکی کیفیت اور وجہ تحریک ہی اون مین نہین خلق ہوئی - اور نبی رسول تو اللہ کی طرف سے نشانیان ہین - وہ محض اس غرض سے آتے ہین حسبِ وعدہ ربّانی - کہ دنیا مین بھی اوسکی طرف سے ہدایت آتی رہیگی - (دیکھو مسئلہ ١ وبحث ماسبق) - نبی رسول کے ذریعہ سے اپنی ہدایت بھیجتا ہے - کہ انسان اپنے میثاق کو بھول نہ جائے - اِسکے علاوہ ہر فعل کے وقت خود اپنی ذات سے بھی بذریعہ کانشنس متنبّہ کرتا رہتا ہے - چونکہ وہ بہ نسبت حَبْلُ الْوَرِيْد کے بھی نفسِ انسان سے قریب تر ہے -

١١	الانعام	٢٠	وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	وہ خدا ہی تو ہے - جس نے تم کو زمین مین متصرف اور اپنا نائب بنایا - اور تم مین سے بعض کو بعض پر درجون مین فوقیت دی - تاکہ جو نعمتین تم کو دی ہین - اونمین تمھاری آزمایش کرے - بیشک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے - اور بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور رحیم بھی ہے -

نوٹ - اِسمین بھی آزمایش اور تعمیلِ معاہدہ مِیْثَاق کی طرف اشارہ ہے - اور یہ بھی ڈرا دیجاتی ہے کہ جہان خدا سخت عذاب دینے والا ہے - وہان یہ بھی ہے - کہ اگر گنہگار توبہ

کرے اور پھر عمل صالح اختیار کرے۔ تو ویسا ہی بڑا بخشنے والا بھی ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۲	ھود	۱	لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ	تا کہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے از روے عمل صالح بہتر کون ہی۔
۱۳	کہف	۱	اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝	بالتحقیق ہم نے اسکو جو زمین پر ہے اوسکی زینت قرار دیا ہے۔ کہ ہم اونکو آزمائیں۔ کہ اون میں از روے عمل صالح بہتر کون ہے۔
۱۴	انبیاء	۳	كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝	ہر شخص موت کا مزہ چکھنے والا ہی۔ اور ہم آزمایش کے طور پر بدی اور نیکی سے تمہارا امتحان لینگے۔ اور ہمارے ہی طرف تمہاری بازگشت ہے۔
۱۸	عنکبوت	۱	اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝	کیا آدمیوں نے یہ گمان کر لیا ہے۔ کہ وہ اتنا کہنے سے چھوڑ دیے جائینگے۔ کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور اونکی آزمایش نہیں کیجائیگی ؟

سبق ایمان از اعمال صالح

نوٹ۔ یہ استفہام انکاری ہے۔ یعنے ایسا گمان صحیح نہیں ہے۔ امتحان ضرور ہوگا۔ اور اسی آیتہ سے اس کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ تعمیل معاہدہ میثاق کی اوسوقت ہوتی ہے جبکہ ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح بھی ہو۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۶	محمد	۱	وَلَوْ يَشَاۤءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَ	اور اگر اللہ چاہتا تو اون (کفار) سے بدلہ لے لیتا۔ لیکن (یہ حکم جہاد) اسلئے

ترجمہ	متن	آیت	سورۃ	نمبر
ہے کہ تم مین سے ایک کو دوسرے سے آزماے	بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِيْنَ			
اور جو لوگ راہِ خدا مین قتل ہوے اخدا ہرگز اون کے اعمال ضائع نکریگا۔	قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝			

نوٹ۔ جہاد سے تعلق ہے۔ جہاد راہِ خدا کا۔ یعنے حفاظتِ دینِ خدا کا۔ یعنے عبادتِ الٰہی کا کام ہے۔ اِس مین بھی خدا انسان کو آزماتا ہے۔ کہ کون جی چُراتا مُنھہ چھپاتا ہے۔

ترجمہ	متن	آیت	سورۃ	نمبر
برکت والا ہے وہ خدا جسکے قبضہ مین تمام عالم کی بادشاہت ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت کہنے والا ہے۔ جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا۔ کہ تم کو آزماے کہ تم مین سے ازروے عمل صالح بہتر کون ہے۔	تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط	۱	ملک	۱۷
یقیناً ہم نے تم پر اوسی طرح وحی بھیجی جس طرح نوح اور اونکے بعد کے انبیا پر بھیجی تھی۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق۔ اور یعقوب اور اسباط (بنی اسرائیل) اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر وحی بھیجی۔ اور داؤد کو ہم نے زبور عنایت کی۔ اور ہم نے ایسے رسول بھی بھیجے جن کا قصہ ہم نے تم سے بیان کیا۔ اور ایسے رسول بھی بھیجے جن کا قصہ	اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ ج وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ج وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ	۲۳	النساء	۱۸

ترجمہ	آیت
ہم نے تم سے نہین بیان کیا - اور موسیٰ سے	عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا
خدا نے کلام کیا - جو حق کلام کرنیکا تھا - ایسے رسول	لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ
جو خوشخبری دینے والے بھی تھے - اور ڈرانے	اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ۚ رُّسُلًا
والے بھی - تاکہ اون رسولوں کے آنے کے بعد اللہ	مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا
پر آدمیون کی کوئی حجت باقی نرہے - اور	يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ
اللہ زبردست حکمت والا ہے -	بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا

نوٹ[۱] - یہ گویا میثاق کا تنبیہی ٹیپ کا فقرہ ہے - کہ برابر اور مسلسل اور متواتر نبی اور رسول کو بھیج بھیجکر ایمان کی بشارت - اور عذابِ دوزخ کا خوف دلایا جاتا رہا - تا الانسان آگاہ اور متنبہ ہو جاوے - اور اپنے اعمال درست رکھے - اور اِس عذر کا انسان کو موقع نہ ملے کہ اوسکو ہدایت و تنبیہ نہین ہوی - شرائطِ معاہدہ کا اِس سے استحکام ہوگیا -

نوٹ[۲] - آیاتِ ماسبق مین واقعاتِ خلقِ بنی آدم کا قصہ ہے - موقع کے لحاظ سے بعض اجزا بعض مقام پر ترک اور بعض مقام پر ضرورۃً ظاہر فرمائے گئے ہین - اوسکے بعد کے حوالون سے بھی اوسکی غرض وغایت واضح ہوتی ہے - اِس جگہ مین اِس کل معاملہ کا ملخص لکھ دیتا ہون -

(۱) - اللہ تعالیٰ انسان کو خلق کرنے کے قبل جملہ فرشتون سے فرماتا ہے کہ - مین سڑی - سیاہ - سوکھی - کھنکھناتی مٹی سے انسان کو بناتا ہون - جب بنا چکونگا تو تم سب اوسکے سامنے تعظیماً سر جھکا دینا -

(۲) - جملہ فرشتون نے عرض کی - اے پروردگار - ہم تو تیری تسبیح و تقدیس مین لگے رہتے ہین - اور تو ہم ہی کو حکم فرماتا ہے کہ انسان کے سامنے سر جھکا دین - حالانکہ وہ سڑی مٹی سے بنا ہے -

اور دنیا میں اقسام کے فساد اور خون ریزیان کرنے والا ہے۔

(۳)۔ خدا انکو سمجھاتا ہے کہ۔ تم کچھ نہیں جانتے۔ میں وہ وہ جانتا ہوں۔ جس کا تم کو علم ہی نہیں ہے۔

(۴)۔ اس پر جملہ فرشتہ آمادہ بہ تعمیل حکم ایزدی ہو جاتے ہیں مگر۔ ابلیس۔ جس کا دوسرا نام شیطان ہے۔ یہ اکڑا کہڑا رہتا ہے۔

(۵)۔ پھر خدا نے انسان کو خلق کیا۔ اونہی مٹّی سے جسکی تصریح فرمادی تھی۔ اور اوس مین اپنی روح پھونک کر اوٹھا کھڑا کیا۔ اور اس کا نام آدم ہوا۔ پھر فرشتون کو حکم فرمایا۔ کہ آدم کے سامنے تعظیماً سر جھکا دو۔

(۶)۔ تبھون نے تعمیل حکم کی۔ مگر شیطان نے باصرار انکار کر دیا۔ تکبّر کیا۔ اور عرض کی کہ مجھے تو نے آتش سے اور آدم کو سڑی مٹّی سے پیدا کیا ہے۔ مین اون سے افضل ہون۔ اون کے سامنے تو مین سر نہ جھکاؤنگا۔ (اپنے تکبّر مین یہ بات بھول گیا۔ کہ انسان مین اللہ کی روح پھنکی ہے۔ اور اسی کی برکت سے وہ اُٹھ کہڑا ہے۔ اسیکی وجہ سے انسان مین افضلیت ہوی۔)

(۷)۔ خدا نے اوسپر عتاب فرمایا۔ حکم دیا کہ تو مردود ہے۔ یوم محشر تک کے لئے تجھپر لعنت رہیگی۔ نکل جا اس مقدّس مقام سے۔ **نکتہ**۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہین سے محشر کا بھی وجود ہوا۔

(۸)۔ جب شیطان نے آیندہ کے محشر کا ذکر سُن لیا۔ تو عرض کی۔ اے پروردگار مجھے بھی اوس روز محشر تک کی مُہلت عطا فرما۔

(۹)۔ خدا نے اسکو منظور فرمایا۔ اور فرمایا۔ اچھا۔ رہ لے۔

(۱۰)۔ جیسے ہی شیطان کو یہ موقع ملگیا۔ تو اسکی جسارت تو دیکھو۔ عرض کی۔ اے میرے پروردگار تو نے بحمایت اس غلیظ مشتِ خاک کے میری اس ایک نافرمانی کے الزام میں مجھکو مردود۔ لعنتی۔ اور دوزخی ہونے کا حکم صادر فرما دیا ہے۔ اب تو ہی خود ملاحظہ فرمالے گا۔ کہ مین بھی کس کس طرف سے۔ کس کس حیلہ سے۔ کن کن تدابیر سے۔ کیسے کیسے سبز باغ دکھاکر۔ اس تیری چہیتی انسانی خلقت کو تیرے بتائے ہوے صِرَاطُ مُسْتَقِيْم سے بہکاکر۔ تیرا نافرمان بنا دونگا۔

(۱۱)۔ اس دعوے کے جواب مین خدا نے فرمایا۔ اچھا۔ انمین تو جس کو بہکا سکتا ہے بہکا۔ انکا مقابلہ تو اپنے پیدل اور سوار جمیعت سے کر۔ مال اور اولاد مین ان کا شریک ہوجا۔ اور ان سے فریبی وعدے کر۔ مگر جو میرے خاص بندے ہین وہ تو تیرے قابو مین ہرگز نہ آوین گے۔ اون کے لئے اون کا پروردگار (یعنے خود) اون کا کارساز ہونے کو کافی ہے۔ اگر اون مین سے کسی نے تیری پیروی کی۔ تو مین تجھ سے اور اون سے سبھون سے دوزخ بھر دونگا۔

(۱۲)۔ پھر اللہ نے آدم کی طرف توجہ فرمائی۔ فرمایا۔ اے آدم۔ تم اور تمہاری بیوی حوّا اس باغ بہشت مین رہو۔ جو چاہو کھاؤ۔ پیو۔ مگر فلان درخت کے پاس نہ پھٹکنا۔ ورنہ تم نافرمانون مین شامل ہو جاؤ گے۔ اور جتادیا۔ کہ اے آدم۔ دیکھو۔ یاد رکھو کہ یہ شیطان تمہارا برملا دشمن ہوگیا ہے۔ اس سے بچنا۔ فریب مین نہ آنا۔

(۱۳)۔ مگر شیطان نے اونکو بھکا پھسلا لیا۔ اور درختِ ممنوع کا مزہ چکھا دیا۔

(۱۴)۔ آدم و حوّا معصوم پیدا ہوئے تھے۔ اون کو بدی کا احساس ہی نہین تھا۔ اس فعل کے بعد اونکو اپنی شرمگاہون کے چھپانے کا خیال پیدا ہوگیا۔ وہ لگے

جنّت کے پتّون سے سترکوڈہانپنے۔

(۱۵)۔ خدا کا ان پر عتاب ہوا۔ مگر پھر انہین خدا نے توبہ سکھادی۔ وہ توبہ کرنے لگے۔ جس کو خدا نے قبول فرمالیا۔ اور نبوّت کے لئے آدمؑ کو منتخب فرمالیا۔

(۱۶)۔ توبہ تو قبول ہوگئی۔ لیکن جو معصیت کی کیفیت ان مین پیدا ہوگئی تھی۔ اسکے لحاظ سے وہ اوس مقام مین نہین رہ سکتے تھے۔ اسلئے خدا نے اونکو زمین پر بھیجدیا۔ چونکہ اب آزمایش منظور ہوگئی۔

(۱۷)۔ اب چونکہ آدمؑ و حوّا۔ نئی حیثیت سے نئے مقام مین آگئے تھے۔ اونکے لئے خدا نے زمین مین جملہ اسباب آسایش و زینت مہیّا کردیے۔ اور دنیا و مافیہا کا اون کو مالک و متصرّف بنادیا۔ اور فرشتون سے تو تعظیم کراہی دی تھی۔ اب تمام عالم مین انکو عزّت عطا فرمادیگئی۔

(۱۸)۔ آخر مین فرمایا۔ تم زمین پر جاؤ۔ وہان بسو۔ ہم پر ایمان لاؤ۔ ایمان رکھو۔ ہماری عبادت کرو۔ عمل صالح کرو۔ ہم وقتاً فوقتاً ہدایت بھی بھیجتے رہینگے اوسکی پیروی کرو۔ شیطان کے فریب مین نہ آؤ۔ ہم دنیا مین تمہارا امتحان لین گے اگر پکّے اوترے۔ تمھین جنّت ملیگی۔ نافرمانی کروگے۔ بے ایمانی اور گناہ کروگے۔ جہنّم مین جھونک دیے جاوگے۔ اسکے تصفیہ کے لئے ہم یوم محشر بھی مقرر کرتے ہین۔

(۱۹)۔ یہ **کوننٹ** یعنے **میثاق** یعنے عہد و پیمان تھا جو مابین **ربِّ باری** اور اسکے بندہ **انسان** کے تکمیل پایا۔

(۲۰)۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس معاہدہ کی تعمیل انسان کیسی کریگا۔ پس ظاہر ہے کہ

اسکی جانچ کے لئے انسان کے اعمال قلمبند کیے جائین - پھر اون کا موازنہ کیا جا‌ۓ
جس کے اعتبار سے یوم محشر مین سزا و جزاء تجویز کیجا سکے -

جزء دوم - قلمبندی اعمال

بحث متعلق میثاق سے - اور اوسکے آخری تفصیلی نوٹ سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالےٰ مین اور انسان مین بر روز ازل ایک عہد و پیمان ہوگیا - اور اوس عہد و پیمان کے روسے پروردگار عالم نے اپنی ذمگی امور پورے بھی فرما دیئے - یعنے انسان کو خلق کیا - اوسکو اشرفیت سے سرفراز فرمایا - اوس کو عقل و تمیز عطا فرمائی - تمام دنیا و مافیہا کو اوسکی آسایش و تصرف و تمتع کے لئے پیدا کیا - نبی رسول بھیج بھیجکر اداء شرائط میثاق کی طرف انسان کو متوجہ کراتا رہا - اور خود بھی بذریعۂ کانشنس متنبہ کرتا رہتا ہے - اب دیکھنا یہہ ہے کہ انسان اپنے ذمگی شرائط کی تکمیل کسطرح کرتا ہے - کیا کیا کر رہا ہے - پس اس امر کی تجویز کے لئے کہ انسان نے کیا کیا عمل کیا - اور اوس کا ویسا ہر ہر فعل و عمل نیک ہے جو صالح کہلاتا ہے - یا بد ہے - جو فاسد یا سیئۃ یا طالح کہلاتا ہے - اسکی یادداشت مرتب ہونی چاہیے - اس طرح اعمال انسانی کی برابر قلمبندی ہو رہی ہے جسکو مین آیات ذیل سے ثابت کرتا ہون -

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ	۱۰	وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝	اور اللہ اوس سے بیخبر نہین ہے جوکچھ تم کرتے ہو

نوٹ - کیونکہ تمہارے اعمال کا نوٹ کتابون مین لیا جا رہا ہے -

پارہ	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
۴	آلِ عمران	۱۹	لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ	اور یقیناً اللہ نے اون لوگون کی بات سن لی جنھون نے یہہ کہا کہ اللہ تو محتاج ہے۔ اور ہم مالدار ہین۔ جو کچھ اونھون نے کہا وہ اور اون کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا۔ ہم لکھ لینگے۔ اور ہم کہینگے کہ آگ کے عذاب کا مزہ چکھو۔

نوٹ۔ اسی مین [illegible] کا بھی ذکر آگیا ہے۔ غور کرو۔ سمجھو فرماتا ہے "ہم لکھ لین گے" یعنے پہلے سے لکھا ہوا نہین ہے۔ مقابلہ کرو صفحہ ۱۲۲ جزءِ چہارم۔

پارہ	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
۲	بنی اسرائیل	۲	وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا	ہر انسان کا عمل ہم نے اوس کے گلے کا ہار کر دیا ہے۔ اور قیامت کے دن اوس کے لیئے ہم ایک کتاب نکالینگے جس کو وہ کھلی ہوی پائیگا۔ ہم کہینگے۔ اپنا نوشتہ پڑھ لے۔ آج کے دن اپنی ذات کا حساب لینے کو تو خود ہی کافی ہے۔

نوٹ۔ اسی مین حساب کتاب کا بھی کچھ ذکر آگیا ہے۔

پارہ	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
۲	بنی اسرائیل	۸	يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى	جس دن ہم ہر گروہ کو اوسکے امام کے ساتھ بلائینگے۔ پس جنکو اون کا نامۂ اعمال اونکے دہنے ہاتھ مین دیا جائیگا۔ وہ تو اپنے نامۂ اعمال کو (خوش خوش) پڑھینگے۔ اور اون پر ایک رتی برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ مگر جو اس دنیا مین اندھا رہا۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا	پس وہ آخرت میں بھی اندھا اور راہ نجات سے بہکا ہوا (ہوگا)

نوٹ۔ اسی میں سزا کا بھی ذکر ہے۔ (قُلْ رَبِّیْ کَامِرَهٗ ع ۸۶ با جمد و نسخہ ۷۲ جزو سوم دیکھو) ۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۵	الکہف	۶	وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۚ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا	اور اعمال نامے پیش کئے جاینگے۔ اوس وقت (اے پیغمبر) تم گناہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ (اونکے) اعمال نامہ میں ہوگا۔ اوس سے وہ ڈرتے ہونگے۔ اور کہتے ہونگے ہائے خرابی ہماری یہ کیسا دفتر ہے۔ کہ اس نے کوئی بھی چھوٹا یا بڑا گناہ کہ چھوڑا ہی نہیں بلکہ تمام (گناہوں کو) قلمبند کر لیا ہے۔ اپنی عمل جو کچھ انھوں نے کیا ہوگا اوسکو سب موجود پاوینگے اور تمہارا پروردگار کسی کے حق میں ظلم نہیں کریگا
۶	مریم	۵	اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۚ وَّنَرِثُهٗ	کیا تم نے (اے پیغمبر) اوس شخص کی حالت پر غور کیا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا۔ اور کہا مجھ کو قیامت کے دن مال بھی ضرور دیا جائیگا اور اولاد بھی۔ کیا اسکو غیب کی خبر لگ گئی ہے؟ یا اس نے خدا سے کوئی عہد لیا ہے؟ ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ جو کچھ وہ کہتا ہے ہم اوسے لکھ لینگے۔ اور اوسکا عذاب بہت کچھ بڑھا دینگے۔ اور ان چیزوں کو جو کچھ وہ کہتا ہے۔ ہم اوسکے

			مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝	وارث ہوجائینگے - اور قیامت کے دن وہ ہمارے پاس تنِ تنہا آئیگا -

نوٹ - اسمین بھی صیغہ مستقبل مین فرماتا ہے کہ "ہم اسے لکھ لینگے" یعنے لکھا جاچکا نہین ہے

٧	الانبیاء	٧	فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝	پس جو شخص مومن ہونیکی حالت مین نیکیان کریگا - اوسکی کوشش کی ناقدری نہین کیجائیگی - ہم تو اوس کو لکھتے جاتے ہین -

نوٹ - اسمین "لکھتے جاتے ہین" سے ثابت ہی کہ لکھنے کا فعل جاری اور ناتمام ہے - قیامت تک انسان کی بقا تک جاری رہیگا -

٨	المؤمنون	۴	وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	اور ہم کسی شخص کو اوسکی قوت برداشت سے زیادہ تکلیف نہین دیتے - اور ہمارے پاس ایک رجسٹر ہے جو حق حق بتائیگا - اور اُن لوگون پر کوئی ظلم نہوگا -
٩	یٰس	١	اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝	بیشک ہم ہی مُردون کو زندہ کرینگے - اور (اپنے اعمال سے) جو کچھ وہ آگے بھیجتے ہین - اور جو آثار اون کے پیچھے رہجاتے ہین - اون سب کو ہم امام مبین مین یعنے ظاہر کرنے والے پیشوا مین لکھتے رہتے ہین

نوٹ - ظاہر ہے کہ کتاب مضامین مندرجہ کو ظاہر کرنے والی ہے - اور یہہ جو لکھا جارہا ہی ویسی ظاہر کرنے والی کُتب کے امام یعنے پیشوا مین لکھا جارہا ہے - جسکو عُرفی معنون مین

ہم صدر رجسٹر قرار دیسکتے ہین۔

۱۰	الزخرف	۷	اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ٥	یا وہ یہ گمان کرتے ہین کہ ہم اونکے بھید اور خفیہ باتون کو نہین سُنتے۔ ضرور سُنتے بھی ہین اور ہمارے بھیجے ہوے (فرشتے) اونکے پاس لکھتے بھی جاتے ہین۔

نوٹ۔ معلوم ہوگیا کہ کئی فرشتے لکھنے پر مامور ہین۔ اور وہ لکھتے چلے جارہے ہین۔ قیامت تک انسان کی بقا تک لکھتے رہینگے۔

۱۱	الجاثیہ	۴	هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥	یہ ہمارا رجسٹر تمہارے برخلاف حق گواہی دیرہا ہے۔ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ ہم اوسے لکھواتے جاتے تھے۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے۔ اور عام فہم بھی بتاتی ہے۔ کہ فعل پہلے واقع ہوگا۔ تو بعد ازان اوس کا نوٹ ہوگا۔ نہ یہ کہ قبلِ وقوعِ فعل نوٹ ہو جائیگا۔

۱۲	ق	۲	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ج وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ٥ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ	اور یقیناً انسان کو ہم نے ہی پیدا کیا ہے۔ اور جو جو متناقض اور مختلف خیالات اوسکا نفس کر رہا ہے۔ ہم اوس کو خوب جانتے ہین۔ اور ہم اِسکی شہ رگ سے بھی زیادہ تر اوسکے قریب ہین۔ جبکہ دائیں بائیں جانب دو لینے والے (کراماً کاتبین) ہر بات کو لیتے جاتے ہین۔ تو وہ ایک بات بھی منہ سے

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
			اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ؁	ایسی نہیں نکالتا کہ اوسکے لئے نگران پاس نہ ہو
۱۳	القمر	۳	وَکُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْہُ فِی الزُّبُرِ ؁ وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ؁ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَہَرٍ ؁ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ ؁	اور ہر کام جو وہ کر چکے کتابوں میں موجود ہے۔ اور ہر چھوٹا اور بڑا لکھا ہوا ہے۔ بالتحقیق پرہیزگار لوگ بہشتوں میں اور نہروں میں قادر مطلق کے پاس سچی خوشنودی کے مقام میں ہونگے

نوٹ۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ فعل واقع ہو چکنے کے بعد وہ لکھ لیا جاتا ہے۔ نہ کہ قبل سے لکھا رہتا ہے۔ اور یہ بھی کہ ایسی کئی کتابیں ہیں۔ اسی میں پرہیزگاروں کی جزا کا بھی ذکر ہو گیا ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۱۴	المجادلہ	۱	یَوْمَ یَبْعَثُہُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُہُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰہُ اللّٰہُ وَنَسُوْہُ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ ؁	جس دن اللہ ان سب کو جلا اوٹھائیگا۔ پھر جو جو کچھ یہ کر چکے ہیں۔ اوس سے انکو آگاہ کر دیگا۔ اللہ تو سب کچھ ضبط کر رکھیگا اور یہ لوگ بھول گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیز پر گواہ ہے۔
۱۵	النبا	۱	وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ کِتٰبًا ؁	اور ہم نے ہر چیز کو ضبط اور شمار کر رکھا ہے
۱۶	الانفطار	۱	کَلَّا بَلْ تُکَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ؁ وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ ؁ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ ؁ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ؁ اِنَّ	ہرگز نہیں۔ بلکہ تم جزاء و سزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ بزرگ لکھنے والے تم پر نگہبان متعین ہیں۔ جو جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔ بیشک نیک لوگ بہشت میں

		الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم	ہونگے۔ اور یقیناً بدکار جہنم مین ہون گے۔

نوٹ۔ اسمین بھی سزا و جزا کا ذکر ہوگیا ہے۔

۱۷	التطفیف	۱	کلا ان کتب الفجار لفی سجین ؕ وما ادرٰک ما سجین ؕ کتٰب مرقوم ؕ	حق یہ ہے کہ یقیناً بدکارون کا نوشتہ سجین مین ہے۔ تمہین کیا خبر ہے کہ سجین کیا چیز ہے؟ وہ چلتا کا رجسٹر ہے۔
۱۸	التطفیف	۱	کلا ان کتب الابرار لفی علیین ؕ وما ادرٰک ما علیون ؕ کتٰب مرقوم ؕ	حق یہ ہے کہ بیشک نیک لوگون کا نوشتہ علیین مین ہوگا۔ اور تم کو کیا خبر ہے کہ علیون کیا چیز ہے۔ وہ رجسٹر ہے اعاظم کا۔ یعنے بڑے رتبہ والون کا۔
۱۹	الطارق	۱	ان کل نفس لما علیہا حافظ ؕ	ایک متنفس بھی ایسا نہین ہے کہ اوس پر کوئی نگران مقرر نہ ہو۔

جزء سوم۔ محاسبہ و موازنہ و سزا و جزاء اعمال

جزءِ اوّل سے وہ معاہدہ ثابت ہوگیا۔ جو انسان نے اپنے پروردگار سے بروزِ ازل کیا تھا۔ جزءِ دوم سے یہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ تعمیل معاہدہ کی نگرانی کے لیے خداے تعالیٰ نے نگران مقرر فرما دیے ہین۔ جو انسان کے اعمال و افعال کا فوراً وقوع اپنی اپنی کتاب مین اندراج کرلے رہے ہین۔ اِس حصہ مین یہ ثابت کیا جائیگا۔ کہ تعمیل معاہدہ

کے تصفیہ کے لئے ایک دن مقرر ہوگا۔ اوس دن عدالت قائم ہوگی۔ وہی یوم محشر یعنے
پیشی کا دن ہوگا۔ جس دن اوس مواد حاصلہ کی جانچ اور اوسکا موازنہ کیا جائیگا۔ انسان
کو موقع دیا جائیگا۔ کہ اگر وہ اپنی برات کے لئے۔ یا رعایت عفو کے لئے کوئی وجوہ رکھتا ہو۔
تو اون کو پیش کرے۔ مثلاً۔ (مین اس تمثیل مین اپنی ہی پیش نظر صورت دکھادون۔ اسی
پر سے دیگر اشکال کا بھی تصوّر ہوسکتا ہے)۔ مثلاً۔ کوئی جج ہے۔ اور وہ مرتشی ہے۔ رشوت
لیکر فیصلہ کردیا۔ یا قرابت۔ رعایت۔ یا مروّت مین فیصلہ کردیا۔ اسکے متعلق خداے تعالےٰ
اوس جج سے محاسبہ فرمائے۔ تو وہ کیا خاک اپنی برأت مین پیش کرسکیگا۔ اوس کی
بددیانتی ظاہر ہے۔ اگر یہ انکار کرے تو اسکے خلاف مین خود اسی کا دل شہادت دیگا۔ پس اوسکی
زبان اعتذار پر قفل پڑجائیگا۔ اسی طرح اگر کسی متدیّن جج نے کوئی فیصلہ غیر صحیح صادر کردیا۔
اور اوس سے اوسکا محاسبہ ہوگا۔ تو ظاہر ہے۔ وہ عرض کریگا۔ یاربّ۔ محدودُ العقل
انسان ہون۔ جتنا حوصلہ عقل کا تونے عنایت فرمایا۔ میری استعداد کی حدّ تک مین نے
اوس سے کام لیا۔ اور بلاکسی اثرات ذاتی خواہ خارجی مین نے ویسا فیصلہ کیا۔ اسمین میری
بددیانتی کا مطلقاً دخل نہین ہے۔ تو خود اوسکا بڑا عالم ہے۔ اور مین تیری ہی ذات پاک کو
اپنی شہادت کے لئے پیش کرتا ہون۔ میری خطا کو بخش دے۔ میرا اعتقاد ہے۔ کہ
غفور الرحیم ایسے جج کو بخشدیگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جج کامل سواے اوسکی ذات پاک عالم الغیب
کے کوئی دوسرا ہو نہین سکتا۔ بھرحال ہر ایک متنفّس کو موقع تقدیم صفائی کا دیا جائیگا۔
جس کے بعد حکم محکم داد محشر کا سُنایا جائیگا۔ اور آناً فاناً اوس حکم کی تعمیل بھی ہوکر رہیگی۔

نمبر	سورت	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	ال عمران	۳	يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوٓءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُۥٓ أَمَدًا بَعِيدًا ۗ	یوم محشر ہر نفس اوس نیکی کو جو وہ کرچکا - اور اوس بدی کو جو وہ کرچکا - موجود پائیگا - اور یہ خواہش کریگا - کاش اوسکے اور اوس دن کے درمیان ایک مسافت طول طویل حائل ہو جاتی -
۲	ال عمران	۱۹	كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ	ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے - اور قیامت کے دن تمہارے اجر پورے پورے دیئے جائینگے - پس جو آتش دوزخ سے بچالیا گیا - اور جنت مین داخل کردیا گیا - اوسنے تو یقیناً مراد پائی -
۳	الاعراف	۱	وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَن ثَقُلَتْ مَوٰزِينُهُۥ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوٰزِينُهُۥ فَأُولٰٓئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوٓا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا بِـَٔايٰتِنَا يَظْلِمُونَ ۝	اور اوس دن (محشر) کی تول برحق ہے - پس جسکی نیکیاں بھاری ہوگئین - وہی بامراد ہونگے - اور جسکی نیکیاں ہلکی ہوگئین - پس وہ وہی لوگ ہین جنھون نے ہماری نشانیون کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے خود کو نقصان پہونچایا -
۴	یونس	۱	إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُۥ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ	تم سب کی بازگشت اوسی کی طرف ہے - اللہ کا وعدہ سچا ہے - بیشک وہی مخلوق کو

ترجمہ	آیت			
پیدا کرتا ہے - پھر وہی اونکو لوٹا کر لائیگا تاکہ	ثم یعیدہ لیجزی الذین			
جو لوگ ایمان لائے اور انصاف کے ساتھ	آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت بالقسط			
نیک عمل کرتے رہے - ان کو جزائے خیر	والذین کفروا لھم			
دے - اور اونکے لئے جو کافر ہوگئے تھے - اس	شراب من حمیم			
نافرمانی کی سزا مین پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا -	وعذاب الیم بما کانوا			
اور دردناک عذاب بھی -	یکفرون ۝			

نوٹ - ایمان کے ساتھ عمل صالح کا لزوم ہے -

ترجمہ	آیت			
وہ دن جب آئیگا - تو کوئی نفس بغیر اوس کے	یوم یأت لا تکلم نفس الا	۹	هود	۵
حکم کے بات تک نہ کرسکیگا - پس اونمین سے کوئی	باذنہ ج فمنھم شقی وسعید ۝			
بدبخت ہوگا - اور کوئی نیک بخت - پس وہ	فاما الذین شقوا ففی النار			
جو بدبخت ہونگے جہنم مین پڑے چلاتے	لھم فیھا زفیر وشھیق ۝			
ہائے وائے کرینگے - جب تک کہ آسمان و زمین	خٰلدین فیھا ما دامت			
باقی رہینگے - الّا اسکے کہ تمہارے پروردگار کو	السمٰوٰت والارض الا			
کچھ اور (تبدیل حالت) منظور ہو - بیشک	ما شاء ربک ط ان ربک			
تمہارا پروردگار جو کچھ چاہے کر گذرنے والا ہے -	فعال لما یرید ۝ واما			
مگر وہ جو نیک بخت ہونگے - وہ تو جب تک	الذین سعدوا ففی الجنۃ			
آسمان و زمین باقی ہے - برابر جنت مین	خٰلدین فیھا ما دامت			
رہینگے - الّا اسکے کہ تمہارے پروردگار کو کچھ	السمٰوٰت والارض			
اور (تبدیل نعمت) منظور ہو - یہ تو ایک	الا ما شاء ربک ط			

			عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ۝	ایسی عطا ہے جو ختم ہونے والی نہین ہے۔
٦	هود	١٠	وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝	اور انہین سے ہر ایک کو تمہارا پروردگار اونکے اعمال کا بدلہ پورا پورا دیگا۔ بیشک جو عمل وہ کرتے ہین اوس سے وہ آگاہ ہے۔
٧	ابراهیم	٧	لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝	تاکہ اللہ ہر نفس کو اوسکے کیئے کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔
٨	النحل	١٣	وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	اور تم جو جو کچھ کرتے رہتے ہو اوسکی بابت تم سے ضرور ضرور بازپرس ہوگی۔
٩	النحل	١٥	يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	جس دن ہر نفس اپنے سے آپ ہی جھگڑتا ہوا (یا اپنی ذات کے لئے حجت کرتا ہوا) آئیگا۔ تو ہر نفس کو جو جو کچھ وہ کیا کرتا تھا۔ اوسکا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ اور اون پر ظلم نہ کیا جائیگا۔
١٠	الکهف	١٢	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝	وہ وہی لوگ ہین جنہون نے اپنے پروردگار کی آیتون کا اور اوسکے حضور مین جانیکا انکار کیا۔ پس اون کے اعمال (کچھ اچھے بھی تھے تو) بیکار ہوگئے۔ قیامت کے دن ہم اون کے اعمال کے لئے کوئی میزان قائم نہین کرینگے۔
١١	الانبیاء	٤	وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ	اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازوین قائم کرینگے۔ پس کسی نفس پر ذرا سا بھی ظلم

			نَفْسٌ شَيْئًا ۭ وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ ۝	نہ ہوگا - اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا - تو ہم اوسے لاحاضر کرینگے - اور حساب لینے کو ہم ہی کافی ہین -
۱۲	الحج	۷	فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيٰتِنَا مُعٰجِزِينَ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ ۝	پس جو لوگ ایمان لاے اور جنھون نے نیک عمل کئے - اون کے واسطے گناہونکی بخشش ہوگی - اور عزت کی روزی - اور جو لوگ ہماری آیتون کے بارہ مین تنگ کرنیکی نیت سے کوشش کرتے ہین - وہی جہنمی ہین -
۱۳	المومنون	۶	فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰٓئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خٰلِدُونَ ۝	پس جسکے پلّے بھاری ہوگئے - وہ تو بامراد ہوے - اور جسکے پلّے ہلکے رہے - پس وہ وہی ہین جنھون نے اپنے آپکو نقصان پہونچایا - کہ ہمیشہ ہمیشہ جہنّم مین رہنے والے ہوے -
۱۴	النور	۳	إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ	بالتحقیق جو لوگ پاکدامن - بےخبر ایماندار عورتون پر عیب لگاتے ہین اون پر دنیا مین بھی لعنت کی گئی ہے - اور آخرت مین بھی - اور اون کے لئے بہت بڑا عذاب ہے -
۱۵	النور	۹	قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ ۭ	تم جس روش پر ہو اوسے وہ خوب جانتا ہے

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ	اور جس دن وہ اوسکی حضور مین لوٹائے جائینگے تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اوس سے اونکو وہ آگاہ کریگا - اور اللہ ہر چیز کو پورا پورا جاننے والا ہے -
۱۶	النمل	۷	مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا ۚ وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ۝ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	جو لوگ کچھ نیکی لیکر آئینگے - پس اونکے لئے اوسکا بدل اوس سے بہتر موجود ہے - اور وہ اوس دن خوف سے امن مین ہونگے - اور جو بدی لیکر آئینگے - تو وہ اونہ کے منہ جہنم مین ڈالدیئے جائینگے - (اون سے کہا جائیگا) جو عمل تم کیا کرتے تھے اوسکے سوا تم کو کسی اور چیز کا بدلہ تھوڑا ہی دیا جاسکتا ہے؟
۱۷	العنکبوت	۱	إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِينَ ۝	تم سب کی بازگشت میری ہی طرف ہوگی - پھر جو جو عمل تم کیا کرتے تھے - ہم تمکو اوس سے آگاہ کرینگے - اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم ضرور اونکو صالحون مین داخل کرلینگے

نوٹ - ایمان اور عمل صالح دونو لازم ہین -

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۸	العنکبوت	۱	وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا	اور ضرور وہ اپنے بوجھے اوٹھائینگے - اور اپنے بوجھون کے ساتھ اور بوجھے بھی - اور جو جو افترا پردازیان وہ کیا کرتے ہین قیامت

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝	کے دن اون سے اون کے متعلق ضرور باز پرس ہوگی۔
۱۹	روم	۵	ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝	لوگون کے ہاتون جو کچھ ہوا۔ اوسکے سبب سے خشکی اور تری مین فساد ظاہر ہوگیا۔ تاکہ جو عمل بھی اونھون نے کئے۔ اوسکا کچھ تو مزہ اللہ اونکو چکھادے۔ تاکہ وہ باز رہین۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے کہ اعمالِ بد کی سزا کچھ تو ہمیشگی دنیا مین بھی ملجاتی ہے۔

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۰	روم	۵	مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ج وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ۝ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِن فَضْلِهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝	جو کافر ہوگیا۔ اوسکے کفر کا وبال اوسی پر پڑیگا اور جس نے کوئی نیکی کی۔ تو وہ اپنی اپنی ذات کے لئے (بہتری کا) اہتمام کررہے ہین۔ تاکہ اللہ اپنے فضل سے اون لوگونکو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے جزاے خیر دے۔ بیشک وہ کافرون کو دوست نہین رکھتا۔

نوٹ۔ اِسمین بھی ایمان اور عمل صالح توام ہین۔

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۱	السجدة	۲	فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ع جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝	پس کوئی نفس اِس بات کو نہین جانتا کہ اونکی آنکھون کی ٹھنڈک کیا کیا چیزین اون کے لئے چھپا رکھی گئی ہین۔ جو اون کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔
۲۲	الاحزاب	۳	لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ	تاکہ اللہ سچون کو اون کے سچ کے موافق بدلہ

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ	دے۔ اور منافقون کو اگر چاہے تو عذاب دے
			اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ط	یا اونکی توبہ قبول کر لے۔ بیشک اللہ بڑا
			اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔
۲۳	السبا	۱	لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا	تاکہ خدائے تعالیٰ اون لوگون کو جو ایمان لائے
			الصّٰلِحٰتِ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ	اور نیک عمل کئے جزائے خیر دے۔ گناہونکی
			مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝	بخشش اور عزت کی روزی اونھی کے لئے ہے۔

نوٹ۔ ایمان اور عمل صالح ساتھ ساتھ ہی ہین۔

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
۲۴	السبا	۳	قُلْ لَّا تُسْئَلُوْنَ عَمَّآ	(اے پیغمبر تم لوگون سے) کہدو نہ ہمارے گناہونکی
			اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْئَلُ عَمَّا	تم سے بازپرس کیجائیگی۔ نہ تمہارے عملون کی
			تَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ يَجْمَعُ	ہم سے بازپرس کیجائیگی۔ کہدو ہمارا پروردگار
			بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ	ہم سب کو (قیامت مین ایک جگہ) جمع کریگا
			بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ط وَهُوَ الْفَتَّاحُ	پھر ہمارے مابین فیصلہ کریگا۔ وہ بڑا فیصلہ
			الْعَلِيْمُ ۝	کرنے والا اور علم والا ہے۔
۲۵	السبا	۴	وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ	جس وقت وہ عذاب کو دیکھینگے۔ تو ندامت
			لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ط	کا اظہار کرینگے۔ اور ہم اون لوگون کی گردنون
			وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ	مین جو کفر کرتے رہے طوق ڈالدینگے۔ آیا
			اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط هَلْ	اون کو سوائے اوسکے جو عمل کیا کرتے تھے
			يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	کوئی اور بدلہ دیا جائیگا۔؟
۲۶	یٓس	۴	اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً	پس ایک ہی چیخ (صور) کی آواز ہی تو ہوگی

نمبر	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
			وَاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	کہ یکایک وہ سب ہمارے حضور مین حاضر کردیے جائینگے - پس اوس دن نہ تو کسی متنفس پر کوئی ظلم کیا جائیگا - اور نہ تم کو کوئی بدلہ دیا جائیگا - سواے اوسکے جو تم عمل کیا کرتے تھے -
۲۷	یٰسٓ	۴	هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝	اب یہ وہی تو (جہنم (سامنے) ہی - جس کا تم سے (میثاق مین) قول و قرار ہوا تھا جیسا کہ تم کفر کیا کرتے تھے - اوسکے بدلے آج اس مین داخل ہوجاؤ -
۲۸	صٰفٰت	۲	اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۝ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝	تم یقیناً دردناک عذاب ضرور چکھنے والے ہین - اور تم بدلہ اوسی کا پاؤگے جو کچھ تم عمل کیا کرتے تھے - ہان - خدا کے خالص بندے اس سے مستثنے ہین -
۲۹	الزمر	۷	وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ط	ہر متنفس کو جو جو کچھ وہ کرچکا ہے - اوسکا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا - جو جو کچھ وہ کیا کرتے ہین اللہ اوس سے خوب واقف ہی - اور جو کافر ہوگئے - وہ ایک غول بناکر جہنم کی طرف ہنکا دیئے جائینگے -
۳۰	الزمر	۸	وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ	اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے تھے

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			اِلَی الْجَنَّۃِ زُمَرًا ؕ	اون کے دل کے دل جنت کی طرف بھیجے جائینگے
۳۱	المؤمن	۲	اَلْیَوْمَ تُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍ	آج ہر متنفس کو اوسکے کیئے کا بدلہ دیا جائیگا
			بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ	آج ذرا بے انصافی نہ ہوگی۔ یقیناً اللہ بڑا
			اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝	حساب لینے والا ہے۔
۳۲	المؤمن	۵	مَنْ عَمِلَ سَیِّئَۃً فَلَا یُجْزٰی	جو شخص کوئی بدی کریگا۔ تو اوسکو اوتنا ہی
			اِلَّا مِثْلَہَا ج وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا	بدلہ دیا جائیگا۔ اور جو شخص مرد ہو یا عورت
			مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَہُوَ مُؤْمِنٌ	کوئی نیک عمل کرے اور وہ مومن بھی ہو
			فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ	تو یہی لوگ جنت مین داخل ہونگے جسمین
			یُرْزَقُوْنَ فِیْہَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝	اونکو بے حساب رزق دیا جائیگا۔
۳۳	المؤمن	۶	اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ	بیشک ہم زندگانی دنیا مین اپنے رسولون
			اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا	کی بھی مدد کرتے تھے۔ اور اون لوگون کی
			وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْہَادُ ۝	بھی جو ایمان لائے۔ اور جس دن گواہ
			یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ	ٹھیرینگے اوس دن نافرمانون کو اونکی
			مَعْذِرَتُہُمْ وَلَہُمُ اللَّعْنَۃُ	معذرت کوئی نفع نہین پہونچائیگی۔ اور
			وَلَہُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝	اونھین کے لئے برا ٹھکانا ہے۔
۳۴	المؤمن	۸	فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ قُضِیَ	پس جب حکم خدا آجائیگا تو ٹھیک ٹھیک
			بِالْحَقِّ وَخَسِرَ ہُنَالِكَ	فیصلہ کر دیا جائیگا۔ اور اوس وقت باطل والے
			الْمُبْطِلُوْنَ ۝	ٹوٹے مین رہینگے۔
۳۵	حٰم السجدہ	۳	وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰہِ	اور جس دن اللہ کے دشمن (کافر) بدکار

فهم يوزعون حتى اذا
ما جاءوها شهد عليهم
سمعهم وابصارهم
وجلودهم بما كانوا
يعملون ۝ وقالوا
لجلودهم لم شهدتم
علينا ط قالوا انطقنا
الله الذي انطق
كل شيء وهو خلقكم
اول مرة واليه
ترجعون ۝ وما كنتم
تستترون ان يشهد
عليكم سمعكم ولا
ابصاركم ولا جلودكم
ولكن ظننتم ان
الله لا يعلم كثيرا
مما تعملون ۝
وذلكم ظنكم الذي
ظننتم بربكم اردىكم

جہنم کے پاس جمع کیے جائینگے - پھر وہ
(دوسرون کے پہونچنے تک) روک لیے
جائینگے - یہانتک کہ جب وہ سب پہونچ
جائینگے - تو اون کے کان - اور اون کی
آنکھین - اور انکی کھالین - جو جو بدعملی
وہ کیا کرتے تھے - اوسکی بابتہ اونکے مقابل
شہادت دینگے - اور وہ اپنی کھالون سے
کہینگے - بھلا تم نے ہمارے مقابل شہادت
کیون دی؟ وہ جواب دینگے - ہم کو تو اوسی خدا
نے گویا کر دیا ہے جس نے ہر چیز کو گویائی دی ہے -
اسی نے تمکو اول بار پیدا کیا - اور اسیکے
حضور مین اب تم لوٹا کر لائے جارہے ہو -
اور تم اس خوف سے تو (اپنے گناہونکو)
چھپاتے نہ تھے کہ تمہارے کان تمہارے
مقابل گواہی دینگے - نہ اس خوف سے کہ
تمہاری آنکھین گواہی دینگی - اور نہ
اس خوف سے کہ تمہاری کھالین گواہی
دینگی - بلکہ تم نے تو یہہ گمان کر لیا تھا
کہ جو بد اعمالیان تم کیا کرتے ہو انمین سے

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝	بہت سی باتون کو خدا جانتا ہی نہین اور اسی تمہاری بدگمانی نے۔ جو تم اپنے پروردگار کی نسبت کرتے تھے تمہین تباہ کردیا۔ کہ اب تم سخت نقصان اوٹھانیوالون مین سے ہوگئے۔ اب اگر (تھوڑا) ٹھیر جاؤ تو جہنم اونکا خاصا ٹھکانا ہے۔ اور اگر وہ توبہ چاہین تو اب وہ اون لوگون مین سے نہین رہی مین کہ جنکی توبہ قبول کیجائے۔
۳۶	الشورٰی	۴	وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ	اور ہر بدی کا بدلہ ویسی ہی بدی ہوگا۔

نوٹ۔ اگرچہ یہ حکم انسانی باہمی معاملات سے متعلق ہے۔ لیکن خدا چونکہ اپنے اُصول پر چلنے کا حکم انسان کو دیتا ہے۔ اسلئے خدا کے اُصول کیطرح اسکو یہان نقل کیا گیا ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۳۷	الشورٰی	۵	اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝	قبل اسکے کہ وہ دن آجائے جو خدا کی طرف سے ٹلنے والا نہین۔ تم اپنے پروردگار کا حکم مانو۔ اوس دن نہ تمہارے لئے جائے پناہ ہوگی۔ نہ گناہون سے انکار کرتے بن پڑیگا
۳۸	الجاثیہ	۳	وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	اور اللہ نے آسمانون اور زمین کو ایک غرض صحیح سے پیدا کیا۔ اور اسلئے کہ ہر نفس اپنے کئے کا بدلہ لے۔ اون پر کوئی ظلم نہ کیا جائے۔

٣٩	الجاثیہ	۴	آیات	ترجمہ
			وَتَرٰی کُلَّ اُمَّۃٍ جَاثِیَۃً قف کُلُّ اُمَّۃٍ تُدْعٰٓی اِلٰی کِتٰبِہَا ط اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ھٰذَا کِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ ط اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُدْخِلُہُمْ رَبُّہُمْ فِیْ رَحْمَتِہٖ ط ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝ وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قف اَفَلَمْ تَکُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَاسْتَکْبَرْتُمْ وَکُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ۝ وَاِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ لَا رَیْبَ فِیْہَا قُلْتُمْ	اور تم ہر اُمّت کو گھٹنون کے بل کھڑا ہوا دیکھوگے۔ ہر گروہ اپنے اپنے نوشتہ کیطرف بُلایا جائیگا۔ اور اون سے یہہ کہا جائیگا کہ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے آج تم اوس کا بدلہ پاؤگے۔ یہہ ہمارا رجسٹر تمہارے برخلاف حق حق گواہی دیرہا ہے۔ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ ہم اوسے لکھواتے جاتے تھے۔ پس جو لوگ ایمان لائے ہین۔ اور نیک عمل بھی کئے ہین۔ اونکو تو اون کا پروردگار اپنی رحمت مین داخل کریگا۔ یہی تو وہ کھلی کامیابی ہے۔ رہے وہ لوگ جو گمراہ ہوگئے (اونسے کہا جائیگا) کیا میری آیتین تمہارے سامنے نہین پڑہی جایا کرتی تھین؟ تم تو اونسے اکڑا کرتے تھے۔ تم تو تھے ہی گنہگار لوگ۔ اور جب یہہ کہا جاتا تھا۔ کہ اللہ کا وعدہ سچّا ہے۔ قیامت کے بارہ مین کوئی شک نہین ہے۔ تو تم یہہ کہدیا کرتے تھے کہ ہم جانتے ہی نہین۔ قیامت کیا چیز ہے۔

ترجمہ	آیت			
ہم تو اوسکو ایک خیال ہی خیال سمجھتے ہین - اور ہم اسپر یقین لانے والے نہین ہین - اور جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اوسکی بدی اب اون پر کھل گئی - اور جس چیز کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اوسی نے اونھین آگھیرا - اور اون سے یہہ کہا جائیگا - آج ہم تمکو اوسی طرح بھلا دینگے جسطرح کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا - تمہارا ٹھکانا جہنم ہے - اور اب تمہارا کوئی مددگار نہین ہے یہہ اسلئے - کہ تم نے اللہ کی آیتون کو ٹھٹا بنا لیا تھا - اور زندگانی دنیا نے تمکو دھوکا دیا تھا - پس اوسدن نہ وہ اوس سے باہر جانے پائینگے - اور نہ اونسے اپنے رب کے راضی کرنیکی لئے خواہش کیجائیگی ۔	مَا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝			

نوٹ - اسکا ابتدائی حصہ قلمبندی اعمال جزء دوم سے بھی متعلق ہے - جسکو اوس مقام پر بھی نقل کیا گیا ہے ۔

ترجمہ	آیت			
اور صور پھونک دیا گیا - یہی دن ہے وعدۂ عذاب کا - اور ہر متنفس (عامی)	وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ وَجَاۗءَتْ	۳۰۲	ق	۴۰

قرآن	ترجمہ
كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ	اِس شان سے) آئیگا کہ اوسکے ساتھ
وَّشَهِيْدٌ ۝ لَقَدْ كُنْتَ	ایک تو اوسکو کھینچ لیجانے والا ہوگا۔
فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا	اور ایک گواہ ہوگا۔ (خدا فرمائیگا) اِسی
عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ	(دن) سے تو تو غفلت مین تھا۔ لے
الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ	اب ہم نے تیرا پردہ ہٹا دیا۔ آج تو تیری
قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ	نظر بڑی ہی تیز ہے۔ اوسکا مصاحب
عَتِيْدٌ ۝ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ	(گواہ) کہیگا۔ میرے پاس جو کچھ ہے یہ
كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝	(نامۂ اعمال) حاضر ہے (حکم ہوگا) تم
مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ	دونو جہنم مین جھونک دو ہر گمراہ سرکش
مُّرِيْبٍ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ	نیکیون سے روکنے والے۔ زیادتی
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ	کرنے والے۔ شک کرنے والے۔ خدا
فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ	کے ساتھ دوسرے کو بھی خدا ٹھہرانے
الشَّدِيْدِ ۝ قَالَ قَرِيْنُهٗ	والے کو۔ اِن سب کو تم دونو سخت عذاب
رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ	مین ڈالدو۔ اوسکا مصاحب (شیطان
وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ	جو ساتھی جکڑا ہوا ہوگا۔) عرض کریگا
بَعِيْدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا	کہ اے ہمارے پروردگار۔ مین نے تو
لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ	اوسکو سرکش نہین بنایا۔ لیکن یہ خود
اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ	ہی بڑی گمراہی مین تھا۔ (خدائے تعالیٰ
الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا	فرمائیگا بس) میرے حضور مین جھگڑا

			بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝	نکرو- مین تو تم کو پہلے ہی سے وعدۂ عذاب
			يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ	سُنا چکا تھا- میرے حضور مین بات بدلی
			هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ	نہین جاتی- اور نہ مین بندون کے حق
			هَلْ مِن مَّزِيدٍ ۝	مین ظلم کرنیوالا ہون- جس دن ہم جہنم
			وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ	سے کہینگے- آیا تو پورم پور بھر گیا- وہ
			لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝	عرض کریگا- آیا کچھ اور بھی ہے؟ اور جنت
				پرہیزگارونکی خاطر بہت ہی قریب کر دیجائیگی
۴۱	الطور	۱	فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ	اوسدن جھٹلانے والون کے لئے جو
			الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ	لغو باتون مین پڑے کھیلا کرتے ہین شامت
			يَلْعَبُونَ ۝ يَوْمَ يُدَعُّونَ	ہوگی- اور جس دن اونکو آتش جہنم کی طرف
			إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝	دھکّے پر دھکّے دیئے جائینگے- (اون سے
			هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي	کہا جائیگا-) یہہ وہی آگ تو ہے جسکو تم
			كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ	جھٹلایا کرتے تھے؟- کیا یہہ جادو ہے؟
			أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ	یا تم کو کچھ سوجھتی ہی نہین؟- اب اسمین
			لَا تُبْصِرُونَ ۝ اصْلَوْهَا	تم گھس جاؤ- پھر صبر کرو یا نہ کرو تمہارے
			فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا	لئے یکسان ہے- جو عمل تم کیا کرتے تھے
			سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا	یہہ بس اوسی کا بدلہ تمکو دیا جاتا ہے-
			تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	البتہ پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نعمتون مین
			إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ	جو جو کچھ اونکے پروردگار نے اونکو دیا ہوگا

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
			وَّنَعِيمٍ ۙ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ	اوسکی لذتین پاتے ہونگے۔ اون کا پروردگار انکو جہنم کے عذاب سے بچالیگا
۴۲	النجم	۳	وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۝ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ۝	اور یہہ کہ انسان کے لئے کچھ بھی نہین ہے سوائے اُسکے جتنی اُسنے کوشش کی ہو۔ اور یہہ کہ اوسکی کوشش آگے چلکر دیکھی جائیگی۔ پھر اوسکو اوسکا بدلہ پورم پور دیاجائیگا۔
۴۳	الرحمن	۳	هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝	کیا نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے کچھ اور ہوسکتا ہے ؟۔
۴۴	الواقعہ	۳	فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ ۝ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ الْيَمِينِ ۝ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝	پس اگر وہ مقربان بارگاہ سے ہے۔ تو (اوسکے لئے) راحت اور خوشبو اور نعمت والی جنت ہے۔ اگر وہ داہنے ہاتھ والون مین سے ہے۔ تو سلامتی ہے تیرے لئے اے داہنے ہاتھ والے۔ اور اگر وہ جھٹلانے والے اور گمراہون مین سے ہے۔ تو جھلستے پانی کی ضیافت ہے اور جہنم مین جھونکنا ہے۔ بیشک یہہ خبر بالکل صحیح اور یقینی ہے۔

نوٹ۔ داہنے ہاتھ والون سے مراد کے لئے دیکھو قدرۃ کاملہ کا ع ۸۶ مابعد۔ اور جزء دوم ع ۷ ماسبق۔

۴۵	التحریم	۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اے وہ لوگو جو نافرمان ہو گئے ہو۔ آج کے دن تم کوئی عذر نہ کرو۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ بس اوسیکا بدلہ تم کو دیا جاتا ہے
۴۶	المرسلٰت	۱	هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝	یہی وہ دن ہے کہ وہ (گنہگار مارے ہیبت کے) بول نہ سکینگے۔ اور نہ اونکو اسکی اجازت دیجائیگی کہ وہ کچھ عذر و معذرت کرین۔ اوس دن جھٹلانے والونکی بڑی شامت آئیگی۔ یہی تو فیصلہ کا دن ہے۔ آج ہم نے تمکو اور اگلے لوگون کو اکٹھا کرلیا ہے۔ اگر تم کو کوئی داؤ آتا ہو تو ہم پر اپنا داؤ کر چلو۔ اوس دن جھٹلانے والونکی بڑی شامت ہوگی۔ البتہ پرہیزگار لوگ سایون مین اور چشمون مین اور ایسے میوونمین (بسر کرتے) ہونگے جسکی وہ خواہش کرینگے۔
۴۷	والنزعٰت	۲	فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ	پھر جب بڑی مصیبت (قیامت) آجائیگی اوس دن انسان اپنے کئے کو یاد کریگا اور ہر اوس شخص کے لئے جو دیکھتا ہوگا جہنم نمایان

نمبر	سورۃ		آیات	ترجمہ
			الحیوۃ الدنیا ۝ فان الجحیم	کردیا جائیگا۔ پس جس نے سرکشی کی ہوگی۔ اور زندگانی
			ھی الماوی ۝ واما من	دنیا کو ترجیح دی ہوگی۔ تو یقیناً اوسکا ٹھکانا
			خاف مقام ربہ	دوزخ ہوگا۔ اور جو اپنے پروردگار کے حضور میں
			ونھی النفس عن الھوی	(جوابدہی کیلئے) کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو
			فان الجنۃ ھی الماوی ۝	خواہشات سے روکتا رہا ہوگا۔ تو یقیناً جنّت اوسکا ٹھکانا ہوگا
۴۸	الغاشیہ	۱	ان الینا ایابھم ثم	یقیناً ہماری ہی طرف ان سب کا آنا ہے۔ پھر
			ان علینا حسابھم ۝	ان سب کا حساب لینا ہمارا ہی کام ہے۔
۴۹	الزلزال	۱	یومئذ یصدر الناس	اوس دن لوگ مختلف حالتوں میں نکلینگے۔
			اشتاتا لیروا اعمالھم	تاکہ اونکے اعمال اونکو دکھلائے جائیں۔
			فمن یعمل مثقال ذرۃ	پس جس شخص نے ذرّہ بھر نیکی کی ہوگی۔ وہ
			خیرا یرہ ۝ ومن یعمل	اوسے دیکھ لیگا۔ اور جس نے ذرّہ بھر بدی
			مثقال ذرۃ شرا یرہ ۝	کی ہوگی وہ اوسے دیکھ لیگا۔
۵۰	القارعہ	۱	فاما من ثقلت موازینہ	پس جس کی (نیکیوں) کی تول بھاری
			فھو فی عیشۃ راضیۃ ۝	اوترےگی۔ وہ تو خاطر خواہ عیش میں ہوگا۔
			واما من خفت موازینہ	اور جس (کے اعمال نیک) کی تول ہلکی ہوگی
			فامہ ھاویۃ ۝ وما	اوسکی (آغوش) مادر ھاویہ ہوگی۔ (اے
			ادرٰک ما ھیہ ۝	پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ ھاویہ ہے کیا چیز؟۔
			نار حامیۃ ۝	وہ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

جزءِ چہارم۔ قُدْرَۃِ کامِلَہ

جزءِ اوّل و دوم و سوم صاف و صریح آیات ہین۔ زیادہ بحث کی اونمین حاجت نہین تھی۔ حصۂ چہارم ہی بہت زیادہ غور طلب ہے۔ کیونکہ کم فہم لوگ خطا و اور گناہ پسند طبیعتین حیلتاً انھین آیات مین تعمیمی معنے پیدا کرکے اسکی کوشش کرتے ہین کہ اینچ کھینچ کر یہ نتیجہ نکالین کہ انسان کے افعال بھی بحکمِ الٰہی صادر ہوتے ہین۔ اِس مادّہ مین میری وُسعتِ نظر کی حدتک جتنی آیات قرآنِ شریف مین ہین۔ اون کل کو مین نے مُنتخب کرلیا ہے۔ اور مضمون کے اعتبار سے چند چند کا ایک ایک بالکل علیحدہ جزء قرار دیکر ایک تدریجی سلسلہ اپنی بحث کا قائم کردیا ہے۔ اِس خاص مادہ قُدْرَۃِ کامِلَہ سے متعلق آیات کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے۔ اور اِسی حصہ کی آیتون کے متعلق مین نے بہ امدادِ ایزدپاک ہر آیتہ کے ذیلی نوٹ مین بحدِ استعدادِ خود بحث کی ہے۔ اور اِس امر کے ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ جو اُمور خارج از قدرت و اختیارِ انسانی ہین وہ تابعِ مشیّت ہین۔ اون کا اندراج ازل سے لوحِ محفوظ مین ہے۔ اور جن اُمور مین فاعلِ مختار خود انسان ہے۔ بفورِ وقوع انکا اندراج بھی ہوجایا کرتا ہے۔ یہہ ثابت کیا ہے کہ رحمن کی حیثیت سے خدائے تعالیٰ نے یومِ میثاق ہدایت فرمادی۔ اوسی حیثیت سے خدائے پاک نبی رسول بھیج بھیجکر اوسی ہدایت کو یاد دلاتا رہا ہے۔ اور پھر اپنی خاص اور بے انتہا عنایت سے بذریعہ کانشنس بھی انسان کے دمِ واپسین تک متنبّہ کرتا رہتا ہے۔ کیونکہ فرمایا ہے کہ وہ نفسِ انسانی سے بہ نسبت حَبْلُ الْوَرِیْد کے بھی۔ جو جزءِ جسم

انسان ہے - قریب تر ہے - اور ہر وقت اور ہر لحہ تنبیہ متعلق افعال کے کرتا رہتا ہے - اسکے بعد رحیم کی حیثیت سے وہ اوسیوقت اور اوسی صورت مین مزید ہدایت فرمائیگا - جبکہ انسان اپنے عمل سے - یعنے کم از کم باستعمال صائب اپنی عقل کے رجوع بہ الٰہی کرنے سے - برجحان بہ صلاح سے - خود کو اسکا مستحق ثابت کرے - اِس حصّہ مین بعض آیات کسیقدر طویل بھی نقل ہوی ہین - یہہ اِس وجہ سے کہ کسی خاص حصّہ آیت کا صحیح منشا دریافت کرنیکے لئے سیاقِ کلامِ ربّانی کا بھی لحاظ کرنا لازمی امر ہے - جب اوسکو پورا پڑہا اور سمجہا جائے تو منشاء الٰہی صاف ہوجاتا ہے -

ترجمہ	آیات	آیت	سورۃ	نمبر
جو کافر ہو چکے - اونکے لئے یکسان ہے - خواہ تم اونکو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ - وہ تو ایمان نہ لائینگے - اونکے دلون اور کانون پر خدا نے مُہر کردی ہے - اور اونکی آنکھون پر پردہ پڑا ہوا ہے - اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے -	اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ ءَاَنْذَرْتَہُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ ؕ وَعَلٰٓی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ ز وَّلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝	۱	البقرہ	۱

نوٹ - سائل کہینگے کہ جب خدا نے خود نصیحت نا شنوا اندہا بہرہ کردیا تو پھر عذاب کیون کرنے لگا - اِسکا جواب یہہ ہے کہ اوّل تو بات ایمان کی ہے - بے ایمان کی بخشایش نہین

ہوتی۔ دنیاوی اعمالِ انسانی سے متعلق یہ آیت نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ انسان کو اوس کے خلق کرنے کے ساتھ ہی ساتھ ہدایتِ ایمان ہو چکی۔ کیونکہ عقل و ادراک و اختیارِ عمل اوسکو پہلے سے عطا ہو چکا ہے۔ بہرحال اگر ہدایت کی طرف التفات نہیں کیا اور کافر ہو چکا۔ تو ایسے کو نصیحت و ہدایت بیکار ہے۔

یاد رکھو کہ انسان سے اللہ دو بات چاہتا ہے۔ ایک ایمان۔ دوسرے عمل صالح۔ فقط ایمان کافی نہیں ہوتا۔ عمل صالح بھی کرے۔ تو انسان تعمیل کیا اللہ کے حکم کی کریگا۔ یہ آیت ایمان سے متعلق ہے۔ (دیکھو جزو اول صفحہ [illegible] اور جزو سوم صفحہ ۲۳)۔

قرآن	ترجمہ
إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيٓ أَنْ	بیشک اللہ کو مچھر تک کی مثل بیان کرنے
يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً	مین کوئی شرم نہین ہے۔ اوس سے کسی
فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَأَمَّا الَّذِيْنَ	بڑے جانور کی۔ اب جو ایمان لانیوالے
اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ الْحَقُّ	ہین۔ وہ تو جانتے ہی ہین کہ خدا کی طرف سے
مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَأَمَّا الَّذِيْنَ	یہہ حق ہے۔ رہے کفار۔ وہ یہہ کہدیتے
كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ	ہین کہ اس مثل سے خدا نے مقصد ہی کیا
أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ	لیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ ایسی ہی مثال سے
يُضِلُّ بِهِ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ	بکثیرون کو ہدایت کر دیتا ہے۔ اور بکثیرون
بِهِ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ	سے توفیق ہدایت سلب کرلیتا ہے۔ مگر
بِهٖٓ إِلَّا الْفَاسِقِيْنَ ۙ	توفیق ہدایت صرف فاسقون سے سلب
الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ	کرتا ہے۔ جو خدا سے عہد و پیمان کرکے پھر
مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ص	اوسے توڑ دیتے ہین۔ اور جن چیزون

البقرۃ ۲ ۳

			آیت	ترجمہ
			وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	کے وصل کا خدا نے حکم دیا تھا - اونہین فصل کردیتے ہین - اور زمین مین فساد کرتے ہین - یہہ لوگ نقصان مین رہنے والے ہین

نوٹ - اسمین بھی غور کرو تو مومن اور کافر کے ایمان اور بے ایمانی کا مقابلہ کیا گیا ہے - اور فرماتا ہے کہ با ایمان کی ہدایت ہوتی ہے - اور بے ایمان کی نہین - پھر صاف فرماتا ہے کہ ہدایت صرف اونھین کی نہین ہوتی کہ جو فاسق ہین - اسلئے کہ اونھون نے ایمان بلکہ رجحان بہ ایمان تک کو ترک کردیا - اور ابتدائی اقرار اطاعت سے منحرف ہوگئے - یہہ بھی ایمان سے متعلق ہے - عمل صالح سے نہین - یہہ سب ہوکر جب کوئی اللہ کی طرف رجوع ہی نہین کرتا ہے - تو ہدایت کسکو کیجاسے ؟

۳	البقرہ	۱۲	وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ	حالانکہ بغیر حکم خدا وہ اوس سے کسی کو نقصان نہین پہونچا سکتے تھے -

نوٹ - یہہ آیتہ قصۂ ہاروت و ماروت سے متعلق ہے - اوس زمانہ مین جادو وغیرہ ڈھکوسلے زیادہ جاری ہوگئے تھے - اون دونو فرشتون کو خدا نے زمین پر بھیجا - اوس وقت کے نبی نے انکو کہا کہ لوگون کو جادو دفع کرنے کا طریقہ سکھادین - مگر جادو خود کرنے سے منع کرین - لوگون کو ان فرشتون نے جتلا دیا - اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ یعنے سمجھو کہ ہم آزمایش ہین اور تم نافرمانی نہ کرو " اس جتلانے کے بعد بھی جب لوگون نے جادو کو دفع کرنا سیکھا تو لامحالہ جادو کا طریقہ معلوم ہوگیا - پس وہ خود جادو سے فساد کرنے لگے - تو خدا تعالیٰ اس آیتہ کے ذریعہ معلوم کراتا ہے - کہ تم کچھ ہی کرلو - مگر بلا

حکم خدا کے تحت کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جادو کی وجہ سے اثر خارجی اسباب غیر معلوم سے پیدا ہوتا۔ جسکی نسبت عوام سمجھتے کہ خدا نے یا انھوں نے ایسا کیا۔ اسکو زائل کرنا خدا کے لئے لازم تھا۔ اسلئے ایسا فرمایا۔ ہماری بحث سے اسکا تعلق نہیں ہے۔

۴	البقرۃ	۱۷	قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○	کہدو کہ مشرق اور مغرب خدا کے ہیں وہ جسے چاہے راہ راست کی ہدایت فرمادے۔

نوٹ۔ بیت المقدس سے پلٹ کر جبکہ کعبہ کو قبلہ کرنیکا حکم ہوا۔ اوسوقت یہودیوں نے اعتراض کیا تھا۔ سویہ اوسکا جواب ہے۔ امورِ ایمان مین بہترین طریقہ خدا انسان کو دکھاتا ہے اوس پر عمل کرنا اسکا کام ہے۔ ورنہ وہ بے ایمان ہوا۔ یہہ آیتہ بھی امر ایمانی سے متعلق ہے۔ نکہ فعل صالح دُنیوی سے۔

۵	البقرۃ	۳۳	وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ○	اور اگر خدا کو منظور ہوتا۔ تو وہ لوگ بعد اسکے کہ اونکے پاس کھلی دلیلیں آچکی تھین اون پیغمبرون کے بعد نہ لڑتے۔ لیکن اونھون نے اختلاف کیا۔ پھر اونمین کوئی تو ایمان لایا۔ اور کوئی انمین سے کافر ہوگیا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے۔ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

نوٹ۔ یہہ بھی انسان کے ایمان سے متعلق ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے ارادہ اور مشیت سے انسان کو پیدا کیا۔ ایمان اوسکو سکھایا۔ اسکا اقرار اُس سے لیا۔ بدعہد کی رہنمائی کیسی؟

٦	آل عمران	۲۶	قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○	کہدو کہ اے اللہ۔ اے سلطنت کے مالک۔ تو جسکو چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تو عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تو ذلت دیتا ہے تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔

نوٹ:- یہ آیت بتاتی ہے کہ دنیا میں خداتعالیٰ کی تقسیم ملک کی قدرت میں ہے۔ اعمال انسانی سے متعلق نہیں ہے۔

٧	آل عمران	۱۴۵	وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوْتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ط	اور کوئی شخص بغیر خدا کے حکم کے جو لکھا ہوا اور مقرر کیا ہوا ہے۔ نہیں مر سکتا۔

نوٹ:- موت وحیات کا مقرر ہونا عمل انسانی سے متعلق نہیں ہے۔

٨	آل عمران	۱۵۴	قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط يُخْفُوْنَ فِيْ أَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ط يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ	تم کہدو کہ یہ معاملہ پورا خدا کے ہاتھ ہے۔ وہ اپنے دلوں میں کچھ چھپا رہے ہیں۔ جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں کہ اس معاملہ میں اگر ہمارا کچھ اختیار ہوتا تو ہم اس جگہ قتل نہ کئے جاتے۔ تم کہدو کہ

نمبر	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ	اگر تم اپنے گھرون مین بھی ہوتے۔ تو بھی جنکے لئے قتل لکھا جاچکا تھا۔ وہ اپنے مقتل مین ضرور نکل آتے۔ اور یہہ اسلئے کہ خدا تمہارے دلونکی باتونکو آزمالے۔ اور جو تمہارے دلونمین ہے۔ اوسکو جانچ لے اور اللہ دلونکی حالت سے آگاہ ہے۔

نوٹ۔ جنگ اُحد ایک بڑے معرکہ کی جنگ تھی۔ مُسلمانون کا ایمان ڈانوا ڈول ہوگیا تھا۔ کہتے تھے کہ اگر ہمارا چلتا تو ہم نہ اِس جنگ مین شریک رہتے نہ قتل ہوتے۔ اور سوائے معدودے چند کے سب بھاگ کھڑے ہوے تھے۔ اوسوقت یہہ آیتہ نازل ہوی۔ کہ تم اپنے گھرون مین ہوتے بھی تو کیا ہوتا۔ اجل آتی تو آنا ہی پڑتا۔ موت اور جس قسم کی موت ہو۔ اللہ کے حکم سے آتی ہے۔ فرشتون سے خدا نے مدد فرمائی۔ اور رسول کو فتح نصیب ہوی۔ یہہ بھی عمل ارادی انسان سے متعلق نہین ہے۔

نمبر	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
٩	النساء	١١	وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ	اگر انکو بھلائی کچھ پہونچتی ہے۔ تو کہدیتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اگر انکو کچھ برائی پہونچتی ہے۔ تو کہدیتے ہین کہ تمہاری طرف سے ہے (یعنے تمہاری وجہ سے ہے۔) تم کہدو۔ کہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ان لوگون کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ اتنی سی بات بھی نہین سمجھتے۔؟

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۝	———

نوٹ - خارجی مصائب و نعمات سے متعلق ہے - ارادہ و عمل انسان سے متعلق نہین ہے -

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱۰	الانعام	۱	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۚ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ ۖ ثُمَّ أَنتُمْ تَمْتَرُونَ ۝	وہ وہی ہے جسنے تم کو مٹی سے پیدا کیا - پھر اوسنے ایک مدت مقرر کی - اور مقرر کی ہوی مدت اوسی کے علم مین ہے - پھر بھی تم شک کرتے ہو -

نوٹ - اسمین ذکر ہے انسان کے خلق کیے جانیکا - اور اوسکی موت حیات کا وقت مقرر ہونیکا - جسمین انسانی کچھ دخل نہین ہو سکتا -

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱۱	الانعام	۲	وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝	اللہ تم کو کوئی تکلیف پھونچاے - تو اوسکے سوا کوئی اُسکا دفع کرنے والا نہین ہے - اور اگر وہ تمکو کوئی خیر و خوبی پھونچاے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے -

نوٹ - اِس سے عمل انسان کو کوئی تعلق نہین ہے -

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۱۲	الانعام	۳	وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ	اور انمین سے بعض ایسے بھی ہین جو تمہاری طرف (بظاہر) کان لگاے رہتے ہین - حالانکہ ہم نے اونکے دلون پر پردے ڈالدیے ہین کہ وہ اوسے نہ سمجھین - اور انکے کانون مین گرانی قرار دیدی ہے - اور اگر چہ وہ ہر ایک

		لَا یُؤْمِنُوْا بِھَا ط	مُعجزہ دیکھ لینگے۔تب بھی اوسپر ایمان نہ لائنگے۔

نوٹ۔ چونکہ وہ لوگ دل سے بے ایمان ہین۔ بظاہر ڈھونگ سے رسول کا کلام سُنتے ہین۔ چونکہ ایسون کے سامنے کتنے ہی معجزے ہون۔ مگر یہہ تو ایمان لائے ہین نہ لائینگے۔ اسلئے اِنکی عقلون اور سماعتون پر پردہ ڈالدیا گیا۔ کیونکہ اِنکے لئے عذاب ہی مناسب ہے۔ پہلے رجوع بحق ہوکر مستحق ہدایت بنو تو ہدایت ملیگی۔

۱۳	الانعام	۴	وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۵	اور اگر اِن کا رُوگردان ہونا تم کو گران گزرتا ہے۔ تو اگر تم سے ہوسکتا ہے تو زمین مین کوئی سوراخ تلاش کرو۔ یا آسمان پر کوئی سیڑہی (لگاکر چڑہ جاؤ) کہ اونکو کوئی نشانی لادو۔ اور اللہ چاہتا تو اونکو ہدایت پر (جبراً) آمادہ کرتا۔ پس تم جاہلون مین سے ہرگز نہ ہونا۔

نوٹ۔ اِسکی شان نزول یہہ ہے کہ آنحضرتؐ کی بیحد خواہش تھی کہ حرث ابن نوفل بن عبدمناف مسلمان ہوجاے۔ مگر وہ شقی تھا۔ ایمان نہ لایا۔ آنحضرتؐ پر یہہ حال گران گزرا۔ تو اللہ فرماتا ہے کہ فکر کا موقع نہین ہے۔ حرث مذکور شقی ہے۔ دوزخ اوسکا مقام ہے۔ یون اگر اللہ چاہتا تو سب کو مسلمان کیا معنے پیغمبر اور فرشتہ ہی نہ بنادیتا۔ مگر اللہ کو تو آزمانا ہے اِنسان کو۔ پس یہہ بھی ایمان سے متعلق ہے نہ کہ عمل صالح دُنیوی سے۔

۱۴	الانعام	۷	وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰىكُم بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضٰىٓ اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	اور وہ خدا ہی ہے جو رات کو تمہاری روح قبض کر لیتا ہے - اور دن مین جو کام تم کر چکے ہو اوسے بھی وہ جانتا ہے - پھر تم کو اوسی مین اوٹھا بٹھاتا ہے - کہ مقرر کیا ہوا وقت پورا ہو جائے - پھر تمہاری بازگشت اوسکے حضور مین ہوگی - پھر جو کچھ تم کیا کرتے تھے اوس سے تمکو آگاہ کر دیگا -

نوٹ - ظاہر ہے کہ یہ آیتہ یہ بتاتی ہے کہ روز آخرت مین انسان کو اوسکے اعمال معلوم کراکے اوس سے محاسبہ کیا جائیگا - جو ہمارے مفید مطلب ہے - اور یہ بھی معلوم کراتا ہے - کہ روز کا سونا بھی گویا موت ہے - صبح کی بیداری گویا نئی زیست ہے - اسی طرح اصلی موت کے خواب طویل کے بعد روز محشر سب اوٹھ کھڑے ہونگے -

۱۵	الانعام	۱۵	فَمَن يُّرِدِ اللّٰهُ اَن يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَن يُّرِدْ اَن يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۚ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ	جسکی نسبت اللہ یہ چاہتا ہے کہ اوسے ہدایت کرے - تو اوسکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیتا ہے - اور جسکی نسبت یہ چاہتا ہے کہ اوس سے توفیق ہدایت سلب کرلے - تو اوسکے سینہ کو تنگ ٹھونس دیتا ہے - گویا کہ وہ آسمان کو چڑھا چلا جاتا ہے - اسیطرح اون لوگون پر جو ایمان نہین رکھتے

			لا یُؤمِنُونَ ○	ہمین کفر و شرک کی گندیگی طاری کردیتا ہے

نوٹ - اسمین اخیر حصّہ قابلِ غور ہے - یعنے جو لوگ ایمان نہین رکھتے اونکو یہ صورت نصیب ہوتی ہے - اور جنکا رُجحان ایمان کی طرف ہے - تو اوسکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیا جاتا ہے - یہ ہمارے مُفید ہے -

نمبر	سورہ	آیت		ترجمہ
۱۶	الانعام	۱۸	سَیَقُولُ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا	عنقریب مُشرک یہ کہینگے کہ اگر اللہ چاہتا
			لَوْ شَآءَ اللّٰہُ مَآ اَشْرَکْنَا	تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا
			وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا	اور نہ ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے اِن سے
			مِنْ شَیْءٍ ط کَذٰلِکَ	پہلے لوگ بھی اسیطرح جُھٹلایا کرتے تھے
			کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ	یہانتک کہ اونھون نے ہمارے عذاب
			حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا ط	کا مزہ چکھا - تم اون سے کہدو کہ تمہارے
			قُلْ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ عِلْمٍ	پاس کوئی علم ہے تو تم ہمین نکال کر دکھاؤ
			فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ	تم تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہو -
			تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ	اور فقط اٹکل پچو باتین بناتے ہو -
			وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ	تم کہدو کہ سب سے بڑی ہوی حجت
			قُلْ فَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ ج	خدا کی ہے - پس اگر وہ چاہتا تو
			فَلَوْ شَآءَ لَھَدٰىکُمْ	تم سب کو خود بھی ہدایت
			اَجْمَعِیْنَ ○	کر دیتا -

نوٹ - تیر بہدف جواب ہے مُعترض کا - یعنے یہ کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم گناہ ہی نہ کرتے - یا یہ کہ اگر اللہ چاہتا تھا تو جو کچھ ہم کرتے وہ گناہ نہ ہوتا - ہوش سنبھالو - اِختیارِ عمل

تو خود رکھتے ہو۔ پھر کیسی حماقت کی باتین کرتے ہو۔ کیا سبکو خدا فرشتہ اور پیغمبر بنا دیتا۔ پھر تلقین کسکی ہوتی۔

۱۷	الاعراف	۴	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا	اور انسے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ کے ذمہ جھوٹ بہتان باندہے۔ یا اوسکی آیتون کو جھٹلائے۔ یہی وہ ہین جنکا لکھا ہوا حصّہ اونکو پہونچیگا۔ یہانتک کہ جس وقت ہمارے بھیجے ہوے (یعنے فرشتے ملک الموت اور منکر ونکیر) انکا فیصلہ کرینگے۔ اون سے کھینگے کہ اللہ کے سواے تم جنکو پکارا کرتے تھے۔ وہ اب کہان ہین۔ تو وہ کھینگے کہ وہ تو ہم سے غائب ہوگئے۔ اور اپنی ذات کی نسبت شہادت دینگے۔ کہ ہم بیشک کافر تھے (خدا تعالی) فرمائیگا۔ کہ تم بھی اونہی اُمتون مین داخل ہو جاؤ جو جنّون اور آدمیون مین تم سے پہلے آتشِ جہنّم مین جاچکین جس وقت کوئی گروہ داخل ہوگا۔ وہ اپنے ہم جنس گروہ کو لعنت کریگا۔ یہانتک کہ جب سب اوسمین جمع ہو جائینگے۔ تو پچھلے

نمبر	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
			قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۗ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝	پہلون کی نسبت یہ عرض کرینگے۔ کہ اے ہمارے پروردگار۔ ہم کو تو انہون نے گمراہ کیا۔ پس انکو آتش جہنم کا دوگنا عذاب دے۔ (خدائیتعالیٰ) فرمائیگا کہ ہر ایک کے لئے دوگنا لو۔ ولیکن تم تو سمجھتے ہی نہین

نوٹ۔ بے ایمانون کے متعلق لوح محفوظ مین جیسا کچھ لکھا ہوگا۔ ویسا عذاب ہوگا۔ یہ بھی ایمان سے متعلق ہے۔ دُنیوی اعمال انسانی سے متعلق نہین ہے۔

نمبر	سورہ	آیت	متن	ترجمہ
۱۸	الاعراف	۲۲	مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِىْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝	جسے خدا ہدایت دے۔ پس وہی ہدایت یافتہ ہے۔ اور جس سے وہ توفیق ہدایت سلب کر لے۔ پس نقصان اوٹھانے والے وہی ہین۔ اور ہم نے جنون اور آدمیون مین سے بہت سون کو جہنم ہی کے لئے بنایا ہے۔ اونکے دل موجود ہین لیکن سمجھتے نہین۔ اور انکی آنکھین ہین جن سے دیکھتے نہین۔ اور اُن کے کان ہین جن سے سُنتے نہین۔ وہ تو چوپایون کے مانند بلکہ اون سے بھی بدتر ہین۔ وہی لوگ تو غافل ہین۔

نوٹ - دل و دماغ آنکھیں اور کان ہوتے ہوئے - خدا کا ابتدائی حکم اور رسولوں کی بار بار کی ہدایات کو جو نہ سمجھیں نہ دیکھیں نہ سنیں - توپھر اب ایسوں کے لئے سبیل اصلاح کچھ نہیں ہو سکتی - یہ تو دوزخ ہی کے عذاب کے سزاوار ہیں - اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے -

۱۹	الاعراف	۲۳	مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝	جس سے خدا توفیق ہدایت سلب کرلے - پس اوسکا کوئی رہبر نہیں - اور وہ اونکو اونکی سرکشی مین چھوڑ دیتا ہے - کہ سرگردان رہیں

نوٹ - اِسکے لئے کسی صراحت کی بھی ضرورت نہین ہے - کیونکہ ظاہر ہے کہ سرکشی کی وجہ سے وہ بلا ہدایت چھوڑ دیئے گئے - یہ ہمارے دعوے کی تائید ہے -

۲۰	الانفال	۲	فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاۗءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	پس تم نے اونکو قتل نہین کیا تھا - بلکہ اللہ نے اونکو قتل کیا تھا - اور جسوقت تم نے اونکی طرف (مٹی) پھینکی تھی - وہ تم نے نہین پھینکی تھی - بلکہ اللہ نے پھینکی تھی - اور یہ اسلئے کہ اللہ اوسکے ذریعہ سے مومنین کی اچھی طرح آزمایش کرے - بیشک اللہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے

نوٹ - جنگِ بدر کے موقع پر یہ آیتہ نازل ہوی - لوگ شیخیاں کرنے لگے تھے اپنی اپنی بہادری پر - تو فرماتا ہے کہ جو کچھ نتیجہ فتح کا ہوا وہ اللہ کی طرف سے ہوا - ہمارے مطلب سے غیر متعلق ہے -

۲۱	الانفال	۳	وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا	اور اگر اللہ کو علم ہوتا کہ ان لوگوں میں کچھ بھی

ترجمہ	آیت			
خیر و خوبی ہے۔ تو اونکو (ہدایت) سناتا۔	لَاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ			
اور اگر سناتا تو ضرور رُو گردان ہو کر اُلٹے جاتے۔	لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝			
اے ایمان والو الله اور رسول کا حکم مانو جب رسول الله تم کو ایسے کام	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا			
کی طرف بلائیں جسمیں تمہاری زندگی ہے۔ تو	اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ			
الله کا اور اسکے رسول کا حکم مان لو۔ اور یہ	اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ			
جان لو کہ ضرور الله آدمی کے اور اس کے دل کے	وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ			
مابین (حق و باطل کی تفہیم کے لئے) حائل ہو	بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ			
جاتا ہے اور یہ بھی جان لو کہ تم سب اوسکے حضور	وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝			
میں جمع کئے جاؤ گے۔				

نوٹ۔ نوٹ ہائے ماسبق کی تصریح خدائے تعالیٰ خود اسمیں فرماتا ہے کہ الله اگر ایسے لوگوں کی ہدایت کرے بھی تو وہ روگردانی ضرور کرنے والے ہیں۔ پر انہیں دل میں تو بھر حال حق و باطل کا فرق سمجھا ہی دیتا ہے۔ اس سے کانشنس یعنے ضمیر کی طرف اشارہ ہے۔ خدا فرماتا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْكُمْ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ (ترجمہ) ہم تم سے بہ نسبت شہ رگ کے بھی زیادہ قریب ہیں ۔ یعنے ہر لمحہ ہماری تنبیہ سے خالی نہیں ہے۔ ہر کام میں یہی ہوا کرتا ہے۔

ترجمہ	آیت			
(اوسوقت کو یاد کرو) جبکہ تم نزدیک کی گھاٹی	اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا	۵	الانفال	۲۲
میں تھے۔ اور وہ (ابوجہل والی جماعت) پرے کی گھاٹی	وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى			
سے پرے اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا۔ اور اگر	وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ			
تم ایک دوسرے سے جھگڑا کر لیتے تو وقت میں	وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ			

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ	سے تم ضرور اختلاف کرتے۔ لیکن (تم کو یکایک ایک دوسرے کے مقابل کرادیا) تاکہ جو ہونیوالا تھا اوسکو اللہ پورا کردے۔

نوٹ۔ جنگِ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ یہ جنگ بلا منصوبۂ ما تقدم واقع ہوگئی۔ ابوجہل مع لشکرِ کفارِ مکہ اور لشکرِ مسلمانان کی اتفاقی طور پر یکایک مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ اللہ فرماتا ہے کہ خدا کا منشا یہ تھا کہ جو ہونا ہے ہو کر رہے۔ تو ایسے اسباب جمع کر دیے۔ اپنی قدرتِ کاملہ سے۔ ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے امر ارادی انسانی سے ہم کو بحث ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۲۳	الانفال	۸	وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝	اور اگر وہ تمھین دھوکا دینا چاہینگے۔ اللہ تمہارے لیے کافی ہے۔ وہ وہی ہے جس نے اپنی امداد سے اور مومنین کے ذریعہ سے تمہاری تائید کی تھی۔ اور اِنکے دلونمین الفت پیدا کردی تھی۔ اگر زمین مین جو کچھ ہے تم سب ہی خرچ کر دیتے تو اونکے دلونمین الفت نہ پیدا کر سکتے۔ لیکن اللہ نے اونکے دلونمین الفت پیدا کردی۔ بیشک وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

نوٹ۔ اسمین اسکا اشارہ ہے کہ خدا نے اپنے منشا، اور اپنی قدرتِ کاملہ سے دو انصاری قبیلہ اوس اور خزرج مین جنمین زمانۂ قدیم سے عداوت چلی آتی تھی۔

باہم اُلفت پیدا کردی۔ یہہ ہماری بحث سے متعلق نہین ہے۔

۲۴	التوبة	۱۲	رَضُوْا بِاَنْ یَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○	(مالدار لوگ) اِسپر راضی ہوگئے ہین کہ عورتون کے ساتھ رہین۔ اور اللہ نے اونکے دلون پر مُہر لگادی ہے۔ پس وہ کچھ نہین جانتے۔

نوٹ۔ غزوۂ تبوک کی طرف اشارہ ہے۔ اوس جنگ کے اہتمام مین سچے مومن باوصفیکہ اونکو سواری ولباس وغیرہ کی اِستطاعت نہین تھی۔ رو رو کر شریکِ جنگ ہونا چاہتے تھے۔ حالانکہ ایسون کو شرکتِ جنگ سے خدا نے معذور رکھا ہے۔ مگر مالدار منافق لوگ اپنے گھرون مین اپنی عورتون کے ساتھ مزے کرتے رہنا چاہتے تھے۔ پس ایسے بدنژاد لوگون کے کُفر بھرے دلون سے خدا نے اپنی توفیق ہدایت اوٹھالی۔ ہدایت پر عمل کرنیکی توفیق اوسیکو ہوگی جو دل سے اوسکو چاہے بھی۔ جب اِرادہ ہی بُرا ہو۔ تو توفیق ہدایت کا موقع کیا رہا؟۔

۲۵	یُونُس	۱	اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ	بیشک تمہارا پروردگار وہی خدا ہے۔ جِسنے آسمانون کو اور زمین کو چھہ دن مین بنایا۔ پھر (اوسکا حکم) عرش پر غالب آیا۔ (اور وہی) معاملات کا بندوبست کرتا ہے۔

نوٹ۔ یہہ تو صاف مشیتِ ایزدی ہے۔ اِس مین انسانی عمل کا دخل ہی نہین ہوسکتا۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۶	یونس	۵	وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝	اور انمین سے بعض ایسے ہین جو تمہاری باتین (بظاہر) خوب غور سے سُنتے ہین - کیا تم بہرون کو سنا سکتے ہو - جس حال مین کہ وہ عقل ہی نہین رکھتے ؟ اور انمین سے کوئی کوئی ایسا بھی ہے - جو تمہاری طرف گھور گھور کر دیکھتا ہے - کیا تم اندھون کو راستہ بتا سکتے ہو جس حال مین کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ بھی نہین رکھتے ؟ - بالتحقیق اللہ آدمیون پر ذرا بھی ظلم نہین کرتا - بلکہ آدمی خود اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین -

نوٹ‌ - نصیحت پذیری کے لئے کوئی آنکھ کان ہی نہین رکھتا - اور اسکی طرف توجہ اور ارادہ ہی نہین کرتا - تو وہ اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے - پس چھوڑ دو اوسکو اوسکی شامت پر - اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے - ہدایتِ الٰہی سے ماتقدم اوس کے لئے اِستحقاق پیدا کرنا ہے - یعنے اپنے اعمال اور رجوعِ قلبی سے - اِستحقاق نہ ہو تو حق کیونکر لیتے - (مقابلہ کرو ۱۲ ماسبق) -

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۷	یونس	۵	قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ	تم کہدو کہ بجز اوسقدر کے کہ خدا کو منظور ہے - مین تو اپنی ذات کے لئے نہ ضرر کا مالک ہون نہ نفع کا - ہر اُمّت کے لئے ایک وقت مقرر ہے - جب اونکا مقررہ وقت

			أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ	آجاتا ہے۔ تو نہ وہ ایک ساعت تاخیر کر سکتے نہ پیش قدمی۔

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ نفع و ضرر انسان پر واقع ہونیوالی حالتین ہین۔ اپنی قوت ارادی سے انسان انکا باعث نہین ہو سکتا۔ موت حیات اور ہر امر زندگی کا ایک وقت خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ اوسی اعتبار سے ہر امر واقع ہوگا۔ یہ آیتہ بھی ہمارے مطلب سے متعلق نہین ہے۔

۲۸	یونس	۱۰	إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ	بیشک وہ لوگ جن پر تمہارے رب کا کلمہ (کفر کی موت اور عذاب دوزخ کا) ثابت ہوگیا ایمان نہ لائینگے۔ جب تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لین۔ گو اونکے پاس ہر نشانی آجائے۔ پس کوئی بستی ایسی نہین ہوئی کہ وہ عذاب کو دیکھ کر ایمان لائی ہو تو اوسکو اوس کے ایمان نے نفع دیا ہو۔ سوائے قوم یونس کے۔ کہ وہ جس وقت ایمان لائے ہم نے زندگانی دنیا مین رسوائی کا عذاب اون سے ہٹا دیا اور پھر ایک مدت تک اونکو آباد رکھا۔ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو زمین مین جتنے ہین سب کے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا تم لوگون کو اس بات پر مجبور کرو گے

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝	کہ وہ مومن ہوجائین ؟ - حالانکہ کوئی شخص بغیر اذن خدا کے ایمان نہین لاتا - اور وہ (کفر و شرک کی) گندگی کو اونھین لوگون پر مسلّط کر دیتا ہے جن مین عقل نہین ۔

نوٹ - یہ آیتہ دلچسپ بھی ہے - دلفریب بھی ہے - دل افروز بھی ہے - دلنواز بھی ہے - اور ہمارا مطلب بھی حل کرتی ہے - شانِ نزول یہ ہے کہ مسلمانون نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ جیسے جیسے فتح ہوتی جاے - جبراً مفتوحون کو مسلمان کیون نہین کرلیا جاتا ؟ - حضرت نے فرمایا - ایسی بدعت مین نہین کرنا چاہتا - اور اوسی وقت یہ آیتہ نازل ہوی - جس کا ترجمہ ہے کہ "اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو زمین مین جتنے ہین سب کے سب ایمان لے آتے" گویا سب کو پیغمبر بنا دیتا - سب کو فرشتہ بنا دیتا - ایسی کیفیت تو عالم ملکوت مین تھی ہی - کہ گناہ کرنا تو وہ جانتے ہی نہین - فرشتون کی خلقت مین خدا نے عقل کو بغیر شہوت یعنے خواہشاتِ نفسانی کے ترکیب دیا ہے - اور اولادِ آدم کی طینت مین دونو چیزون کو رکھا ہے - اور منشاءِ الٰہی یہ ہے کہ اِسی دوضربی حیثیت مین امتحان لے - کیا خوب فرمادیا سعدی علیہ الرحمہ نے - "آدمی زادہ طرفہ معجون است ؛ کز فرشتہ سرشتہ وز حیوان + گر کند میل این (یعنے حیوان) شود کم ازین ؛ ور کند قصد آن (یعنے فرشتہ) شود بہ ازان" (دیکھو صفحہ ۱۸ ماسبق) اللہ تعالیٰ کا منشا صاف ہے - اگر کوئی ایمان جو عقلِ سلیم غور کرے - یعنے انسان کو مضطر اور مجبور کر کے ایمان

دلایا جاتا تو ثواب اور تحسین کا وہ انسان کیونکر مستحق ہوسکتا ؟ - اس سبب سے اللہ کی مشیئت اوسکی خواہش یہہ ہے کہ انسان ایمان لاے تو اپنے اختیار سے لاے ورنہ کافر بنے - اور مرضی اللہ کی یہہ ہے یعنے اس بات سے اللہ راضی او خوش ہوتا ہے کہ انسان اس امتحان مین کامیاب نکلے - اور اپنے اختیار ہی سے ایمان لاے - اور عمل صالح بھی کرے - اسیوجہ سے فرماتا ہے کہ "پھر کیا تم لوگون کو اس بات پر مجبور کروگے کہ وہ مومن ہوجائین ؟" پھر فرماتا ہے "حالانکہ کوئی شخص بغیر اذن خدا کے ایمان نہین لاتا" ضعیف الاعتقاد یہہ سمجھین گے کہ ایمان کو خدا نے روکدیا - مگر حقیقت یہہ ہے کہ خلقت آدم کے ساتھ ہی ساتھ حکم ایمان ہوچکا ہے - پھر نبی رسول بھیج بھیجکر حکم یاد دلایا - اور کانشنس کے ذریعہ بھی متنبہ کیا - (دیکھو ۲۱ - ماسبق) - پھر فرماتا ہے "اور وہ کفر و شرک کی گندیدگی کو اونھین لوگون پر مسلط کردیتا ہے جنھین عقل نہین" یعنے صرف اونھین پر جو حق و باطل مین تمیز نہین کرنا چاہتے - مضمون کا انوکھاپن ان آیات کو دلچسپ بنا دیتا ہے - اسکی سادگی استدلال سے دل پھڑک اوٹھتا ہے - یہہ دلفریبی ہے اسکی - کیفیت مجموعی یہہ ہے کہ غور پر غور کرنے کے لیئے جی چاہتا ہے - اس طرح دل افروز ہے - اور جب غور کرلیا تو بتوفیق ربانی دل اوسکے معانی سے مالا مال ہوجاتا ہے - اسطرح یہہ آیتین دلنواز بھی ہین -

۲۹	هود	۱	وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي	اور زمین پر کوئی چلنے والا نہین مگر یہہ کہ اوسکا رزق خدا کے ذمہ ہے - اور وہی خدا اوسکے رہنے کی جگہہ کو اور (پیدا ہونے سے قبل) اوسکی سپردگی کے مقام کو جانتا ہے -

			کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ○	کھلی کتاب میں سب بات موجود ہے۔

نوٹ۔ سب کا رزق اللہ بیشک دیتا ہے۔ مخلوق کہاں رہے۔ اور ولادت سے قبل کہاں رہے۔ یعنے باپ کے صُلب میں۔ پھر ماں کے رحم میں یا انڈے میں۔ اِس مقام کو بھی خدا ہی مقرر کرتا ہے۔ اور یہ سب باتیں لوحِ محفوظ میں پہلے سے لکھی موجود ہیں۔ ہمارے مطلب سے متعلق یہ آیۃ نہیں ہے۔

۳۰	ھود	۳	وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ	اور میری نصیحت تم کو نفع نہ دیگی۔ گو میں چاہتا تھا کہ تم کو نصیحت کروں۔ جبکہ خدا کو منظور ہو کہ تمہارے کفر پر اصرار کرنیکے سبب سے تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دے۔ وہ تمہارا پروردگار ہے۔ اور اُسکے حضور میں تمہاری بازگشت ہوگی

نوٹ۔ حضرت نوحؑ نے اپنی اُمّت سے اسطرح فرمایا تھا۔ بعد دعوت اسلام کے۔ کہ کفر پر تم کو اصرار ہے۔ پس خدا تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ اپنے مطلب سے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ تمرّد اور کفر قوم باطل اس سے ثابت ہوتا ہے۔

۳۱	ھود	۱۰	وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۙ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ	اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو کُل آدمیوں کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ پھر (تو برابر) وہ اختلاف کرتے رہیں گے۔ سوا اُنکے جن پر تمہارا پروردگار رحم فرمائے۔ اور اسی رحمت کے لئے اُنکو پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے پروردگار کا قول پورا ہوگا۔ کہ میں جہنم

			جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝	کو کُل نافرمان جنّون اور آدمیون سے پاٹ دونگا۔

نوٹ۔ جب منشا ہی خدا کا امتحانِ انسان رہا ہے۔ تو کُل کو ایک ہی ہدایت سے مجبور کیون کیون کرتا؟ پس نیک و بد مین فرق ہی کیا رہتا؟۔ آزاد رکھا گیا ہے انسان۔ شیطان اوس کو اغوا دیتا ہے۔ ایمانی اختلافات پیدا کئے جاتے ہین۔ جو نیکی کی طرف رُجحان رکھتے ہین۔ اون پر اللہ کا رحم ہے۔ اور رحم ہی کے منشا سے انسان پیدا کیا گیا۔ بشرطیکہ انسان خدا کی مرضی پوری کرے۔ ورنہ دوزخ کے کُندے بنو۔
(دیکھو اٰیات میثاق و ابتلا)

۳۲	یوسف	۹	فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاۤءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَاۤءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَاۤءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۤءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝	پس (تلاشی لینے والے نے) یوسفؑ کے بھائی کی خورجین سے پہلے اونکی خورجینون سے شروع کیا۔ پھر اوس برتن کو یوسفؑ کے بھائی کے خورجین سے نکالدیا۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کے لئے تدبیر کر دی کہ وہ بادشاہ کے قانون سے اپنے بھائی کو چھین لے سکتے تھے۔ سوائے اوس صورت کے کہ اللہ چاہتا۔ ہم جسکو چاہتے ہین درجہ بدرجہ بلند کر دیا کرتے ہین۔ اور ہر علم والے سے بڑھکر علم والا موجود ہے۔

نوٹ۔ یہ بھی قصہ طلب آیتہ ہے۔ یوسفؑ کے حقیقی بھائی کا نام بِنیامین تھا۔ اپنے علاتی بھائیون کے ساتھ یہ مصر آ گئے تھے۔ گو اون لوگون نے یوسفؑ کو نہین پہچانا۔ مگر یوسفؑ نے اپنے بھائی کو پہچان لیا۔ اور اُنکی خواہش تھی کہ بھائی کو اپنے پاس رکھلین

دیگر بھائیون کو اپنی حالت معلوم کرانی بھی منظور نہین تھی۔ خدا نے یہ حکمت سوجھائی کہ یوسفؑ نے اپنا پیالہ چپکے سے بھائی کی خورجین مین رکھدیا۔ اور پھر سبھون کی تلاشی بھی ہوائی۔ مصر کا قانون تھا کہ مار پیٹ کر کے سارق سے مال اور عوض لے لیا جاتا۔ مگر یعقوبؑ کی شریعت یہ تھی کہ جس کے پاس سے مال مسروقہ برآمد ہو۔ وہ غلام بنا لیا جاتا۔ اس حکمت سے یوسفؑ کو اپنے بھائی مل گئے۔ تدبیر سوجھانے کا کام اللہ ہی کا ہے۔ الہام اور وحی بھی اسی مین داخل ہو سکتی ہین۔ مگر ہمارا مطلب اس سے نہین نکلتا ہے۔

۳۳	رعد	۲	وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ ۝	اور اس کے پاس ہر چیز اندازہ سے ہے۔

نوٹ۔ جملہ مخلوقات عالم کی خدا نے مقدار مقرر فرما دی ہے۔ جس سے کوئی چیز نہ بڑھ سکتی نہ گھٹ سکتی۔ ہماری بحث سے غیر متعلق ہے۔

۳۴	رعد	۳	اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝	اللہ جسکے لئے چاہتا ہے رزق کو وسیع کر دیتا ہے۔ اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اور لوگ دنیا کی زندگانی سے خوش ہو گئے۔ حالانکہ آخرت کے مقابلہ مین وہ تھوڑا فائدہ ہے۔

نوٹ۔ خدا کی رزاقیت کا مضمون ہے۔ ہمارے مطلب سے غیر متعلق ہے۔

۳۵	رعد	۴	وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ	اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ پہاڑ اوسکے ذریعہ سے چلائے جاتے۔ یا زمین اوس کے

			الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ط بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ط أَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ط	ذریعہ سے ٹکڑے کر دیجاتی - یا مُردوں سے اوسکے ذریعہ سے باتین کیجاتین - تو بھی بے ایمان ایمان نہ لاتے لیکن ہر قسم کا اختیار خدا ہی کو ہے - کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہین یہ امید نہین چھوڑتے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمیونکو ہدایت کر دیتا؟

نوٹ - اسمین معجزات قرآنی کا ذکر ہے - اور قادریت مطلقہ کا - کہ اگر خدا چاہتا تو سب کو معصوم بنا دیتا - مگر یہ کہ اوسکا منشاء آزمایشِ بنی آدم سے ہے - اس سے ہمارا مطلب اسطرح نکلتا ہے - کہ کامیابیٔ امتحان کے لئے ایمان لاؤ - اور عملِ صالح کرو -

۳۶	رعد	۶	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ط وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۝ وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ	اور بیشک ہم نے تم سے پہلے بھی رسول بھیجے تھے - اور اُنکے لئے ازواج بھی مقرر کی تھین - اور اولاد بھی - اور کسی رسول کا یہ کام نہ تھا کہ بغیر حکم خدا کوئی علامت ظاہر کرے - ہر وقت مقرر کے لئے ایک تحریری حکم ہے - اللہ جسے چاہتا ہی محو کر دیتا ہی - اور جو چاہتا ہی قائم فرما دیتا ہی - اور صدر رجسٹر اوسی کے پاس ہے - اور جن جن چیزونکا ہم اونسے وعدہ کر رہے ہین - خواہ اون سے بعض تمکو دکھلائین - یا تم کو پہلے ہی اوٹھا لین - پس تمہارے ذمہ تو صرف

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ٥	پہونچا دینا ہے۔ اور حساب لینا ہمارے ذمہ ہے۔

نوٹ۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی پیغمبر بلا اجازت اللہ کے کوئی معجزہ نہین کرسکتے۔ اور ایسی سب باتین خدا کے پاس لکھی ہوئی ہین۔ رسول کا کام حکم خدا کو انسان تک پہونچا دینا ہے۔ لوگ اوسپر عمل نکرین تو اوسکا حساب لینا یعنے عذاب کرنا اللہ کے اختیار مین ہے۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۷	ابراھیم	۴	يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ ٥	جو ایمان لائے ہین اونکو تو اللہ زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پکّی بات پر قائم رکھیگا۔ اور گمراہون سے اللہ توفیق ہدایت سلب کرلیگا۔ اور اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

نوٹ۔ اس سے ثابت ہے کہ نیک ارادہ مین خدا برکت دیگا۔ اور بدکردارون کے لئے باقی ہی کیا رہ گیا۔ اونکے لئے تو نیکی کی توفیق ہی بیکار گئی۔ پھر توفیق نہین دیگا۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۸	الحجر	۱	وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ٥ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ٥	ہم نے کوئی ایسی بستی نہین ہلاک کی کہ اوسکے لئے پہلے سے لوح محفوظ مین قرار نہین دیا گیا تھا۔ کوئی گروہ اپنے وقت مقررہ سے نہ آگے بڑھ جائیگا نہ پیچھے رہ جائیگا۔

نوٹ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر امر کے لئے وقت مقرر ہے۔ مگر ہمارا مطلب دوسرا ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۳۹	النحل	۱	وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ	اللہ کے ذمہ ٹھیک ہے سیدھا بتا دینا راہ کا

		وَمِنْهَا جَائِرٌ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	اُسی مین سے ٹیڑا (بھی) جاتا ہے۔ اگر اوسکو منظور ہوتا توسب کو ایک راستہ پر چلادیتا۔

نوٹ۔ معنے یہہ ہین کہ بتادیا گیا کہ یہہ راستہ سیدھا جنّت کو پہونچاتا ہے۔ اثناے راہ مین شاخین بھی نکلتی ہین۔ جس سے گمراہ ہوکر بہٹک جانا ہوگا۔ انسان اپنی عقل سے سمجھے کہ ہدایت تو یہہ ہے کہ سیدھے چلے جائین تو جنّت مین پہونچین گے۔ اِسلیے ترغیب دہ راستون سے گمراہ نہ ہونا چاہیئے۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ بہٹک نکلنا انسانی فعل ہے۔ حکم و ہدایت حق نہین ہے۔

۴	النحل ۱۰	وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝	اور اللہ نے روزی مین تم مین سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ پس جنکو فضیلت دیگئی ہے وہ اپنا رزق اپنے باندی غلام کو دینے والے نہین ہین۔ مرزوق ہونمین تو وہ سب برابر ہین۔ پھر کیا وہ اللہ کی نعمتون سے انکار کرتے ہین۔؟

نوٹ۔ اِسکے کئی معنے ہوے ہین۔ مین اِسکو اختیار کرتا ہونکہ تم کو اللہ نے رزق دیا ہے۔ تمہارے باندی غلام کو ویسا آزاد ذریعہ کسب رزق کا بظاہر نہین دیا ہے۔ مگر وہ اپنی خدمات کے معاوضہ مین تم سے رزق پالیتے ہین۔ رزق کا دینا توسب کے لیئے اللہ کے ہان یکسان ہے۔ یہہ نہ سمجھو کہ تم نے اون کو رزق دیا۔ ورنہ نتیجہ یہہ نکلے گا کہ تم کو ضرورت سے زیادہ رزق ملگیا۔ تو تم نے اوسکے ایک حصہ کو گویا رد کردیا۔ اوس سے انکار کردیا۔ اور باندی غلام کو وہ حصہ دیدیا۔ تو عتابی ارشاد ہوتا ہے۔ کیا تم ہماری عطا

کو رد کر سکتے ہو۔؟ اس سے ہماری اسطرح تائید ہوئی کہ اگر انسان نے اسطرح خیال کیا تو اوس نے گناہ کیا۔ نافرمانی کی اللہ کی۔ جسکا اوسکو عذاب ہوگا۔

۴۱	النحل	۱۳	وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ ؕ	اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ لیکن وہ جس سے چاہتا ہے توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرما دیتا ہے۔

نوٹ۔ اِسکے متعلق بحث اِس سے قبل ہو چکی ہے کہ کل کو فرشتہ اور پیغمبر بنانا منظور نہین تھا۔ بلکہ انسان کا امتحان منظور ہے۔ پس کسبِ ثواب کی کوشش کرنی انسان کا فرض ہے۔ اگر اوس نے اسکی طرف توجہ کی تو ہدایت کی توفیق ہوتی رہیگی۔ ورنہ مثل قیدیون کے جہنم کا لیبل (نمبر) گلے کا ہار ہوگا۔

۴۲	النحل	۱۴	مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ	جو بعد ایمان لانے کے خدا کا انکار کر جائے۔ سوائے اوس صورت کے کہ اوسپر جبر کیا گیا ہو۔ درآن حالیکہ اوس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔ پس ایسے ہی لوگون پر اللہ کا غضب ہے۔ اور انھین کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ اِس سبب سے کہ اونھون نے زندگانی دنیا کو آخرت کے مقابلہ مین پسند کر لیا ہے۔ اور بیشک

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ	اللہ منکر لوگون کو ہدایت نہین فرماتا -
أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ	وہ وہی ہین جن کے دلون پر
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ	اور کانون پر اور آنکھون پر
وَأَبْصَارِهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ	اللہ نے مُہر لگا دی ہے - اور
هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝	خود وہی غافل ہین -

نوٹ - یہ بھی وہی اوپر کا مضمون ہے - نکتہ - اس سے تقیہ کی اجازت ثابت ہے -

۳۴ بنی اسرائیل ع ۲

وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهُ	اور ہر انسان کا عمل ہم نے اوس کے
فِيْ عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ	گلے کا ہار کر دیا ہے - اور قیامت کے دن اوسکے
الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَلْقٰهُ مَنْشُوْرًا	لئے ہم ایک نوشتہ نکالین گے - جسے وہ
اِقْرَأْ كِتٰبَكَ ۖ كَفٰى بِنَفْسِكَ	کھلا ہوا پائیگا - (ہم اوسکو حکم دینگے) پڑھ لے
الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝	اپنا نوشتہ - (اعمال نامہ) - آج کے دن حساب
مَنِ اهْتَدٰى فَإِنَّمَا	لینے کو تو خود ہی کافی ہے - جسنے ہدایت
يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ	پائی تو اپنی ذات کے لئے ہدایت پائی -
ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا	اور جو گمراہ ہوگیا - پس اوسکی گمراہی کا
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ	وبال اوسی پر ہے - اور کوئی بوجھ
أُخْرٰى ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ	اوٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ
حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ وَإِذَا	نہ اوٹھائیگا - اور ہم جبتک رسول نہ بھیجدین
أَرَدْنَا أَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً	عذاب دینے والے نہین ہین - اور جب ہم
أَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا	کسی بستی کو ہلاک کر دینے کا ارادہ کرتے ہین تو ہم

			فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝	اور ہم وہان کے مالدار لوگونکو زیادہ کر دیتے ہین (یا اونکو ایک حکم دیتے ہین) پس وہ اوس بستی مین نافرمانی کرنے لگتے ہین۔ پھر وہ بستی زحکم عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے۔ پھر ہم اوسکو پورا پورا تباہ کر دیتے ہین۔

نوٹ۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ (۱) انسان کے اعمال اوسکے گلے کا ہار ہین۔ (۲) یہہ اعمال کتاب مین لکھے ہوئے ہین۔ اور وہ اوسکو دکھائے جائینگے۔ جو اوسکے مواخذہ کے لئے بالکل کافی ہونگے۔ (۳) نیکی کرے تو خود فائدہ پائیگا۔ بدی کرے تو خود نقصان اوٹھائیگا۔ (۴) خدا کا احسان اور اتمام حجت دیکھو۔ کہ آفرینش آدم کے وقت جو احکام سُنا دیئے تھے اوسپر اکتفا نہین فرماتا۔ بلکہ متواتر رسول بھیج بھیجکر وہ احکام یاد بھی دلاتا جاتا ہے (۵) حد درجہ رعایت کا یہہ ہوگیا کہ جہان تاریکی گناہ کی بڑھ گئی۔ تو وہان مستطیع لوگ زیادہ کر دیتا ہے۔ تا آنکہ فلاکت کو گناہون کے لئے عذر نہ بنالین۔

۴۴	بنی اسرائیل	۵	وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ۝ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ	اور جس وقت تم قرآن مجید پڑھتے ہو۔ ہم تمہارے اور اون لوگونکے مابین جو آخرت پر ایمان نہین رکھتے۔ ایک مخفیہ پردہ قائم کر دیتے ہین۔ اور ہم اون کے دلون پر غلاف چڑہا دیتے ہین۔ کہ وہ اوسکو نہ سمجھین۔ اور ہم اون کے کانون مین بھاری پن ڈالدیتے ہین۔ اور جس وقت تم قرآن مجید مین اپنے پروردگار یکتا کو یاد کرتے ہو تو

			هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝	خواہش کا تابع ہوگیا ہے۔ اور اوس کا معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔

نوٹ۔ جب کفر اور بے ایمانی مین غلو ہوگیا۔ تو توفیق بے موقع والا حاصل ہے۔ ایسے موقع مین توفیق کا معنی یہی ہوگا کہ در اصل جبر سے مومن کیا گیا۔ یہ تو اللہ کو منظور ہی نہین (دیکھو ۴۸ ماسبق۔) اگر ایسا ہی منظور ہوتا۔ تو امتحان کی ضرورت ہی کیا تھی؟ سب کو پیغمبر اور فرشتہ ہی نہ بنا دیتا؟۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ اللہ کی ناخوشی بوجہ کفر و بے ایمانی کے ہوتی۔ جو عمل انسانی کا نتیجہ ہوتی ہے۔

۴۸	الکہف	۸	وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝	اور اوس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جسکو اوسکے پروردگار کی آیتون کے ذریعہ سے نصیحت کیجائے۔ پھر وہ اوس سے روگردانی کرے۔ اور جو کچھ کرتوت اوس کے ہاتھون نے آگے بھیج چکے ہین۔ اوسکو بھول جاوے یقیناً ہم نے اون کے دلون پر پردے ڈالدیے ہین۔ تاکہ اوسکو نہ سمجھین اور اون کے کانون مین گرانی قرار دیدی ہے۔ اگر تم اونکو ہدایت کی طرف بلاؤگے بھی تو وہ کبھی ہدایت یافتہ نہ ہونگے۔

نوٹ۔ غور کرو کہ دل پر۔ آنکھون پر غفلت کا پردہ ڈالنا۔ سماعت مین گرانی پیدا کرنا۔ یہ مضمون بار بار آرہا ہے۔ پس جن اسباب کی وجہ سے ایک مقام پر اسکا ذکر کیا گیا۔ تو ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ وہی اسباب ویسے ہر موقع مین مقدر یعنے محذوف ہین۔ آفرینش آدم کے موقع پر اپنی مرضی خدا نے جتادی۔ حکم دیدیا کہ اللہ پر ایمان لانا۔ نیک عمل کرنا

اور سامنے شیطان جو کھڑا کہہ رہا ہے۔ کہ وہ تم کو ضرور گمراہ کریگا۔ پس اسکی گمراہی مین نہ پھنسنا۔ (دیکھو عہد الست میثاق و ابتلاء) اسکے بعد ابتدائی رحمانیت سے نبی رسول بھیجکر ابتدائی احکام یاد دلانا۔ اور ہر فعل کے وقت بذریعہ کاتشنی متنبہ کرنا۔ (دیکھو ۲۱ و ۲۸ واسبق)۔ اسپر بھی انسان کا رغبت بہ ایمان کرنا۔ شیطان کے فریب مین آکر عمل نیک ترک کرنا۔ اور عمل بد اختیار کرنا۔ اس سے تو انسان وہ اسباب پیدا کرتا ہے کہ جس سے خدا کو اس ناشدنی تودہ خاک سے بمقابلہ ابلیس کے ندامت ہو نعوذباللہ

ذرا غور تو کرو۔ ہدایت اگر انسان پاسکتا ہے تو دو ہی طریق سے پاسکتا ہے۔ یا تو اپنی ذاتی تحقیق اور عقل تمیزی سے۔ یا نیکون کی تقلید سے۔ کہ انکی نصیحت سنکر اونکے اعمال دیکھکر اپنا عمل درست کرے۔ پس اگر کوئی سمجھنا ہی نہ چاہے۔ نہ دوسرے سے سیکھنا چاہے۔ تو ایسا شخص عذاب ہی کا مستحق ہے۔ باری تعالیٰ کو اسکی طرف اعتنا کرنیکی مطلقاً ضرورت نہین ہوسکتی۔

۴۹	مریم	۴	وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ	اور (اے رسول) ہم (جبرائیل وغیرہ) بغیر آپکے پروردگار کے حکم کے نہین اوترتے ہمارے سامنے جو کچھ ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور ان دونون حالتون کے مابین جو کچھ ہے سب اوسکے حکم سے ہے۔ اور تمہارا پروردگار غافل نہین ہے

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ یہ آیتہ نزول ملائک سے متعلق ہے۔ کہ خدا ہی کے حکم سے ملائک زمین پر اوترتے ہین۔ اس آیتہ کی شان نزول اسطرح بیان کیگئی ہے کہ جبرئیل کے آنے مین دیر ہو جاتی تو رسول خدا صلعم دلگیر ہو جاتے۔ اور ایک مرتبہ اسکا ذکر بھی جبرئیل

سے فرمایا۔ تو اوسکا یہ جواب تھا۔ مطلب یہ ہے کہ خدا آپکو بھولا نہیں ہے۔ جب اوسکو ضرورت ہوتی ہے تو ہم کو آپکے پاس روانہ فرماتا ہے۔ اس سے ہماری بحث کو کوئی تعلق نہیں ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
٥٠	مریم	٦	اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا فَلَا تَعْجَلْ عَلَیْهِمْ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝	کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر بھیجا ہے۔ کہ وہ اونکو خوب اوکھاتے ہیں پس اب اونکے عذاب کے بارے مین جلدی نکرو۔ ہم اونکے دن گن رہے ہین۔ جس دن ہم پرہیزگاروں کو خدائے رحمان کے (لیجانے اپنے) حضور مین مہمانون کی طرح بلائینگے۔ اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف پیاسے جانوروں کی طرح ہنکائینگے۔

نوٹ۔ آفرینش آدم کے وقت ہی خدا نے شیطان کے اِس دعوے کو سنکر کہ وہ انسان کو گمراہ کریگا۔ فرمادیا تھا کہ۔ اچھا اگر تو کر سکتا ہے تو کر۔ میرے مطیع فرمان بندے ہرگز تیرے فریب مین نہ آئینگے۔ اور جو آویگا وہ کافر اور گنہگار رہیگا۔ (دیکھو عنوان آیات میثاق وابتلای) اسمین اوسیکی طرف اشارہ ہے۔ جس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	عربی	ترجمہ
٥١	الحج	٢	اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ۝	بیشک اللہ اون لوگونکو جو ایمان لائے اور جنھون نے نیک عمل کئے ایسی جنتون مین داخل کریگا جنکے نیچے نہرین بہتی ہین۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

نوٹ - اس سے بھی ہماری تائید اسطرح ہوتی ہے کہ فقط ایمان لانا ہی نہیں ہے بلکہ عمل نیک بھی لازم ہے مستحق جنت بنانیکے لئے -

۵۲	الحج	۲	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝	اور اسطرح ہم نے اس قرآن کو کھلی آیتیں کرکے اتارا ہے - اور اللہ ہدایت فرماتا ہے جسکی وہ چاہتا ہے -

نوٹ - اس سے بھی ارادت ثابت ہے - ارادہ عمل نیک کا کرو - اللہ تم کو راستہ بتا دیتا ہے -

۵۳	الحج	۲	وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝	اور جسکی خدا اہانت کرے - اسکو عزت دینے والا کوئی نہیں ہوسکتا - بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے -

نوٹ - یہ بھی اوسی مضمون کی آیتہ ہے - اہانت کے لئے وجہ ہونی چاہیئے - بیوجہ خدا کسیکی اہانت نہیں فرماتا - اور وہ وجہ بدعملی ہی ہے - چنانچہ اسی آیتہ کا جزو ماسبق یہ ہے - وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ - یعنے اور بہت سے عذاب کے مستحق ہوگئے ہیں - پس معلوم ہوگیا کہ جسکو خدا سے کسی قسم کی سزا تجویز ہوگئی اوسکو منسوخ کرنیوالی کوئی قوت نہیں ہوسکتی ہے - اس سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے -

۵۴	المؤمنون	۳	مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝	کوئی گروہ اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتا ہے - نہ پیچھے رہ سکتا ہے -

نوٹ - اس سے یہ بات نکلی کہ خدا کی جو مشیت ہے اوسکے وقت وقوع کو کوئی ٹال نہیں سکتا ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہیں ہے -

۵۵	النور	۵	یَهْدِی اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَنْ یَّشَآءُ	اللہ جسکو چاہتا ہی اپنے نور کی راہ بتلا دیتا ہے

نوٹ - اس آیت کی ابتداء مین ہے - اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - یعنے اللہ آسمانون اور زمین کا نور یعنے روشن کرنیوالا ہے۔ اس نور کے حاصل کرنیکا انسان کو ارادہ کرنا چاہیئے - پھر اسکے لئے کوشش کرنی چاہیئے - بغیر کوشش کے کچھ بھی نہین حاصل ہوسکتا - اور یہی عمل نیک ہے جسکو ہم ثابت کرنا چاہتے ہین -

۵۶	النور	۶	لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝	یقیناً ہم نے حقیقتوں کی کھولنے والی آیتین نازل کین - اور اللہ جسکو چاہتا ہے راہ راست تک پہونچا دیتا ہے -

نوٹ - معنے یہہ کہ نشانیان دکھا دیتا ہے - اسکے بعد جو اونکو قبول اور اختیار کرتا ہے - اون کو پوری پوری ہدایت کر دیتا ہے - یہہ بھی ہماری تائید ہے -

۵۷	الشعراء	۱۱	وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ۝ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ۝ فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ فَیَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝	اگر ہم نے اس (قرآن) کو کسی عجمی پر اوتارا ہوتا - اور وہ ان عربون کے سامنے پڑھتا - تو یہہ اوسپر کبھی ایمان لانیوالے نہوتے - اسیطرح ہم نے گنہگارونکے دلین (اونکے انکار بکفر کے سبب) یہہ بات جما رکھی ہے کہ جبتک یہہ دردناک عذاب دیکھ لین گے - ایمان نہ لائینگے - اور وہ عذاب بھی انکو یکایک آئیگا - اور اونکو خبر تک نہ ہوگی - اوسوقت یہہ کہین گے کہ کیا ہم کو مہلت دیجا سکتی ہے؟

نوٹ - وہی بات ہے یعنے گنہگارون کا کفر پر اصرار - خدا اون سے بیزار - باعث بیزاری

گنہگار دل کا عمل بہ اصرار کفر ہوا جس سے ہماری تائید ہوی۔

۵۸	النمل	۱	اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَیَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝	بیشک جو لوگ آخرۃ پر ایمان نہین رکھتے ہم نے اونکے اعمال مین زینت (ظاہری) دیدی پس وہ خود بھٹک گئے۔ وہ وہی ہین جن کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور وہ آخرۃ مین سب سے زیادہ ٹوٹا اوٹھانیوالے ہین۔

نوٹ۔ لوگ ایمان نہین لائے۔ خدا نے انکی آزمایش مین انکی دُنیا بھلی کرکے ایک اور موقع دیا۔ (دیکھو ۴۳ ماسبق) بعوض سمجھ پکڑنیکے اور بھی گمراہ ہوگئے۔ باوجود ہر طرح سے اتمامِ حجت اور رعایتِ رحمانی کے وہی ایمانی کجی رہی۔ تو عذاب جہنم ہی اسکا تدارک ہے۔ اس سے بھی ہماری تائید ہوی۔

۵۹	النمل	۲	وَاِنَّ رَبَّكَ لَیَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝	اور بیشک تمہارا پروردگار ان سب چیزونکو جانتا ہی جنکو اونکے دل چھپائے ہوئے ہین اور جنکا وہ اظہار کرتے ہین۔ اور آسمان اور زمین مین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہین ہے جو کھلی کتاب مین نہو۔

نوٹ۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ خدا عالم الغیب ہے۔ دل کی مخفی بات بھی اوسپر ظاہر ہوجاتی ہے۔ منافق لوگ جو بزمانہ رسالت مآب دل مین کفر رکھتے۔ اور بظاہر ایمان بتاتے تھے۔ یہ حالت اللہ پر ظاہر ہوجاتی تھی۔ اور پھر فرماتا ہے کہ یہی نہین۔ بلکہ لوح محفوظ مین بھی اسکا اندراج ہوجایا کرتا ہے یعنی نیکی اور بدی کا ارادہ تک بھی لکھا رہتا ہے۔ پھر جب لکھا رہتا ہی

توکس غرض سے ؟ یہی کہ اون اعمال کا موازنہ کرکے جزاء وسزا خدا تجویز فرمائے - یہ بھی اصولاً ہماری تائید کی آیت ہے -

۶۰	القصص	۷	وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○	اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور انتخب کرتا ہے - بندونکو (انتخاب کا) کوئی اختیار نہین ہے جن چیزون کو یہ شریک ٹھراتے ہین - اللہ اون سے منزہ اور برتر ہے ○

نوٹ - یہ ایک عجیب آیت ہے - فیما بین مختاروسلمانان انتخاب نبی سے متعلق ہے - اور فیما بین مسلمانان انتخاب امام سے متعلق ہے - ظاہر ہے کہ نبی اور امام ایسے ہونے چاہئین جنکے دل پاک ہون - کیونکہ امت کے پیشوا ہوتے ہین - مگر دل کا حال اللہ ہی جانتا ہے - اسلئے ہر دو یعنے نبی اور امام کا انتخاب اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے - بندون کو اسمین مطلقاً اختیار نہین ہے - اگر بندون نے ایسا انتخاب کرلیا تو - گویا کہ خدا کا امر اپنے اختیار مین لے لیا - لہذا یہ شرک با اختیارات الہی ہوا - ہماری بحث سے اسکو کوئی تعلق نہین ہے - بجز اسکے کہ ایسا فعل انسان کے لیے مُضر ہے -

۶۱	الروم	۴	بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ○	بات یہ ہے کہ جن لوگون نے (شرک سے) ظلم کیا - وہ بغیر سمجھے بوجھے اپنی اپنی خواہشون کے پیرو ہوگئے پس جس سے اللہ توفیق ہدایت سلب کرلے اوسکو راہ پر کون لائیگا - اور ایسونکا مددگار بھی کوئی نہ ہوگا -

نوٹ - دیگر آیات ماسبق کی طرح اسمین بھی یہی ہے کہ بندہ نے شرک و نافرمانی کی خدا ناراض ہوگیا - اپنا فضل ہدایت جاری نہین فرماتا - شرک و نافرمانی بندہ نے

اپنی خواہش سے کی۔ لہذا معتوب ہوا۔ ایسا نہ کرتا تو محبوب ہوتا۔ ہماری تائید میں ہے۔

٦٢	الروم	۴	وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۞ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۞	اور جس وقت ہم آدمیونکو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں۔ اوس سے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اون کو اونھیں کے افعال کے سبب سے کوئی مصیبت پڑتی ہے تو فوراً ناامید ہو جاتے ہیں۔ کیا انھوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ جسکے لئے چاہا رزق کشادہ کرتا ہے اور (جسکے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اسمین بھی اون لوگون کے لئے جو ایمان رکھتے ہین ضرور نشانیان ہین۔

نوٹ۔ یہہ آیت قناعت کا سبق سکھاتی ہے۔ رزق کا دینا نہ دینا خدا کے اختیار مین ہے۔ ملا خوش۔ نہ ملا بے ایمان! گویا خدا سے ناراضی ظاہر کرنا ہے۔ جو کفر ہے۔ اور پھر یہہ بھی ہے۔ کہ مصیبت اگر آئی۔ تو اوسکے بھی اپنے افعال سے ہم خود باعث ہوتے ہین۔ اپنی کرنی اپنی بھرنی۔ اولٹے خدا سے رنجیدگی کیسی؟ ۔ اِس سے بھی ہماری بحث کی تائید ہوی۔

٦٣	السجدة	١	يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ۞	آسمان سے لیکر زمین تک کے معاملے کی تدبیر وہی کرتا ہے۔ پھر روز قیامت۔ جسکی گنتی تمہارے حساب سے ہزار برس کی ہوگی۔ سارا معاملہ پروردگار کے حضور عالی مین پیش ہوگا۔

نوٹ۔ اسکی کچھ سطرون بعد کی آیتہ بھی ملاؤ تو لطف آئیگا۔ وہ آیتہ ۶۴ ذیل مین ہے۔

۶۴	السجدۃ	۲	ولو تری اذ المجرمون ناکسوا رءوسہم عند ربہم ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون ٥	اور کاش تو (اے پیغمبر یہ وقت) دیکھے کہ یہ گنہگار (اس وقت) اپنے پروردگار کے حضور مین سر جھکائے کھڑے ہیں (اور کہہ رہے ہیں) عرض کرتے ہیں (اے پروردگار اب ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا) اگر ہمکو واپس کر دے تو ہم نیکی ہی نیکی کرینگے بیشک اب ہم یقین کرنے والے ہو گئے ہین۔

نوٹ۔ مطلب یہی ہے کہ دنیا وہی چلاتا ہے۔ اور روزِ محشر وہی اجلاس کر رہا ہوگا۔ اور کاتبان اعمالِ انسانی اپنی اپنی رپورٹیں بارگاہِ الٰہی مین سنائین گے۔ یہ سب کاہے کو؟ ظاہر ہے۔ دنیا مین کیا ہوا کرتا ہے؟ یعنے اعمال کا مواذنہ ہوگا۔ ربانی فیصلہ سزا و جزاء کا صادر فرمایا جائیگا۔ اور۔ تب پچتاوت کیا ہووت ہے جب چریان چگ گئین کھیت۔ اور یہی ہماری بحث کا بھی مطلب ہے۔ اب اسی کے بعد کی آیتہ متصلہ اسی سلسلہ کی بھی سن لو۔

۶۵	السجدۃ	۲	ولو شئنا لاتینا کل نفس ھدٰھا ولکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین ٥ فذوقوا بما نسیتم لقاء یومکم ھذا انا نسینٰکم وذوقوا عذاب	اور اگر ہم چاہتے تو توفیق ہدایت دیدیتے لیکن میرا قول پورا اُترا۔ کہ جنون اور آدمیون سے ضرور ضرور جہنم کو بھر دونگا۔ (پس اون گنہگارون سے کہا جائیگا کہ) آج کے دن کو جو تم بھول گئے تھے اوسکا مزہ چکھو۔ (اب) ہم نے بھی تم کو بھلا دیا۔ اور جو عمل تم کیا کرتے تھے اوس کے عوض مین دائمی عذاب

			اَلْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	کا مزہ چکھو۔

نوٹ۔ ابلیس ایک طرف۔ آدمؑ ایک طرف۔ روز ازل میں جو معاملہ ہوا۔ اُسکے لئے دیکھو (اثبات میثاق و ابتلاء)۔

اوسوقت جتا دیا گیا تھا کہ جو فریبِ شیطان میں آئیگا۔ جہنّم میں جھونک دیا جائیگا۔ شیطان کے فریب سے بچنے کا حکم ہوچکا تھا۔ پس امتحان اور آزمایش کی ٹھیر گئی۔ باوصف اس کے خدا تعالیٰ بار بار نبی رسول بھیج بھیجکر ہدایت بھی کرتا رہا۔ کانشنس کے ذریعہ بھی جتاتا رہا۔ تمام انسانوں کو پیغمبر بنانے سے تو رہا۔ فرشتے یوں بھی موجود ہیں۔ انسان کی حمایت نیکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا شیطان سے کہ اوسکے فریب میں اسکا نیک بندہ نہ آئیگا۔ باوصف اسکے جب یہ بھونڈی مُشتِ خاک ناپاک عمل کرے تو۔ قہرِ الٰہی بالکل واجبی ہے۔ اس سے تو ہمارا دعوےٰ ثابت ہے۔

۶۶	فاطر	۱	مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	جو رحمت خدا تعالیٰ آدمیوں کے لئے کھولدیتا ہے اوسکا کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ اور جو کچھ وہ روک لیتا ہے پھر اوسکے بعد اوسکا کوئی بھیجنے والا نہیں ہے۔ اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔

نوٹ۔ یہ آیت رحمتِ الٰہی سے متعلق ہے۔ اس میں ہر کیفیت فرحت جیسے مثلاً آرام۔ حظ۔ وغیرہ ورزق و فرحت۔ و اطمینان۔ ہر قسم کی نعمات اسمیں داخل ہیں۔ انکو باز نہیں ہے کسی کو خدا جب اور جس سے چاہے اور جتنے جب اور جسکو چاہے عطا فرماتے امتحان کی حیثیت سے تو خدا بلا استحقاق بھی دیتا ہے۔ اوسکی ایک حد ہوتی

ہے۔ مثلاً آدمی کو خلق کرنا منظور ہے۔ ماں کو دودھ دیدیتا ہے۔ انسان کا کیا حوصلہ جو نعمات رحمانی کا احصا (شمار) کر سکے۔ رحیمیت کی حیثیت سے اللہ جو دیتا ہے۔ وہ انسان کے اعمال کا صلہ ہے۔ عمل قابل صلہ باتمیز انسان سے ہی ہوگا۔ یعنے جبکہ انسان ذی شعور ہو کر فاعل مختار بن جاوے۔ اوس وقت تو انسان رحمانی فیض کا استحقاقاً متوقع نہین ہو سکتا۔ بلکہ اپنے اعمال ہی کا صلہ پائیگا۔ پس الیسون ہی کو بصلۂ اعمال نیک خداے تعالی رحیمی نعمات سے مالامال کر دیگا۔ یا اعمال بد کے بدلہ مین اون کو اونہی نعمات سے محروم کر دیگا۔ اس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔ اور یہہ بھی ہوتا ہے۔ کہ اگر خدا کو منظور ہو کسی وجہ سے۔ (جسکو انسان اپنی محدود عقل سے دریافت نہین کر سکتا۔) تو کہین قحط۔ کہین پلیگ۔ کہین سرسبزی شادابی۔ کہین صحت و آرام نصیب فرماتا ہے۔ ایسی بلیات کے بھی باعث انسانی اعمال ہوتے ہین۔ (دیکھو جزو سوم ع ۱۹)

۴۷	فاطر	۲	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝	اور اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر تمکو جوڑا جوڑا بنا دیا۔ اور کوئی مادہ حاملہ نہین ہوتی اور نہ کوئی بچہ جنتی۔ مگر یہہ کہ خدا کو اوسکا علم ہے۔ اور کسی بوڈھے کو زیادہ عمر نہین دیجاتی۔ نہ اوس کی عمر مین سے کچھ گھٹائی جاتی۔ مگر یہہ کہ نوشتۂ خدا مین موجود ہے۔ یقیناً یہہ بات اللہ پر آسان ہے۔

نوٹ۔ اس سے خدا کی خالقیت ثابت ہوتی ہے۔ کہ مخلوق کی جنس اور اوسکی عمر اوس کے علم و قدرت سے ہے۔ ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے۔

۶۸	یٰس	۱	لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ کَرِیْمٍ ۝	فرمودۂ خدا ان مین سے اکثر پر یقیناً پورا ہوگیا۔ پس وہ ایمان نہ لائینگے۔ بیشک ہم نے اونکی گردنون مین طوق ڈالدیئے ہین۔ اور وہ تھوڑیون تک ہین۔ اسی سے اونکے سر اوٹھے کے اوٹھے رہگئے۔ اور ہم نے اونکے آگے سے بھی ایک دیوار بنادی ہے۔ اور انکے پیچھے سے بھی ایک دیوار۔ پھر اوپر سے اونکو ڈھانپ دیا ہے۔ کہ وہ اب کچھ نہین دیکھتے۔ اور انکے حق مین دونو باتین برابر ہین۔ خواہ تم اونکو خدا کا خوف دلاؤ یا نہ دلاؤ۔ وہ تو ایمان نہ لائینگے۔ ہان تم اوسکو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت قبول کرے اور بے دیکھے خدا سے ڈرے۔ پس ایسے شخص کو گناہوں کی بخشش کی اور عمدہ سے عمدہ اجر کی خوشخبری سنادو۔

نوٹ۔ یہی مضمون اس سے قبل بھی کئی مرتبہ گزرا ہے۔ قول اللہ کا جو صادق آیا وہی ہے جو روز ازل لکھدیا گیا کہ گمراہ پر کبھی کسی قسم کی رعایت نہین کیجائیگی۔ اس آیتہ کی ابتدا اور انتہا دونو کا ایک ہی مضمون ہے۔ یعنے ایسے لوگ جو بے ایمان ہوگئے ہین

ایسوں کو نصیحت کرکے خدا کا خوف دلا کے ایمان کی طرف بلاؤ یا نہ بلاؤ۔ وہ کبھی ایمان لانے والے نہیں۔ لیکن جنکے ارادے نیک ہوں۔ وہ نصیحت قبول کرینگے۔ اور خدا سے ڈرینگے۔ اور انکے لئے ہدایت ہے۔ اور صلہ بھی۔ اِس مقابلہ پر غور کرو۔ اِس سے ہمارا دعوے ثابت ہے۔ کہ اِنسان نصیحت قبولتا ہے یا نہیں قبولتا ہے تو اپنے اختیار سے۔

۶۹	یٰسٓ	۱	اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝	بیشک ہم ہی مُردوں کو زندہ کرینگے۔ اور جو کچھ وہ آگے بھیجتے ہیں۔ اور جو آثار اون کے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اون سب کو ہم لکھتے جاتے ہیں۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے کہ اعمالِ نیک و بد لکھے جاتے ہیں۔ (دیکھیے قلمبندیِ اعمال ۵-۷-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۵-۱۸-۱۹۔ اور وہ پورا جزو) اور روزِ محشر مُردے زندہ کئے جائینگے حساب و کتاب ہوگا۔ اصولاً اِس سے بھی ہماری بحث میں مدد ملتی ہے۔

۷۰	الصّٰفّٰت	۳	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	حالانکہ اللہ نے تم کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور اون چیزوں کو بھی جو تم بناتے ہو۔

نوٹ۔ مخالف سمجھیں گے کہ یہ ایک زبردست ہتیار ادھکو مِل گیا۔ تَعْمَلُوْنَ کے معنے وہ فعل اور عمل سے کرینگے۔ میں دو طرح سے اسکو باطل کرونگا۔ انشاءاللہ۔
(۱) یہ آیۃ جزوِ دوم ہے اصل آیۃ کا۔ جزوِ اوّل ہے۔ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ لا
(ترجمہ) فرمایا کیا تم اُن چیزوں کی پرستش کرتے ہو جنکو تم خود تراشتے ہو۔ دیکھو اِس آیۃ کے اخیر میں (لا) لکھا ہے۔ یعنے آیۃ منقطع نہیں ہے۔ اِسمیں بُت پرستوں

سے خطاب کیا جاتا ہے۔ تراشنے کا ذکر پہلے حصہ میں کر کے۔ بعد کے حصہ میں
تعملون کا استعمال ثابت کر رہا ہے کہ یہاں معنے۔ بنانے کے ہیں۔ یعنے
تم ہی بناؤ۔ خود اسکے خالق۔ اور پھر اوسی کی پوجا کرو۔ یہ تمہاری حماقت
ہے۔ پس اسمین عمل عام افعال کے معنوں میں نہیں ہے۔ بلکہ معنے یہ ہیں
کہ صنعت بت تراشی یا نجاری سے تم جن چیزوں کو بت کی شکل میں بناتے ہو
اون چیزوں کا خالق بھی اللہ ہی ہے۔
(۳)۔ فرض کر و کہ عام اعمال ہی کے معنے ہیں۔ تو ترجمہ کی صورت یہ ہوئی۔ کہ خدا نے
تم کو اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا۔ یعنے خدا نے دو مستقل چیزوں کو خلق کیا ایک
تم یعنے۔ انسان کو۔ دوسرے افعال انسان کو۔ ظاہر ہے کہ اگر افعال
پیدا نہ ہوتے تو فعل کیا ہی نہ جاسکتا۔ مگر یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ جتنے بھر کام دنیا
کے لئے خلق ہوئے۔ اون سب کا کرنا انسان کے لئے لازم و ملزوم ہے؟ اون
جملہ افعال کے کرنیکا حکم اس آیتہ سے نہیں ظاہر ہوتا۔ زہر کھانا۔ آگ مین جل مرنا بھی
افعال مخلوقہ ہین۔ لوگ زہر کھا مرتے۔ خودکشی کرتے ہین۔ ستی بھی مشہور ہے۔
پس جب ہر فعل ہر انسان کے کرنے ہی کے لئے خلق ہوا ہے۔ تو پھر ہر شخص کیون
نہیں زہر کھا جاتا؟ کیون نہیں جل مرتا؟۔ جواب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ جو چاہے گا۔
ویسے افعال بھی کریگا۔ پس یہ امر اختیاری ہو گیا۔ بات یہ ہے کہ خدا نے انسان کو
خلق کیا۔ اور اوسمین اختیار فعلی دیا۔ اور انسان کے کرنیکے لئے افعال نیک
اور افعال بد۔ یہ دونو بھی پیدا کئے۔ اور بعد ازان خدا نے بتاکید تمام
افعال نیک کا امر اور افعال بد کی نہی فرمائی۔ کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر

انسان کو خدا مجبور نہیں کرتا۔ (دیکھو بحث ۲۵ ماسبق) کرنا نہ کرنا انسان کے اختیار میں ہے
تو نیکی کا کرنا اور بدی کی نسبت خدا کے اختیار میں ہے۔
پس ہر اعتبار سے مخالف کی حجت باطل اور ہمارا دعوے ثابت ہوتا ہے۔

۷۱	الزمر	۳	اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ	اللہ نے بہت عمدہ کلام یعنی یہ کتاب نازل
			كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ	فرمائی جسکی آیتیں ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں
			تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ	اور بعض مکرر بھی آئی ہیں۔ اوس سے اون
			الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ	لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔
			ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ	جو پروردگار سے ڈرتے ہیں۔ پھر اونکے جسم
			وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ	اُنکے دل نرم ہو کر یادِ الٰہی کی طرف مائل ہو جاتے
			اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُدَى	ہیں۔ یہی تو خدا کی ہدایت ہے۔ جسکے ذریعہ سے
			اللّٰهِ يَهْدِیْ بِهٖ مَنْ	جسکو وہ چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے۔ اور جس سے
			يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ	خدائے تعالیٰ توفیقِ ہدایت سلب کر لے۔
			اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝	تو اوسکا رہبر کوئی نہیں ہوتا۔

نوٹ۔ بذریعہ رسول کے خدا کتاب ہدایات بھیجتا ہے۔ جنکو خوفِ الٰہی اور رجحان بایمان ہو وہ اوس ہدایت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ اور جو اسکی طرف توجہ نکریں وہ مردود ہیں۔ یہی مضمون پہلے بھی آچکا ہے۔ جس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔

۷۲	الزمر	۴	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۖ	کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟
			وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ	اور اے پیغمبر وہ تمہیں خدا کے سوا دوسرے معبودوں
			مِنْ دُوْنِهٖ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ	سے ڈراتے ہیں۔ اور جس سے خدا توفیقِ ہدایت

آیت	ترجمہ
اللهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ	سلب کر لیتا ہے۔ اوسکا کوئی رہبر نہین ہوتا اور
وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ	جسے خدا ہدایت فرماتا ہے اوسکا گمراہ کرنیوالا
مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ	کوئی نہین ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ زبردست
بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝	اور انتقام لینے والا نہین ہے؟۔

نوٹ۔ یہ بھی وہی مضمون ہے۔ مطلب یہ ہے کہ۔ اگر بت پرست غیر از خدا دوسرے معبودون کا خوف دلائین۔ تو جو با ایمان ہے وہ تو نہ مانیگا۔ اور جو بے ایمان ہے وہ گمراہ ہو جائیگا۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۶۷	المومن	۷	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ	وہی (خدا ہی) تو ہے جس نے اول تم کو
			مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ	مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر لوتھڑے
			ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ	سے۔ پھر تمکو بچہ بنا کر نکالتا ہے۔ تاکہ تم اپنی پوری
			طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْا اَشُدَّكُمْ	قوت کو پہونچو۔ اسکے بعد تم بوڑھے ہو جاؤ اور
			ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ	تم مین سے کسی کسی کا پہلے ہی وقت پورا کر دیا
			وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى	جاتا ہے۔ غرض اس سے یہ ہے کہ تم مدت
			مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْا	معینہ کو پہونچ جاؤ۔ اور تاکہ تم سمجھ بوجھ
			اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ	لو۔ وہ وہی تو ہے۔ جو جلاتا بھی ہے
			تَعْقِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ	اور مارتا بھی ہے۔ پھر جب کسی امر کو
			يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا	طے فرما دیتا ہے۔ تو فقط فرما دیتا
			قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ	ہو جا۔ پس وہ ہو جاتا ہے۔
			لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝	

نوٹ - خدا کی قدرت کاملہ کا بیان و ذکر ہے - اور انسان کی تدریجی نشوونما کی تفصیل دکھا کر (دیکھو ۵ سبق) اصل غرض یہ فرماتا ہے کہ انسان اپنے فرائض سمجھ لے سمجھ لیا انسان نے تو کیا کرتا ہے - امر صواب کرتا - امر ناصواب سے احتراز کرتا پس یہی ہماری حجت ہے -

نمبر	سورت	آیت	متن	ترجمہ
۴۴	حٰم السجدۃ	۳	وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ج إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ٥	اور ہم نے اُن (کفّار) کے ساتھ ایسے ہمنشین (یعنی شیاطین) مقرر کر دیئے تھے - کہ وہ اُنکے حاضر و غائب جملہ امور کو آراستہ کر دکھاتے تھے - اور صادق آیا اُن پر ہمارا قول (عذاب) کا، جو جنات اور انسان کی گذشتہ اُمتوں کے متعلق تھا - بیشک وہ ضرور نقصان اٹھانیوالے ہوئے ہیں -

نوٹ - شیطان کو ہمنشین بنانے کا معنے یہ ہے کہ ایمان سے رُوگردانی کرنیکی وجہ سے جب ہدایت روک لیگئی - تو برابر معاً لمہ ازل شیطان قریب پہونچیگا - بہکانے کے لئے - پس اِسطرح شیطان ہمنشین بنگیا - (دیکھو سبق ۵ میثاق و ابتلاء) اِس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ شیطان ہی کے قرب میں آکر انسان گناہ کرتا ہے -

نمبر	سورت	آیت	متن	ترجمہ
۴۵	حٰم السجدۃ	۶	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ٥	جو شخص کوئی نیکی کریگا - اپنی ذات کی بھلائی کے لئے - اور جو کوئی بدی کریگا تو اُسکا وبال اُسی پر - اور تمہارا پروردگار بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے -

نوٹ۔ اس سے تو ہمارا دعوے صاف الفاظ مین پورا ثابت ہوگیا۔

۷۶	الشوریٰ	۱	وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۗ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○	اور اگر اللہ چاہتا۔ تو ان سب کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا۔ لیکن وہ جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت مین داخل کرتا ہے۔ اور نافرمانون کا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ کوئی مددگار۔

نوٹ۔ اللہ تعالیٰ سب کو معصوم اُمّت کیون بناتا؟ ۔ ویسے تو فرشتہ موجود تھے۔ اگر پیغمبر سب کو بنا دیتا۔ تو فرائض پیغمبری کس کے ساتھ ادا کرتے؟۔ معاملۂ ازل کے شرائط ہونا تھے۔ طے ہوگئے (دیکھو عنوان میثاق وابتلاء)۔ آدمی امتحان مین آگیا۔ اب کامیاب نکلنا اوس کے اختیار مین ہے۔ ذرا بھی وہ توجہ نیکی کی طرف کرے۔ پس اوسے خدا اپنی رحمتِ ہدایت مین سے لیتا ہے۔ پھر بیڑا پار ہے۔ لیکن بدی کی طرف دِل مائل ہوا۔ تو فریب شیطانی مین پھنس گیا۔ پھر تو وہ انسان بندۂ شیطان ہوگیا۔ اب کون کرتا اوسکی رہبری۔

۷۷	الشوریٰ	۲	لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○	آسمان وزمین کی کنجیان اوسی کے ہاتھ مین۔ رزق کو جسکے لئے چاہتا ہے کشادہ کردیتا ہے۔ اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے۔ بیشک وہ ہر چیز سے خوب آگاہ ہے۔

نوٹ۔ یہی مضمون پہلے بھی آچکا ہے۔ تصریح کی ضرورت نہین (دیکھو ۳۲-۴۰-۶۴ ماسبق)

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۷۸	الشوریٰ	۲	كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ۝	مشرکون پر وہ امر جسکی طرف تم اونکو بلاتے ہو بہت ہی گران گزرا۔ اللہ اوس امر کے لیے جسکو چاہتا ہی منتخب کرتا ہی۔ اور توفیق ہدایت اوسیکو عطا کرتا ہی جو اوسکی طرف رجوع کرے۔

نوٹ۔ اسمین بھی وہی ہے۔ کہ جو اللہ کی طرف رجوع کرے ہدایت ہو جاتی ہے۔ ورنہ کفر و بدکاری مین مبتلا رہتا ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۷۹	الشوریٰ	۵	لِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝	آسمانون اور زمین کی پادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہی پیدا کرتا ہی جسے چاہتا ہی بیٹیان عطا کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بیٹے عنایت کرتا ہی۔ یا اون کو بیٹے اور بیٹیان جوڑ دان ملے ہوے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

نوٹ۔ خالقیت کا مضمون ہے۔ ہماری بحث سے متعلق نہین۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
۸۰	الزخرف	۳	وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ	اور اونھون نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن دونو بستیون (مکہ اور طائف) کے کسی بڑے آدمی پر کیون نہ نازل کیا گیا؟ آیا وہ تیرے پروردگار کی رحمت کو تقسیم کرتے ہین؟ ہم نے

آیت	ترجمہ
رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم	زندگانیٔ دنیا مین انکے بابین اونکی روزی
مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	تقسیم کردی ہے۔ اور اینمین ایک کو دوسرے
وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ	درجہ مین بڑھا دیاہی۔ تاکہ وہ ایک دوسرے
بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ	کو خدمت کے لئے لین۔ تمہارے
بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ	پروردگار کی رحمت تو (دولت کی)
وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ	اون چیزون سے جو یہ جمع کرتے ہین
مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝	کہین بہتر ہے۔

نوٹ۔ اِسکی شانِ نزول یہ ہے کہ کُفّار نے کہا کہ مکّہ اور طائف کے کسی بڑے متموّل آدمی کو منتخب کرکے خدا نے قرآن کیون نہ نازل کیا؟ اِسکے جواب مین خدا فرماتا ہے۔ کہ دنیا کی روزی اور مال و دولت تو ہر شخص اپنی خواہش کے موافق نہین سمیٹ لے سکتا۔ خدا ہی اوسکی تقسیم کرتا ہے۔ اور امرِ نبوّت تو اوس سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ اِسلئے نبی کا انتخاب خود کرتا ہے۔ یہ تو امرِ مشیّتی ہے۔ ہمارے مطلب سے تعلق نہین رکھتا۔

نمبر	سورۃ	آیت	آیت	ترجمہ
۸۱	الجاثیہ	۲۰ و ۲۱	هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ	کُل آدمیون کے لئے یہ قرآن عقل و دانش کی
			وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ	باتون کا مجموعہ ہے) اور اونکے لئے جو یقین رکھتے
			يُوقِنُونَ ۝ أَمْ حَسِبَ	ہین ہدایت و رحمت ہے۔ آیا وہ لوگ جو بدیان کرتے
			الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ	ہین۔ اونھون نے یہ گمان کرلیاہی کہ ہم اونکو
			أَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ	اون لوگون کے مانند قرار دینگے۔ جو ایمان لائے
			آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور نیک عمل بھی کئے۔ ؟ (اِنکا اُنکا) سب کا

			سَوَآءً مَّحۡيَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ۝ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَلِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝ اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۝	سب کا جینا مرنا یکسان ہوگا؟ کیسا برا حکم یہ لگاتے ہین! اور اللہ نے آسمانون اور زمین کو ایک غرض صحیح سے پیدا کیا۔ اور اسلیئے کہ ہر شخص اپنے کیئے کا بدلہ لے۔ اور اون پر کوئی ظلم نہ کیا جائیگا۔ آیا تم نے اوس شخص کی حالت پر غور کیا؟ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہو۔ اور اللہ نے اوس سے توفیق ہدایت سلب کر لی۔ کیونکہ (علم ہوتے ساتے اوس نے نیکی کی طرف توجہ نہین کی) اور اوس کے کان پر اور دل پر مُہر لگادی۔ اوس کی آنکھون پر پردہ ڈالدیا۔ پس اللہ کے بعد اوس کی رہبری کون کرے گا۔ کیا تم نصیحت نہین قبول کرتے؟۔

نوٹ۔ کس وضاحت اور صراحت کے ساتھ اسمین متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ باوجود علم کے انسان نیکی اور بدی کرتا ہے نیکون کی برابری بد نہین کر سکتے۔ اور اسکی کیسی صراحت کر دیگئی ہے۔ کہ فقط ایمان لانا ہی کافی نہین ہے۔ بلکہ عمل صالح بھی لازم ہے یہ آیتین کیسی زبردست دلیل ہین ہماری حجت کی۔

۸۲	القمر	۳	اِنَّا كُلَّ شَيۡءٍ خَلَقۡنٰهُ بِقَدَرٍ ۝	بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے۔

نوٹ۔ کُلَّ شَیۡءٍ (یعنے ہر چیز) مین ضعیف الاعتقاد لوگ افعال انسانی کو شامل کر کے یہ حجت کرتے ہین کہ افعال مین نیک و بد شامل ہین۔ پس افعال بد کو خدا نے ہی پیدا کیا ہے۔ اسلئے گناہون کا مواخذہ نہ ہوگا۔ یہ حجت نہین۔ بلکہ سفسطہ اور اصرار بر حماقت ہے۔ بیشک ہر چیز کو خدا نے پیدا۔ اور ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے۔ اور کائنات کو دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا ساز و سامان انسان ہی کے لئے۔ انسان ہی کے تمتع کے لئے مہیا کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ان کو اپنے کام مین لاتا ہے اور ان مین تصرف کرتا ہے۔ چنانچہ خود خدا فرماتا ہے۔ سُوۡرَةُ البَقَرَہ ع ۲ کے آخر مین۔ هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَكُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا۔ ترجمہ۔ وہ (خدا) وہی تو ہے۔ جس نے زمین کی کل چیزین تمھارے لئے پیدا کین۔ پس ایک طرف انسان اور دوسری طرف اشیاے عالم یون ہی رہتین تو دونون مین کوئی نسبت یا تعلق نہین پیدا ہوتا۔ تعلق پیدا ہوا تو انسان کے تصرف سے۔ اور تصرف فعل ہے۔ پس فعل سے ہی انسان اور موجودات عالم مین تعلق پیدا ہوا۔ اس وجہ سے۔ اور نیز اسوجہ سے کہ جو صفات خدا نے انسان مین خلق کی ہین۔ اونکی وجہ سے بھی۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ پس ہم کو چاہئے کہ جب امر خلقت کی تفصیل کرنے بیٹھین۔ تو سر فہرست انسان ہی کا نام لکھین۔ پھر اسکی تصریح کرین کہ اس انسان کو اللہ نے کس اَنۡدَازَہ سے خلق فرمایا ہے۔ اور وہ اندازہ مختصر مفید جامع ومانع وقاطع بہ چند الفاظ یہی ہے کہ۔ انسان اپنے افعال سے اس دنیا کی کائنات مین جو تصرف اور ان سے جو تمتع کرتا ہے۔ اسکی وجہ سے۔ اور نیز اسوجہ سے کہ وہ صاحب عقل و تمیز اور متحرک بالارادہ ہے۔ جس صفت

ہی کی وجہ سے وہ اپنے مضر و بلے ہودہ اشیاء سے احتراز کرتا ہے - اور فقط اپنے مفید اشیاء سے استفادہ کرتا ہے - اسلئے وہ فاعل مختار ہر فعل نیک و بد کا ہے - جب اختیار فعلی انسان میں ہے - تو انسان ہی اپنے افعال کا خدا ہے اور ذمہ دار بھی ٹھہرا - پس جب اس سب سے بڑی شئی یعنی انسان کے ذیل میں جملہ افعال اختیاری انسان مثل جزء لاینفک کے داخل ہوگئے - تو پھر افعال انسانی کی کوئی دوسری مستقل حیثیت ایسی باقی نہیں رہتی کہ وہ جداگانہ طور پر اور بلا تعلق انسان فہرست مذکورہ میں درج کیجائے - اس بحث سے ثابت ہوگیا کہ اس آیۃ کی مستعملہ لفظ شئی کے مفہوم میں اس محل پر افعال انسان بلا تعلق ذات انسان شامل نہیں ہیں - بلکہ تابع انسان ہیں -

ایک دوسری بات - اسی آیۃ سے متصل اوپر کی آیۃ یہ ہے - یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ ترجمہ - جس دن وہ آگ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے (تب ان سے کہا جائیگا) لو چکھو مزہ (تن بدن میں) دوزخ کی آگ لگنے کا“ پھر فرماکر پھر فرماتا ہے کہ ہم نے - ہر چیز کو ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے“ اب ان دونوں کو ملاکر دیکھو - تو معلوم ہو جائیگا کہ جلانا ہے انسان کو - تو اوسکے افعال ہی کیوجہ سے - چنانچہ اوپر کی آیتوں میں انسان کی نافرمانی کا ذکر فرما دیا گیا ہے - اور اس ساری سورۃ القمر میں چار جگہ پلٹا پلٹا کر خدا فرماتا ہے - وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ ترجمہ - اور ہم نے نصیحت کے لئے اس قرآن کو ضرور آسان کردیا تو ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ - پس ظاہر ہے کہ ذات انسان بلا اپنے افعال

کے مثل جمادات پتھر اور پہاڑ کے تو نہیں رہی - بلکہ انسان اگر انسان ہے - تو بشمول اپنے افعال کے انسان بنتا ہے - ورنہ مُردہ بھی تو بحساب بظاہری انسان ہے - یہ آیتیں درحقیقت فرقۂ قدریہ کی بابتہ ہیں - چنانچہ اس آیۃ میں اسکی طرف لفظاً اشارہ بھی ہے - انکا ہی مذہب تھا جو ہمارے قائل صاحب کا خیال ہے -

مزید برآں اسی آیت کے بعض آیتیں بھی ملاؤ تو آئینہ کی طرح مسئلہ صاف ہو جاتا ہے - آیۃ منقولہ کے بعد یہ ہے -

ترجمہ	آیت	رکوع	سورۃ	نمبر
اور ہر کام جو وہ کر چکے - کتابوں میں لکھا ہوا موجود ہے - اور ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھا ہوا ہے - بالتحقیق پرہیزگار لوگ جنتوں اور نہروں میں بمقام سچی خوشنودی کے بادشاہِ قادرِ مطلق کے پاس ہوں گے -	وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ۝	۳	القمر	۵۴

نوٹ - اس کے فعل ماضی فَعَلُوْہُ (کر چکے) سے معلوم ہو گیا کہ کام کر چکنے کے بعد واقعہ لکھا جاتا ہے - نہ کہ اس سے قبل - پھر لکھا ہے کہ فِی الزُّبُر - یعنے کتابوں میں لکھا جاتا ہے - زُبُر جمع ہے - واحد اسکی زَبُوْر ہے - پھر یہ کئی کتابیں کیسی ہو گئیں ؟ - گناہ پسند - گناہ پرست طبیعتیں تو کہتی ہیں کہ ایک ہی کتاب لوحِ محفوظ ہے اور سب افعال پہلے سے لکھا ہوا ہے - عقل ایمان جو ہو سمجھو - دنیا کا نمونہ پیش نظر رکھو - اور قیاس کر لو کہ لوحِ محفوظ گویا صدر رجسٹر ہے -

اسکی تکمیل کے لئے دوسرے ذیلی رجسٹرات بھی ہین۔ کیون؟ کراماً کاتبین کیا تماشہ دیکھنے کو تمہارے ساتھ لگے ہین؟ نام کے معنے ہین کہ۔ "وہ لکھنے والے بزرگ ہین" اور کئی بزرگ ہین۔ یہہ بھی جمع کا صیغہ ہے۔ پس یہہ کئی بزرگوار کیا لکھ رہے ہین؟ وہی تمہارے اعمال۔ بُرے اعمال ایک رجسٹر مین۔ نیک اعمال ایک رجسٹر مین۔ اسیطرح خدا کو علم ہے کہ اور کن کن اُمور کے لکھنے کا حکم فرمایا ہی۔ یہہ سب جاکر اوس بڑے رجسٹر لوح محفوظ مین شاید لکھے جائین گے۔ یا یہہ کہ لوح محفوظ بعض خاص امور کا ہو۔ اور یہہ دوسری کتابین دیگر مختلف اُمور کی ہون۔ بہرحال ہم کو یہہ معلوم کرادیا گیا ہے۔ کہ انصاف کی ترازو کے ایک پلہ مین ہماری نیکیان۔ دوسرے مین ہماری بدیان تولی جائین گی۔ جدہر کا پلہ جھکا ہوا ہوگا۔ اوسی کے لحاظ سے سزا وجزاء ہماری تجویز ہوگی۔ (دیکھو ۱۲ و ۱۱ و ۱۳ و ۵۰ سزا و جزاء جزء سوم)۔ چنانچہ خود اس آیتہ مین بھی جتایا جاتا ہے۔ نیکی کی تحریص یعنے شوق و رغبت دلانیکی غرض سے۔ کہ جو نیک ہین وہی جنّت کے باغون اور نہرون مین۔ اور خدا سے تقرب حاصل کرکے مزون مین رہین گے۔

۸۴	الحدید	۳	مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ	جو مصیبت بھی زمین پر یا تمہاری ذات پر گزرتی ہی قبل اسکے کہ ہم اوسکو پیدا کرین وہ نوشتہ مین لکھی ہوئی موجود ہی۔ بلاشک یہہ امر اللہ کے لئے آسان ہی۔ یہہ اس غرض سے جتایا جاتا ہی تاکہ کوئی چیز تم سے جاتی رہی۔ تو اوسپر تم افسوس نہ کرو۔ اور جو کچھ (خدا نے) تم کو عطا کیا ہے۔ اوس پر اتراؤ

وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۙ	نہین - اور اللہ کسی چھچھورے شیخی باز کو دوست نہین رکھتا -

نوٹ - اسمین مصیبت کا ذکر ہے - مصیبت کا معنے حادثہ کیا جاسکتا ہی - یعنے وہ ایک واقعہ ہے جو آن پڑتا ہے - اور وہ ناگوار بھی ہوتا ہے - پس اسکے تصور مین دو چیزون کا وجود لازمی ہے - ایک اوس چیز کا جو آن پڑتی - دوسری اوس چیز کا کہ جس پر وہ پہلی چیز آن پڑتی ہے - پس انسان ہی دوسری چیز ہے جسپر وہ ناگوار چیز آن پڑتی ہے - لہذا ایسی چیز انسان کے اختیار سے خارج ہوئی - فلہذا وہ انسانی فعل نہین ہوی - بلکہ مشیئت الہی ہوی -

مصیبت ارضی اور مصیبت نفسی - دو مصیبت کا ذکر ہے - اسکی توضیح یہہ ہے - قحط، پلیگ، وغیرہ - یہہ سب ارضی مصیبتین ہین - انسان مال اولاد کھودے - بجلی گری، ٹانگ ٹوٹی، یہہ مصیبتین نفسی ہین یعنے متعلق بہ ذات انسان ہین - ان پر انسان کا کسی قسم سے بھی اختیار نہین ہے -

اس مسئلہ پر سے ہر قسم کے شک و تامل کا پردہ رہا سہا بالکل اوٹھ جاتا ہے - اسطرح کہ ع ۸۳ ماسبق مین یہہ بتا دیا گیا ہے کہ فعل کے واقع ہونیکے بعد وہ واقعہ لکھا جاتا ہے - قبل واقعہ نہین لکھا جاتا - اس آیتہ مین صاف ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کون امور ہین جو قبل واقعہ لکھے رہتے ہین - فرمایا اس آیتہ مین کہ متذکرہ بالا واقعات یعنے مصیبتین یعنے حوادث یعنے وہ امور جو خارج از اختیار انسان ہین - یہی ہین جو پہلے سے لکھے رہتے ہین - اس سے یہی مستخرج ہوا کہ امور غیر اختیاری انسان

قبل از وقوع ہی لکھے رہتے ہیں۔ مگر امور اختیاری انسان بعد وقوع لکھے جاتے ہیں۔ پس مسئلہ تقدیر یہاں تک کہ اوسکا تعلق افعال انسانی سے ہے حل ہو گیا۔ کہ انسان اپنے افعال کے لئے تقدیر کا مجبور نہیں ہے۔ بلکہ آزاد و مختار ہے۔ اسی اختیار کے استعمال کا وہ ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔

اخیر حصہ اس آیۃ کا یہ بتاتا ہے کہ نفع و نقصان جو کچھ از قسم حال انسان کا ہوتا ہے۔ وہ منجانب اللہ ہے۔ اگر نفع ہوا تو یہ نہ سمجھو کہ تمہاری مساعی کا ثمرہ ہے۔ بلکہ تمہاری مساعی میں برکت منجانب اللہ ہوئی۔ اور اگر نقصان ہوا ہے۔ تو یہی سمجھو کہ خدا کو یہی منظور تھا۔ کیونکہ یہ باتیں خارج از اختیار انسانی ہیں۔

۸۱ تا ۸۴ ہی اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔

۸۵	التغابن	۲	مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ	بغیر حکم خدا کے کوئی مصیبت نہیں پہونچتی اور جو ایمان لاویگا اللہ اوس کے دل کو ہدایت کر دے گا۔

نوٹ۔ آیۃ ماسبق کا ہی مضمون ہے۔ اوسی کے تحت میں بحث پوری ہو گئی ہے۔ آیت میں بھی یہی فرمایا گیا ہے کہ ایمان لاؤ تو ہدایت پاؤ۔ ایمان کے بعد فعل کی نوبت جب آئیگی۔ تو خدا کی طرف سے اوسکی ہدایت بھی پہونچ جائیگی۔

۸۶	المدثر	۲	كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ	ہر متنفس جو کچھ کر چکا ہے اوسکے بدلے میں گروی ہے۔ سوائے داہنے ہاتھ والوں کے۔ جو جنتوں میں گنہگاروں سے یہ دریافت کرتے ہونگے کہ تم کو کھینچ کر آگ میں کس چیز نے پہونچا دیا۔ وہ کہیں گے

قَالُوْا لَمْ نَكُ	کہ ہم نمازیوں میں نہ تھے۔ ہم مسکین کو کھانا
مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَلَمْ نَكُ	نہیں کھلایا کرتے تھے۔ اور ہم باطل میں گھس
نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ وَكُنَّا	پڑنے والوں کے ساتھ گھس پڑتے تھے اور
نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ	ہم روز آخرت کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ	کہ اب ہکو (موت کے ساتھ) اسکا یقین آیا۔ پس
حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ؕ	شفاعت کرنے والوں کی شفاعت اون
فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ	کے کچھ کام نہ آئیگی۔ پھر اب ان لوگوں
الشّٰفِعِيْنَ ؕ فَمَا لَهُمْ	کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ نصیحت سے روگردانی
عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۙ	کرتے ہیں؟ گویا کہ وہ وحشی گدھے ہیں
كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۙ	جو شیر سے بدک کر بھاگتے ہیں بات
فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ؕ	یہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص چاہتا
بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ	ہے کہ اوسے کھلی ہوئی کتابیں
مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا	دیجائیں۔ ایسا تو ہرگز نہ ہوگا۔ بلکہ
مُّنَشَّرَةً ۙ كَلَّا ؕ بَلْ	وہ لوگ آخرت ہی سے نہیں ڈرتے۔
لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ	ہرگز نہیں۔ یہ (قرآن) تو ایک
كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ	نصیحت ہے۔ اب جو چاہے اسے
شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ وَمَا	یاد رکھے۔ اور اگر اللہ چاہے گا
يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ	تو اون کو یاد بھی نہ رہے گی۔ وہی
يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ	اس بات کا اہل ہے کہ اوس سے

اَلتَّقوٰے وَاَھلُ المَغفِرَۃِ ڈرین - اور وہی بخشنے کا اہل ہے:-

نوٹ - یہہ آیات کچہہ اِسطرح کی ہیں کہ کُل کو نقل کر دینا مناسب خیال کیا گیا - اِس کا ابتدائی حصہ بتاتا ہے کہ جسطرح مال بغیر روپیہ دیئے کے رہن سے نہین چھوٹ سکتا - اوسیطرح گنہگار بھی عذاب پائے بغیر نہین رہ سکتے - اِلّا اِسکے کہ شفاعت ہو - مگر یہہ بھی لکھدیا ہے - کہ ایسون کی شفاعت بھی بے سود ہوگی - تھوڑے سے بہت گناہ بھی گنوادیئے ہین - مثلاً نماز نہ پڑہنا - مسکین کو نہ کھلانا - اعمال و افعال باطلہ مین مستغرق ہو جانا - عاقبت سے انکار کرنا - اِس تفصیل مین ایمان اور عمل صالح دونو داخل ہین - پھر ایک تاریخی ذکر بھی شستہ بیان کر دیا گیا ہے - جسکی حقیقت یہہ ہے کہ کفار یہہ چاہتے تھے کہ ہر ایک کے پاس خدا کے پاس سے ایک نوشتہ آنا چاہئے - کہ وہ آنحضرتؐ پر ایمان لاوین - اِسکے متعلق ارشاد ہوتا ہے - کہ ایسا تو ہرگز ہرگز نہ ہوگا - یہہ کتاب تو ایک نصیحت ہدایت ہے - آیت کے ختم پر لکھا ہے کہ خدا ہی سے ڈرنا چاہئے - وہی بخشنے والا ہے - اگر اِسطرح ایک طرف تو خدا سے ڈرے - اور دوسرے طرف اوسکی رحمت کی آرزو کرے - تو یہی باعث رضائے الٰہی ہوگا - اور جو اللہ چاہے گا کہ ہدایت نصیحت یاد رہے - یہی ہے معنے اِس عبارت کا کہ "اگر اللہ نہ چاہے گا تو اونکو یاد بھی نہ رہیگا" ظاہر ہے کہ چاہنے کا سبب پیدا کیا جائے - اوسکے بعد رحمت کا استحقاق پیدا ہوگا - اُسی ابتدائی عبارت مین یہہ جو لکھا ہے کہ - "ہر متنفس جو کچھ کر چکا ہے - اوسکے بدلے مین گروی ہے - سِوائے داہنے ہاتھ والون کے" اِسمین "داہنے ہاتھ والون" سے مراد وہ لوگ ہین جنکے داہنے ہاتھون مین اونکے پاک و صاف اعمال نامے ہونگے - یعنے وہ جنکے متعلق خدا نے تجویز فرمادی

ہوکہ وہ بہشت مین رہین ۔ (دیکھو ص جزء دوم و ص ۴۴ جزء سوم)

۸۷	الدھر	۲	اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۝ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِہٖ ؕ وَالظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝	بیشک یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کے حضور مین پہونچنے کے لئے راستہ اختیار کرلے۔ مگر جبتک خدا کی مرضی نہ ہو تم ایسا چاہو گے ہی نہین۔ بیشک اللہ علم اور حکمت والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت مین داخل کرلیتا ہے۔ اور جو نافرمان ہین اون کے لئے اوس نے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے۔

نوٹ۔ بات یہی ہے کہ اللہ کی طرف رجوع کیا جاے۔ اوسکے احکام کی تعمیل کیطرف توجہ کیجاے۔ ایسا ارادہ کیا جائے۔ تو ایسون سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اور ہزار ہا راستے اپنے حضور مین پہونچنے کے وہ خود بتا دیتا ہے۔ توفیقِ ہدایت عطا فرماتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ لازم ہے کہ انسان اپنے اعمال سے خدا کو راضی رکھے۔ پھر خدا کا فضل ہی فضل ہے۔

۸۸	النبأ	۱	وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ کِتٰبًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَکُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ۝	اور ہم نے ہر چیز کو قلمبند کررکھا ہے (کہ ہم کھین گے) تو اب مزہ چکھو۔ ہم تمہارے لئے عذاب پر عذاب بڑہائین گے۔ بیشک پرہیزگارون کے لیے کامیابی ہے۔

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ؕ	یعنے (رہنے کو) باغات - اور (کھانے کو) انگور - اور (دل بہلانے کو) نوعمر حسین عورتین اور (پینے کو) چھلکتا ہوا پیالہ -

نوٹ - ثابت ہے اس آیتہ سے کہ اعمال لکھے جارہے ہین - گنہگارون کو حکم ہوگا کہ اعمال بد کے بدلے مین عذاب دوزخ کا مزہ چکھو - اور پرہیزگارون کو نعمات مرحمت ہونگے -

جزءچہارم پر اجمالی نوٹ

اس جزء کے کئی مقامات مین تم پڑھ آئے ہوگے کہ - (۱) خدا نے انسان کی انکھ پر - کان پر - دل پر - پردہ ڈال دیا ہے - (۲) جسکو وہ چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے - اور جسکو چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے - (۳) - اگر چاہتا تو سبھون کو نیک بندے بنادیتا - اون مقامات پر تفصیلی نوٹ لکھدیئے گئے ہین - سہولت فہم کے لیے یہان اس جزء کے ختم پر اون نوٹون کے متعلق اجمالی ذکر کردیا جاتا ہے - کیونکہ انہین آیات کی غلط تعبیر گناہ پسند طبیعتین کرتی ہین -

ختم جزء اوّل پر بہ تفصیل تمام سمجھا دیا گیا ہے - کہ خداے تعالیٰ نے انسان کو ہدایت فرمادی کہ انسان خدا پر ایمان لاوے - اوس ایمان پر ثابت قدم رہے - اور عمل صالح کرے - یہہ بھی معلوم کرادیا کہ دنیا مین نبی اور رسول بھیج بھیجکر بھی ہدایت کا سلسلہ جاری رکھیگا - اور اسکی بھی خبر کردی - کہ وہ حَبْلُ الْوَرِيْد سے بھی قریب تر انسان کی ذات مین موجود ہے - اور ہر فعل نیک و بد سے انسان کو مطلع کرتا رہتا ہے - جس کیفیت کا نام فی زماننا لفظ کانشنس سے متعارف ہوگیا ہے - اس بار بار کی جا بہ جا یہ ہدایت پر عمل کرنا ہر ذی فہم خدا ترس انسان کا

فرض ہے۔ اسی سے خدا کی مرضی پوری ہوتی ہے۔ اسی سے خدا راضی اور خوش ہوگا
اور ہدایت خاص کی رحمت سے ہمکو سرفراز فرمائیگا۔ جب انسان ان
ہدایات متواترہ پر عمل نہ کرے۔ تو خدا اوس سے ناراض ہی نہین بلکہ [illegible] ہو جائیگا۔ اور وہ
انسان مغضوب ہو جائیگا۔ پس جب یہ کیفیت [illegible] تو اب کونسا موقع ہدایت کا باقی
رہا۔ معمولی آجکل کے شاعر بھی تو اقتضائے فطرت سناتے ہین کہ مصرع "نہین سنتے تو ہم
ایسون کو سناتے بھی نہین"۔ ہدایت تو اللہ کر ہی رہا ہے مگر انسان ہے کہ سنتا ہی نہین
پھر اولٹے کہنے لگو۔ کہ اللہ چاہتا تو ہم سے گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ پھر کیون نہین کہدیتے
کہ گناہ کو پیدا ہی نہ کرتا ہم۔ یا یہ کیون نہین کہدیتے کہ ہم کو فرشتہ ہی بنا دیتا ہم۔ یا یہ کیون نہین
کہدیتے۔ کہ ہم سب کو پیغمبر ہی بنا دیتا ہم۔ کیا خلق آدم سے قبل خدا نے ملکوت یعنی فرشتون
کو نہین خلق کر دیا تھا ہم۔ اونکو تو گناہ کرنا یاد ہی نہین۔ اور اگر سب پیغمبر ہو جاتے۔ تو پیغمبری کے
فرائض وہ کسکے ساتھ ادا کرتے۔ جبکہ سب ہی معصوم ہوتے ہم۔ اور پھر سمجھو۔ کہ اگر سب اسطرح
نیک ہی نیک بنا دیئے جاتے۔ تو وہ مستحق ثواب کس بنا پر ہوتے ہم۔ یہ تو حماقت ہی کی نہین
بلکہ جنون کی سی باتین ہین۔

تم کیا دنیا مین نہین دیکھتے ہو۔ کہ شاگرد اگر اعتقاد۔ وفا اور توجہ کے ساتھ ریاضت کرکے
اوستاد کی تعلیم دلنشین کرلے۔ تو اوستاد اوسکو چند ایسے نکات کمال سکھا دیتا کہ جنکے حاصل کرنے
مین شاگرد کا ایک حصۂ عمر صرف ہو جاتا۔ کسی حکیم کا اچھا شاگرد ہو۔ تو حکیم اپنے خاص تجربہ
کی باتین اوسکو بتا دیتا۔ اسی طرح اگر میثاق کی سادی ہدایت پر انسان عمل کرکے ایمان
لائے۔ اور ایمان پر ثابت قدم رہکر عمل صالح کی طرف رجحان کرے۔ تو خدائے تعالیٰ
اپنے تقرب خاص کا طریقہ بھی بتا دیگا جسکو حاصل کرنے کا پیش خیمہ ایمان اور عمل صالح

ہے۔

بروزازل خدا نے آدمؑ کو خلق کرکے علم و عقل عنایت فرمائی۔ اب جو روزانہ بیشمار انسان دنیامین پیدا ہوتے رہتے ہین۔ وہ بھی ہین تو اولاد آدمؑ ہی۔ اسلئے ہر انسان مین علم و عقل کا جوہر رہا کرتا ہے۔ جس سے اوسکو نیک و بد کی تمیز بھی رہتی ہے۔ ابتک بیشمار پیغمبر پیدا ہوگئے۔ جنھون نے وہی ہدایت میثاق سنائی اور سمجھائی۔ اور اب تو ہمارے رسول مقبول صلعم کے ذریعہ سے ہماری دایمی ہدایت کے لئے قرآن مجید ہمارے ہاتھون مین دیدیا گیا ہے۔ جو ابتدائے آفرینش سے لیکر اسوقت تک اور آیندہ کے لیئے بھی ایک مستقل اور غیر تبدیل طلب مجموعۂ ہدایات ہے۔ یہ قرآن اب ہمارے لئے جملہ انبیاء اور مرسلین کا قایم مقام ہے۔ وہی میثاقی ہدایت اب بھی اگر تم سننا چاہتے ہو۔ تو سن لو۔ جبکہ تمہارے گھر کسی ہے کے بچہ تولد ہو۔ غور سے سنو۔ اور سمجھو۔ جیسے ہی بچہ رحم مادر سے قابلہ یعنے دایہ کے ہاتھ مین نکل آتا ہے۔ تو تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ بچہ رو رہا ہے۔ ایسا نہین ہے بلکہ وہ بچہ اپنی مخفی لکنت بھری زبان مین ایک خاص ضغط کے ساتھ چیخ چیخ کر اپنا پہلا کلمہ اَللّٰہ اَللّٰہ کا سناتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے حدیث شریف کا کہ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔ ترجمہ۔ ہر بچہ اللہ کے خاص طریقہ پر پیدا ہوتا ہے"۔ طریقہ" کے معنوں مین دوسری لفظ "دین" ہے۔ اور خدا اپنے مقرر کردہ خاص طریقہ کے متعلق فرماتا ہے۔ سورۃ آل عمران ع بین اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ترجمہ۔ اللہ کے پاس کا دین اسلام ہے"۔ اسطرح ہر بچہ کو بھی اللہ تعالی دین اسلام پر پیدا کرتا ہے۔ اب اگر وہ گمراہ ہوجاوے۔ تو اوسکا وبال کس کے سر؟۔ بیشک اوسی کے سر ہوگا۔

اتنا کچھ اہتمام ہو چکنے کے بعد توقع تو ہوتی ہے کہ انسان اپنا معاہدہ پورا کریگا - شعائر پر ایمان لائے گا۔ اوس ایمان پر ثابت قدم رہیگا - اور عمل صالح کرے گا - جب انسان ایسا نہین کرتا - تو خدا فرماتا ہے قرآن مین - اے محمدؐ - ان دنون کے سمجھانے مین تم ہرا - مت جھرے کر کھاؤ - مگر وہ تو چشم حسن بینش نہین رکھتے - ہزار نصیحتین سناؤ - مگر وہ تو گوش نصیحت شنو نہین رکھتے - ہزار دلیلون سے سمجھاؤ - مگر وہ تو قلب صواب احساس نہین رکھتے - جب کوئی دیکھتا - سنتا - سمجھتا ہی نہین - تو تم کبھی اون کو نہ دکھا سکتے - نہ سناتے نہ سمجھاتے - پس اب چھوڑ دو اون کو اونکی خود اختیار کردہ حالت غفلت و سرگردانی مین اب تو اونکی آنکھ - کان - اور دل پر پردہ ڈال دیا گیا ہے - یہ ہین معنی ان الفاظ کے جن کو خداے تعالی نے بعد اتمام حجت اپنے عتاب مین فرمایا ہے -

یہی سمجھلو - کہ تمہارا ایک لڑکا ہے - جو تحصیل علم کی طرف توجہ نہین کرتا - تم ہر طرح سے اوسکی تعلیم مین کوشش کر رہے ہو - مگر وہ مائل نہین ہوتا - شعور کو پہنچ چکا - مگر اوسکی خودسری بڑہتی جاتی ہے - تم اوسکو مدرسہ بھیجتے ہو - کیا کیا کتابین کیسے آدمی بھی اوس کے ساتھ لگا دیتے ہو - اوستاد گھر پر بھی رکھتے ہو - روپیہ فراخ دلی کے ساتھ صرف کرتے ہو - مگر تمہارا لڑکا آوارہ ہی رہتا ہے - بلکہ خیرگی مین ترقی کرتا جاتا ہے - اور یہ ثابت کرتا ہے - بقول سعدی علیہ الرحمۃ ع - "تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد است" اور تم کو اوسکی طرف سے بالکل ناامیدی ہوجاتی ہے - بے ساختہ تمہاری زبان سے نکل جاتا ہے - سہ پتھر مین کبھی پانی تاثیر نہین کرتا ہے ویرانہ مین گھر کوئی تعمیر نہین کرتا - اور تنگ اگر تم اوس ناشدنی لڑکے کو عاق کر دیتے ہو - گھر سے نکال دیتے ہو - اوسکے کھانے

کپڑے یعنے جملہ لوازمِ نفقہ کو بند اور موقوف کر دیتے ہو۔ اور کہدیتے ہو۔ جا۔ پھر اکر محتاج ومفلس وذلیل وخوار۔ مر بھی نا ہنجار۔

پس بعینہٖ یہی کیفیت اور ایسا ہی منشاء ان آیات کا ہے۔ پھر گناہ جو طبیعتوں کو معانیٔ مخالف کی تلاش وجستجو مین کاوش کیون ہوتی ہے؟۔

نوٹ۔ (۱) آنکھ پر۔ کان پر۔ دل پر پردہ ڈالنا۔ مُہر کرنا۔ چھاپہ لگانا۔ اِس جزء کے ص ۱۲ و ۲۴ و ۴۲ و ۴۴ و ۴۸ و ۸۱ مین مذکور ہے۔

(۲)۔ ہدایت کرنے اور گمراہ کرنے کا ذکر ص ۴۲ و ۵۰ و ۸۱ و ۹۱ و ۳۷ و ۴۱ و ۴۵ و ۵۲ و ۵۵ و ۵۶ و ۶۱ و ۷۲ و ۷۸ و ۸۱ و ۸۵ مین ہوا ہے۔

(۳) جسکو خدا چاہے راہِ راست دکھا دے۔ سب کو معصوم بنا دے۔ ایسا ذکر نمبر ہاے ذیل مین کیا گیا ہے ص ۱۳ و ۱۶ و ۲۸ و ۳۱ و ۳۵ و ۳۹ و ۴۱ و ۶۵ و ۷۶ و ۷۸ و ۸۶ و ۸۷۔

خاتمہ

مین خیال کرتا ہون کہ بہ تائید ایزدی مین نے یہہ ثابت کردیا ہے کہ خداے تعالیٰ نے انسان کی خلقت مین جوہر عقل حوصلۂ علم۔ اور مادۂ تمیز مابین نیک و بد عطا فرمایا ہے اور اوسکو اوسکی مخلوقیت اور عبودیت کی حد تک اوسکے امور مین فاعل مختار بنادیا ہے۔ پس اب انسان کا فرض ہے کہ وہ ایسا عمل کرے کہ جو موافق مرضی ربانی ہے۔ اسکی دریافت کا جوہر اوس مین ہے کہ کسطرح کے عمل سے وہ خداے تعالیٰ کو راضی رکھہ سکیگا۔ جزء چہارم کی تمہید مین لکھدیا گیا ہے کہ اسکے لئے لازم ہے کہ استعمال صائب عقل کا کرے۔ اور رجحان بہ صلاح کرے۔ خدا خود فرماتا ہے سورۂ نجم کے رکوع ۳ مین کہ۔ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (جزء سوم ۴۲) ترجمہ۔ انسان کے لئے کچھہ بھی نہین ہے سواے اوتنے کے جتنی اوس نے کوشش کی۔ پس انسان کے لئے لازم یہہ ہے۔ کہ وہ ایسے افعال کرے کہ جس سے پروردگار راضی اور خوشنود رہے۔ انسان کے ہر فعل کا حسن و قبح اوسکے اثر سے متحقق ہوتا۔ اور ہم غور کرتے ہین تو یہہ دریافت ہوتا ہے کہ انسان کے افعال باعتبار اونکے اثر اکثے تین قسم کے ہوا کرتے ہین۔ یعنے

(۱)۔ وہ فعل جسکا اثر موافق مرضی پروردگار کے ہوتا ہے۔ مثلاً ایمان۔ عبادات۔ خیرات مبرات۔ بے نفسی وغیرہ۔ اسکو فعل حسنہ کہین گے۔

(۲)۔ وہ فعل جسکا اثر خلاف مرضی پروردگار کے ہوتا ہے۔ مثلاً۔ شراب خواری زنا۔ تعدی علی حقوق العباد۔ وغیرہ۔ اسکو فعل سیئہ کہینگے۔

(۳)۔ وہ فعل جو صفتِ نیک و بد سے خالی اور معمولِ انسانی ہے مثلاً چلنا پھرنا۔ سونا۔ بیٹھنا۔ کھانا۔ پینا۔ وغیرہ۔ اور یہہ حساب مین داخل نہین ہو سکتے ہین۔

پس انسان کے مطمحِ نظر افعالِ حسنہ ہی ہونے چاہئین۔ اب ہم ازل سے اس وقت تک انسانی نفسانی کیفیات پر بنظرِ غائر توجہ کرتے ہین تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ قریب قریب بہ زمانۂ ازل ہی ملعون شیطان نے حضرت حوّا کو ناقص العقل دیکھکر اغوا دیا کہ شجرِ ممنوع سے لذت اوٹھائے۔ اور حضرت حوّا نے حضرت آدم کو اسکی ترغیب دی۔ اور اسپر مصر ہوئین۔ اور حضرت آدم سے بپاسِ صحبت سہو ہوگیا۔ پس اس سے معلوم ہوگیا کہ انسان کے ارادہ مین اثرِ اغوائے شیطان کا اوسوقت ہی سے داخل ہوگیا ہے۔ جسکا نتیجہ ہم اب یہہ دیکھتے ہین کہ انسان کی طبیعت مین شیطنت داخل ہوگئی۔ اسی وجہ سے ضرورت اسکی ہے کہ انسان زیادہ استقلال کے ساتھ اس اثر سے بچتا رہی۔ اس تمہید سے میری غرض اس موقع پر یہہ ہے کہ اسی شیطانی اثر سے انسان مین یہہ کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ کہ کسی انسان مین ہنر دیکھتا ہے۔ تو اوسکو معمولی نظر سے دیکھتا ہے۔ بلکہ اوسکا پہلا رجحان یہہ ہوتا کہ کچھہ عیب چینی کرے۔ اکثر یہہ ہوتا ہے کہ گو مجبوراً انسان کو کہنا پڑتا ہے۔ کہ فلان مین فلان ہُنر ہے۔ اسکے ساتھہ ہی یہہ بھی کہدیتا کہ۔ مگر فلاں بات ٹھیک نہین۔ برخلاف اسکے اگر کسی مین ذراسی برائی۔ گو سہواً ہی سہی۔ پائی جائے۔ تو یہہ حکم لگا دیتا۔ بلا تحقیق۔ اور محض فرض کرلیکر بھی۔ کہ وہ شخص بہت ہی بہت برا ہے۔ اور عادتاً برا ہے۔ پہلے تو یہی نہین متحقق ہو سکتا کہ۔ نیکیوں کا احصاء کیا جائے۔ مگر برائیون پر اگر اچھی طرح غور کیا جائے تو اونکا احصاء اگر بالکلیہ نہ بھی ہو سکے۔ اونکی نوعیت تو متحقق ہو جاسکتی ہے۔ میری نظر سے کوئی ایسی کتاب نہین گذری کہ جسمین جملہ نیکیوں اور بدیوں کی فہرست بتا دیگئی ہو۔ شاید یہہ میری کم استعدادی

اور محدود نظری ہو۔ بہرحال مناسب ترین طریقہ انسان کے لیے یہ ہے کہ وہ ہر فعل کے قبل اسپر غور کرلے کہ وہ اوسکی ذات کے لیئے آخرت مین برا اثر تو نہین پیدا کریگا۔ پس اس سے احتراز وہ کرے۔ تو اوسکے بعد اوسکے افعال ضرور حسنہ ہونگے۔

پس اب اسکی ضرورت ہوی کہ اون افعال کی نوعیت دریافت کیجاے۔ جو برے ہین اور **گناہ** کہلاتے ہین۔ گناہ کی تعریف مین نے ابتدائی حصہ مین بتا دی ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہین ہے۔ اسی موقع پر مین مناسب سمجھتا ہون کہ ایک اور امر کی طرف توجہ کرون۔ کہ جس سے گناہ پسند طبیعتون کو ایک قسم کی حمایت ملتی ہے۔ عوام کے خیال مین یہ بات ہے۔ کہ گناہ کر بھی لین۔ کیا ہوگا؟ تھوڑی ملامت آخرت مین ہو جایگی۔ لیکن عذاب کی نوبت ہی نہین آیگی۔ کیونکہ مومن مسلمان کے لئے شفاعت بھی تو ہے۔ ہمارے رسول اکرم ہماری شفاعت فرماوین گے۔ بس چھٹی ملجایگی۔ میرے خیال مین کم فہم لوگون سے ایسے امور کا بیان کرنا بھی ایک گناہ ہے۔ کیونکہ وہ لوگ اپنی کم اور پر خطا فہم سے کچھ کے کچھ معنے کر دیتے ہین۔ پس اس مسئلہ کی بحث کے ذیل مین اس خیال غلط کے متعلق بھی بحث کر دینی مناسب تصور کرتا ہون۔

عام اعتقاد یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائینگے۔ گناہ سب بخش دیلے جائینگے۔ اسکے متعلق مین پہلے عام بحث کرونگا۔ باصطلاح فقہ بخشش کو عفو کہتے ہین اسکے معنے ہین۔ حق مواخذہ ہونے پر بھی بدلہ اور عوض نہ لینا۔ پس غور طلب یہ امر ہے کہ کسی گناہ کا بدلہ اور عوض نہ لیکر بخش دینے کا حق کسکو ہے یا کس کسکو ہے۔ باعتبار ماہیت گناہ کی دو قسمین قرآن شریف مین بتائی گئی ہین۔ صغیرہ اور کبیرہ۔ مین انکی تعریف یہ سمجھتا ہون۔ کہ جو گناہ عفو ہو سکتے ہین۔ وہ صغیرہ ہین۔ اور جو عفو نہین ہو سکتے ہین۔ وہ کبیرہ

ہین - خلاصہ یہہ کہ گنجایش عفو کے اعتبار سے گناہ صغیرہ یا کبیرہ ہو سکتے ہین - اب یہہ دریافت کرنا ہے کہ ممکن العفو کون سے گناہ ہو سکتے ہین -

یہہ تو ہر مُسلم کے عقیدہ اور ایمان کی بات ہے کہ خدا غفور الرحیم ہے - اسکے ساتھہ ہی ہر مُسلم کا یہہ بھی اعتقاد اور ایمان ہے - کہ خدا بڑا عادل اور مُنصف بھی ہے - اس وصف کے اعتبار سے یہہ خیال ہوتا ہے کہ اگر کسی گناہ کے مواخذہ کا - یا اوسکو بلا بدلہ اور عوض لینے کے بخش دینے کا حق کسی اور کو ہے - تو خداے تعالیٰ اوسکا حق سلب نہ فرمائیگا - یہہ تو ہر مومن مسلمان ضرور تسلیم کریگا - کہ قدرت کاملہ خدا ہی کی ہے - بیشک - لیکن جب اوسی نے کسی بندہ کو بھی حق دیدیا ہے - تو اوس حق کو سلب بھی نہ فرمائیگا - مثلاً زیر بحث سُوال مین زنا اور شراب خواری - دو گناہ تمثیلاً ذکر کیے گئے ہین - عفو کے اعتبار سے دونو کی جُدی جُدی کیفیت ہے -

شراب خواری ایسا فعل ہے - جو فاعل کے نفس سے متعلق - اور اوسی کی ذات تک محدود ہے - حکم شرع کے خلاف ہونے سے بیشک ذات باری تعالیٰ ناخوش ہوگی - عفو کا اختیار پورا پورا خدا ہی کو ہے - پس اسکے متعلق توبہ قبول فرمالیگا - وہ غفور الرحیم ہے -

زنا دو قسم کا ہے - مُحصنہ اور مَحض - زنائے مُحصنہ ایسا فعل ہے کہ جس سے ایک دوسرے انسان کے حقوق زوجیت مین دست اندازی بغیر حق کیجاتی ہے - پس یہہ خطا بمقابلہ شوہر مُزنیہ کے کیگئی - حق مواخذہ اس خطا کا خدا نے اوسکو دے رکھا ہے - اس لیے شوہر مُزنیہ اگر چاہے تو بخش دیسکتا ہے - دوسرے الفاظ مین یہہ سمجھنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے اس حق کو شوہر مُزنیہ پر منتقل فرمادیا ہے - پس اس گناہ کو خدا خود بخشدینا پسند نہ فرمائیگا - کیونکہ وہ بڑا مُنصف ہے - کسی کے حق حاصلہ کو سلب فرمانا نہین چاہیگا -

لیکن زنائے مَحض بلا شوہر عورت سے ہونا - زانی و مُزنیہ - دونو اپنی اپنی ذات

کی حدتک مجرم ہوئے۔ انکی توبہ بھی خدا قبول فرمائیگا۔ وہ غفور الرحیم ہے۔
اس بحث کا یہہ نتیجہ ہوا کہ جس گناہ کے اثر مین کسی دوسرے انسان کا نقصان ہو جائے۔ تو اوسکو
بخشنے کا حق بھی خدا نے اوسی دوسرے انسان پر منتقل فرما دیا ہے۔ عام فہم بحث سے مین نے
یہہ نتیجہ ثابت کیا ہے۔ میرا یہہ معاہدہ تھا اس تحریر مین۔ کہ کسی حدیث یا قول ائمہ و بزرگان دین کو
پیش کرکے مین اپنے مخاطب کو عقیدتاً مجبور نہ کرونگا۔ اس موقعہ پر بحث تو مین نے عقلی کردی
اور اپنی فہم ناقص مین اوسکو ثابت بھی کردیا۔ اس استخراج نتیجہ کی تائید مین دلیلاً مین یہہ بتانا چاہتا
ہون کہ آیتہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ترجمہ۔ بیشک شرک بہت بڑا گناہ ہے (سورہ
لقمٰن ع ۲) کی تفسیر کے ذیل مین حضرت امام محمد باقرؑ سے کافی مین منقول ہے کہ امام علیہ السلام نے
باعتبار عفو گناہ کی تین قسمین فرمائین۔ حسب ذیل:۔

(۱)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خدائے تعالیٰ ہرگز نہین بخشیگا۔ اور وہ شرک ہے۔

(۲)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خدائے تعالیٰ بخشدیگا۔ اور وہ ایسا گناہ ہے جسکو انسان خود
اپنے اوپر اور اپنی ہی ذات پر کرلیتا ہے۔

(۳)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خدا نہ چھوڑیگا۔ جس سے چشم پوشی نہ کریگا۔ اور وہ حقوق العباد سے
متعلق ہے۔

پس اس سے بھی پوری طرح ثابت ہوگیا۔ کہ میری تقسیم گناہ کی قسم دوم امام علیہ السلام کی
قسم سوم ہے۔

اب رہجاتی ہے شفاعت کی بحث۔ یہہ ایک مشکل مسئلہ ہو جاتا ہے۔ خصوصاً بحث بالا کے
بعد۔ لیکن اسکو بھی مین عام فہم طور پر اسطرح حل کرتا ہون۔ اور ہر دو مشکلون مین توفیق اس تاویل سے
کردیتا ہون کہ۔ اولاً۔ ہر شخص مستحق شفاعت نہین ہوسکتا پہلے اوسمین اوسکے ایمان اور اعمال

کیوجہ سے ایسا وصف پیدا ہوجانا چاہیئے۔ کہ جس سے اسکے لیئے استحقاق شفاعت پیدا ہوجائے لیکن اگر وہ مستحق شفاعت ہی نہین ہوتا ہے۔ تو شفاعت کی نوبتہ ہی نہ آئیگی۔ ثانیاً یہہ کہ حسب ارشاد امام محمد باقر علیہ السلام کوئی شخص جس نے حقوق العباد کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اوس کو خدائے تعالیٰ نہ چھوڑیگا۔ اوسکے گناہ سے چشم پوشی نہ فرمائیگا۔ پس اوس گناہگار کو عذاب تو بہر حال ہوتی جائیگا۔ لیکن ایک حد تک عذاب بھگت چکنے کے بعد جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائین گے۔ اور وہ نجات پالیگا۔ اس دنیا مین بھی مجرمان سزایاب مدت قید مقررہ کے اختتام سے قبل بھی آزاد کردیئے جاتے ہین۔ اور ثالثاً یہہ بھی قیاس ہوسکتا ہے کہ جس ایسے گناہگار کی شفاعت حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور ہو۔ تو پہلے آنحضرت شاید اوسی شخص کی شفاعت فرمائین گے جسکے حق مین شفاعت طلب شخص نے زیادتی کی تھی اور وہ شخص مضرت رسیدہ اس نعمت شفاعت کے ادائے شکر مین۔ خود اپنے حق مواخذہ سے دست بردار ہوجائے۔

اس ساری ضمنی بحث کا اجمالی نتیجہ اسطرح نکالا جاسکتا ہے۔ کہ میرے مخاطب صاحب الحمد للہ مسلم ہین۔ لہذا مین اونکو گناہ شرک سے پاک تسلیم کرلیتا ہون۔ پس اب رہ گئی دو قسم کے گناہ۔ یعنے گناہ بذات خود۔ اور گناہ تَعَدِّی عَلٰی حُقُوقِ الْعِبَاد۔ انسان نہین معلوم کرسکتا۔ آیا خدا اوسکے ذاتی گناہ کو بخشنا چاہیگا یا نہین۔ اسکا اندازہ انسان خود نہین کرسکتا۔ اسکا اندازہ کرنے والا خود خدائے پاک غفور الرحیم ہے۔ اور حقوق عباد کے متعلق گناہ سے نجات تو ایک امر مشکل ہی سا معلوم ہوتا ہے۔ پس صورت یہہ ہوگئی۔ کہ گناہ کے تصور کے ساتھ ساتھ دل کو۔ جگر کو۔ رگ رگ کو۔ سراپا کو۔ دہلا دینے والا عذاب دوزخ کا منظر سامنے موجود ہوجاتا ہے۔ اس عذاب دوزخ سے نجات کی سبیل کرے انسان تو کیونکر کرے۔ یہہ سبیل

انسان کے ہاتھ مین۔ بالکل اوسکی قدرت مین خدا نے دے رکھی ہے۔ اسمین خدا نے جوہرِ عقل عنایت فرمایا ہے۔ اسکا استعمال صائب وہ کرے۔ تو مشکل آسان ہوجاتی ہے۔ اِرتکابِ سیّئات سے بچنے کی سبیل نکل آئیگی۔ ایسی نیت کے بعد خدائے تعالی خود اپنی ہدایت سے وبساطرِ لقیہ اوسکی عقل مین القا فرمادیگا۔

اب مین اس مُہم کو آسان کرنیکا ایک نکتہ بھی بتا دیتا ہون۔ وہ یہہ ہے کہ ہر فعل کے وقت خدائے رحمٰن الرّحیم اپنی ذات سے بلا کسی درمیانی واسطہ کے بذریعہ کانشنس ٹوکتا ہے۔ اگر فعل بد ہے۔ اور اطمینان دلاتا ہے۔ اگر فعل نیک ہے۔ اگر وہ فعل خالی از صفاتِ نیک و بد کے اور معمولِ انسان ہے۔ تو کانشنس اسمین دخل بھی نہین دیتا۔ ہر انسان اسکا اپنے روزمرہ مین محسوس کرلے سکتا ہے۔ اب سمجھو کہ کانشنس کے ٹوکنے کے کیا معنی ہین؟ ۔ معنی یہہ ہین۔ گویا بہ چند الفاظ کانشنس یہہ تنبیہ کرتا ہے۔ اِحتیاط کرنا۔ بچنا۔ اور احتیاط ایک خاص کیفیت جوہرِ عقل کی ہے۔ جسکو دنیا بھر کے فلاسفر تسلیم کرتے ہین۔ اِحتیاط کی تعریف یہہ ہے۔ **ھُوَ حِفْظُ النَّفْسِ عَنِ الْوُقُوعِ فِی الْمَآثِمِ۔** (علامہ سید شریف) ترجمہ۔ احتیاط سے مراد قابلِ احتراز چیزون سے بچنا ہے۔ اور قابلِ احتراز چیز اِثم ہے۔ (صفحہ ۶ تعریف اِثم)۔ پس جب بچنے کے لئے فکر کیجائیگی۔ تو بہ الفاظِ دیگر بچنے کی **تدبیر** کیجائیگی۔ اِس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تدبیر کی بھی تعریف کردیجائے۔ خصوصاً اسوجہ سے بھی کہ میان نور اللہ سلمہ کے دوسرے دوست نے اسکا ذکر کردیا ہے۔ اسلیے اِس بحث مین اوسکا ذکر بھی ہوجانا مناسب ہے۔ مبادا اونکی دلشکنی ہو۔ ادکھین علامہ سید شریف نے تدبیر کی حسب ذیل تین تعریفات بلحاظِ مختلف نوعیت کے کی ہین۔

(۱)۔ **اِسْتِعْمَالُ الرَّاْیِ بِفِعْلٍ شَاقٍّ**۔ ترجمہ۔ رائے کا استعمال مشکل کام مین جیسا

کہ انسانی امکانی امور مین ہوا کرتا ہے۔ ناممکن امور مین تدبیر کیا چل سکتی۔ مثلاً موت سے بچنے کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے؟

(۲)۔ اِجراءُ الامور علی علم العواقب۔ ترجمہ۔ بعد مین آنیوالے امور کو جانکر عمل کرنا۔ اسی کو عاقبت اندیشی کہتے ہین۔ مثلاً پالٹکس۔

(۳)۔ النظر فی العواقب بمعرفۃ الخیر۔ ترجمہ۔ آیندہ آنے والی کیفیتون پر نظر کرنا۔ یعنے اون کیفیتون پر غور کرنا۔ بہتری کی پہچان کے ساتھ! اور یہی شیوہ احتیاط ہے۔ یعنے یہہ کہ فلان نتیجہ ہمارے لئے اچھا ہے۔ پس اسپر غور کرنا چاہیئے کہ اوس نتیجہ کو کسطرح حاصل کیا جاسکے۔

بالفاظ صریح احتیاط کے یہہ معنی ہوے۔ کہ عمل اسطرح کرنا چاہیے کہ آیندہ۔ ندامت۔ انفعال الم۔ افسوس۔ زحمت۔ مصیبت۔ اور ایسی ہی ناپسند کیفیات لاحق حال نہ ہون۔ پس بات یہہ ہوی۔ کہ احتیاط پر عمل کرنا ہی تدبیر ہے۔ پس ہر فعل کے کرنیکے وقت انسان کا شیوہ یہ ہونا چاہیے کہ کسب ثواب کی تدبیر عمل صالح سے کرے۔

اب مین دو روایتین بیان کرکے اس مضمون تقدیر کو ختم کرتا ہون۔

روایۃ اوّل

حضرت باب علم النبی علی مرتضیٰ علیہ السلام سے ایک صحابی نے عرض کی۔ کہ مسئلہ جبر و قدر سمجھا دیجئے۔ حضرت کاشف اسرار نے کیا خوب اس مسئلہ کا فلسفہ ایک ہی جملہ مین ظاہر فرما دیا۔ فرمایا۔ اسکی حل تو تمہارے دونو قدمون کے درمیان ہے۔ عرض کیا گیا۔ تشریح فرمایئے۔ فرمایا۔ تو اُٹھین۔ فعلاً سمجھ لو۔ پھر فرمایا۔ ذری دکھا تو دو آیا

تم ایک پیر پر کھڑے ہو سکتے ہو" صحابی اپنے ایک پیر پر کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا۔ "اب ارادہ کرو۔ اور دوسرا پیر بھی اوٹھالو" عرض کی۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟۔ "میں تو گر پڑونگا۔ صدمہ ہوگا" فرمایا "یہی حل ہے اس مسئلہ کا۔ وہ صحابی سمجھ گئے اور متشکر ہوئے۔

اسکی تفسیر مین ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ ہر تخیل سے بڑھتا ہے۔ اسوقت ایک تتمہ سُن لو۔ جس قدرت اور ارادہ سے پہلا پیر اوٹھالیا گیا۔ اوسی قدرت اور ارادہ سے دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جا سکتا تھا مگر زمین لگنے ہاتھ ضرر کا خوف تھا۔ اقتضائے احتیاط نہ تھا کہ دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جاتا۔ لیکن اگر موٹے گدے پر کھڑے ہوتے۔ تو چونکہ ضرر کا خوف نہ ہوتا۔ اسلئے دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جا سکتا۔ جب لگنے ہاتھ ضرر کے خوف نے ارادۂ عمل کو روکدیا۔ تو کیا عاقبت کے خوفِ عذاب کا لحاظ عمل کے وقت نہ ہونا چاہیے؟۔

روایۂ دوم

ایک زبردست فلاسفر غیر موحد امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گیا۔ پوچھا۔ کیا آپکو امام کہتے ہین؟۔ فرمایا۔ "ہان۔ مین امامِ وقت ہون"۔ پوچھا۔ کہتے ہین کہ آپ محمد صلعم کے پوتہ ہین؟۔ فرمایا۔ "ہان"۔ کہا۔ کہتے ہین کہ آپکے دادا بھی معجزے کرتے تھے۔ اور آپ بھی کرتے ہین؟۔ فرمایا "نہ اون مین ایسی قدرت تھی نہ مجھ مین ہے۔ مگر وہ بھی اور مین بھی بوقتِ ضرورت اللہ تعالی سے التجا کرتے ہین۔ تو ناممکن الوقوع بھی وقوع مین آجاتا"۔ کہا پھر کس کا نام آپنے لے لیا؟ اللہ کیا ہے؟۔ کہان ہے؟۔ کیسا ہے؟۔ وہ کیا کرے گا؟۔ اللہ کا وجود ثابت کرو۔ فرمایا "عقلی طریق سے یا نقلی؟" یعنے کتب سے۔ کہا۔ اونھ۔ نقلی! آپکے قرآن کی جیسی کئی کتب مین لکھ ڈالونگا۔ جناب! عقل سے ثابت فرمایئے

فرمایا۔ "یہ میرا پہلا معجزہ ہے"۔ پوچھا۔ یہ کیونکر ہو۔ فرمایا۔ عقلی یا نقلی طریقہ کو پسند کرنا تمہارا اختیاری امر تھا۔ مین اسپر قادر نہین تھا کہ تم کو کسی ایک طریقہ کے لئے مجبور کر سکتا۔ اگر نقلی ثبوت تم چاہتے تو بڑی مشکل پڑتی۔ اور آج اسوقت یہ مرحلہ منٹون مین طے نہ ہو سکتا۔ جواب انشاء اللہ ہو جائیگا۔ ورنہ کئی دن بحث چلتی۔ کیونکہ کتب کئی لکھی پڑی ہین۔ اور ہر ایک مین گو نتیجہ واحد ہے۔ مگر دلائل مختلف۔ پس مین نے یہ التجا کی باری تعالی سے کہ تم کو یہ توفیق دے کہ تم عقلی ثبوت چاہو اب تو معاملہ آسان ہوگیا"۔ اور فرمایا۔ "کہو انسانِ عاقل کے لئے وہ کونسا امر لازمی ہے۔ جو اوسکو آیندہ کی ندامت اور مصیبت سے مامون اور مصئون رکھے"۔ جواب اوسوقت اوس ... سفر کے ذہن مین نہین آیا۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ "کیا احتیاط ایسا امر ہو سکتا ہے؟" عرض کی۔ جی ہان۔ صحیح ہے۔ فرمایا۔ "اچھا تو اب ایک نقل سنلو"۔

نقل۔ حمید اور ولید دو دوست بغداد مین ہین۔ بصرہ جانا چاہتے ہین۔ جہان وہ کبھی نہین گئے تھے۔ نہ راہ کی کیفیت جانتے تھے۔ نہ حالاتِ سفر سے اونھین خبر تھی۔ متفکر بیٹھے تھے۔ ایک مسافر کو بصرہ کی راہ سے آتے دیکھا۔ پوچھا بھائی۔ ذری مہربانی کر کے بتا دینا۔ کہان سے آرہے ہو۔ کہا۔ بصرہ سے۔ پوچھا کیسی راہ ہے۔ حالاتِ سفر کیا ہین؟ کہا۔ راستہ تو اچھا ہے۔ مگر ایک گھاٹی ہے۔ جہان قزاق تاک مین لگے رہتے ہین۔ قابو ملگیا۔ مار لیتے ہین۔ ہتیار رکھ لو۔ اطمینان ہے۔ پھر شہر پناہ بصرہ پر محصول لیکر اندر چھوڑتے ہین۔ ورنہ باہر ہی باہر ہنکا دیتے۔ اِسپر دونو دوست مسلح ہو گئے۔ اِس اثنا مین ایک دوسرا مسافر بصرہ ہی کی راہ سے آرہا تھا۔ اوس سے بھی وہی سوالات کئے گئے۔ اِس نے جواب دیا۔ راستہ بالکل صاف ہے۔ اپنی ناک کی سیدھ پر چلے جاؤ۔ کھلے ہاتھ سونا لیجاؤ۔ کچھ خطرہ نہین ہے۔ حمید نے کہا۔ کیا حرج ہے۔ احتیاطاً ہتیار رکھ لین۔ مگر ولید نے کہا مخبرِ آخر کو صحیح سمجھنا چاہئے

فضول بوجھ کون لے جائے؟ - خلاصہ یہ کہ حمید مسلح اور ولید نہتّا چلے - اتفاق سے راستہ مین وہ گھاٹی آئی - اور دو تین شخص ان پر ٹوٹ پڑے - حمید نے تلوار چمکائی - اس پر حملہ کرنیوالا جھجکا - اودہر دیکھا - نہتّا ولید کھڑا ہے - اوسپر جھپٹے - حمید بھاگا - جان بھی بچی - مال بھی سلامت لے گیا - محصول بھی لیا جاتا تھا - ادا کر دیا - بصرہ داخل ہوگیا - دوسرے مسافر نے شاید قصداً غلط کہا ہو - یا بصرہ مین کبھی داخل نہ ہونیکی وجہ سے محصول کا حال اوسکو معلوم نہ ہوا ہو - اور اوس کے سفر کے وقت قزاق کہین دوسری غارت مین لگے ہون -

اتنا فرما کر حضرت امام خاموش ہو گئے - فلاسفر نے کہا - ہان - بچّون کے لئے اچھی حکمت آموز نقل ہے - حضرت نے فرمایا "بلکہ بڑون کے لئے ہدایت حق بھی کرتی ہے" کہا یہ کیونکر - فرمایا - تم اور مین دونو مرنے والے ہین - اس دنیا مین ہمیشہ کے لئے رہنے والے نہین ہین - اسلئے ہم دونو اس دنیا سے سفر کرنے والے ہین - اور ایسی دنیا کو جہان ہم ابتک نہین گئے - نہ وہان کا حال کچھ ہمین معلوم ہے - تمہارا دعوے ہے کہ خدا کا وجود نہین ہے - اگر عاقبت مین واقعی خدا نہین ہے - تو مین جو خدا کے وجود کا قایل ہون - مجھکو اس اعتقاد کی سزا دینے والا وہان کوئی نہوگا - پس باوصف مختلف اور متضاد عقیدون کے تمہاری میری حالت بعالم ثانیہ ایک سی رہیگی - لیکن بحسب دعوے میرے - اگر خدا کا وجود ہے - تو تم پھنسے - مین بچا - پس اس امر مین مین نے احتیاط پر عمل کیا یا تم نے؟ - انسانی شیوۂ عقل میرا رہا یا تمہارا؟ عقل سے بہتر کام مین نے لیا یا تم نے؟ - ارادہ و اہتمام عمل مین نے صائب کیا یا تم نے؟ عمل میرا مجھے مصئون رکھیگا مصائب آیندہ سے یا تمہارا تمکو؟ - فلاسفر قایل ہوا - اور ایمان لایا - اور کلمۂ حق پڑھکر محصول داخلۂ جنّت کا ادا کیا -

ملخص تحقیق یہ ہے کہ انسان اپنے افعال اپنے ارادہ سے کرتا ہے - جسکا خود ذمہ دار ہے -

آگ مین گروگے حماقت سے توجل جاؤگے۔ اپنی حماقت پرپچتاؤگے۔ اوسی طرح نافرمانی خدا ورسول کی کروگے گناہ کے مرتکب دنیامین ہوگے۔ تو عاقبت مین دوزخ کی آگ کا مزہ چکھوگے
وَهٰذَا مَا اَرَدْنَا اِثْبَاتَهٗ۔ ترجمہ۔ "اور یہی ہم کو ثابت کرنا تھا۔"

یاد رکھو

اِس حیاتِ چندروزہ کے سفرِ دنیامین چلنے کے لئے دو راستے ہین جنمین ایک تو جنت کو پہونچاتا ہے۔ دوسرا جہنم کو جھونکتا ہے۔ اِن راہون سے متعلق خدا فرماتا ہی۔ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ۔ ترجمہ۔ "اللہ کے ذمہ ٹھیک راستہ دکھا دینا ہے" وہ راستہ خدا نے دکھا دیا کہ ایمان اور عمل صالح کو اپنے رہبر بنالو۔ پھر جتا دیا ہے کہ۔ وَمِنْهَا جَائِرٌ۔ ترجمہ "اور اوسی مین ٹیڑھا بھی نکلا ہے" (دیکھو جزء ۱۴ کا ع ۳۹) جسکی طرف شیطان پھسلا لے جائیگا۔ اور متنبہ فرمادیا کہ۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ ترجمہ "یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے" (دیکھو جزء ۸ کا ع ۹) پھر فرماتا ہے کہ باوصفیکہ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ۔ ترجمہ "ہم نے اوسکو (یعنے انسان کو) دونو راستہ دکھلا دیئے" فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ۔ ترجمہ "پر انہم وہ گھاٹی (یعنے گمراہی شیطان) سے پار نہ اترا۔ (یعنے نہ بچا)" (وسط سورۃ البلد)۔ افسوس! حَذَارِ حَذَارِ۔ بچو۔ بچو۔ بچو۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ فقط۔ خدا حافظ۔

محبت شعار

[signature]